SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, April 0 1, 2003

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at three minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و جاھدوا فی اللہ حق جہادہ ھو اجتبکم و ما جعل علیکم فی الدین
من حرج ملة ابیکم ابرھیم ھو سمکم المسلمین- من قبل و فی ھذا
لیکون الرسول شھیدا علیکم و تکونوا شھدآء علی الناس فاقیموا ا
لصلوۃ و ا توا الزکوۃ و اعتصموا با اللہ ھو مولکم فنعم المولیٰ و
نعم ا لنصیرO

ترجمہ: اور خدا کی راہ میں جہاد کرو۔ جیسا جہاد کرنے کا حق ہے اس نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور تم پر دین (کی کسی بات) میں تنگی نہیں کی (اور تمہارے لئے) تمہارے باپ ابراہیم کا دین (پسند کیا) اسی نے پہلے (یعنی پہلی کتابوں میں) تمہارا نام مسلمان رکھا تھا۔ اور اس کتاب میں بھی (وہی نام رکھا ہے تو جہاد کرو) تاکہ پیغمبر تمہارے بارے میں شاہد ہوں اور تم لوگوں کے مقابلے میں شاہد ہو اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور خدا (کے دین کی رسی) کو پکڑے رہو وہی تمہارا دوست ہے اور خوب دوست اور خوب مددگار ہے۔ (سورہ حج۔ ۷۸)

FATEHA

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ مسٹر غوری۔

جناب بابر خان غوری: شکریہ جناب چیئرمین۔ ایک بہت ہی اہم جو کل واقعہ ہوا ہے سندھ میں کشمور کے علاقے میں جس میں کئی بے گناہ لوگ شہید ہو گئے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ ان کے لئے فاتحہ کرائی جائے۔

جناب چیئرمین: جی پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین ہم محسوس کر رہے ہیں یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اس کے اوپر فوری طور پر بحث کی جائے اور جو حقائق سامنے آئیں، دعا کے ساتھ ساتھ دوا کی بھی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے وہ وزیر داخلہ سے بات کریں گے۔

پروفیسر خورشید احمد: یہ افسوس کی بات ہے کوئی بھی وزیر موجود نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: بالکل صحیح فرما رہے ہیں آپ۔ دعا کریں جی۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

پروفیسر خورشید احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی پروفیسر صاحب۔

POINT OF ORDER REGARDING VIOLATION OF RULES:

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین بہت بہت شکریہ ۔میں یہ پوائنٹ آف آرڈر یقین مانیں بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ اٹھا رہا ہوں ۔اور اس ایوان میں' میں نے الحمدللہ بارہ سال شرکت کی ہے اور کبھی میں نے قواعد اور ضابطوں کے احترام کے سلسلہ میں جان بوجھ کر کوتاہی نہیں کی ۔لیکن مجھے اس بات سے خاصا دکھ ہوا کہ جس spirit میں ہم نے موجودہ سینیٹ کا آغاز کیا ہے اس مقابلے میں آپ کی طرف سے اور سینیٹ سٹاف کی طرف سے جس بے دردی کے ساتھ ہماری تحریکوں کو قتل کیا جا رہا ہے ' سوالات کو واپس کیا جا رہا ہے ایک دن میں میرے پاس یہ پانچ میزائل آئے ہیں ۔امریکہ تو بغداد پر بمباری کر رہا ہے لیکن یہاں ہم نشانہ بن رہے ہیں اور مجھے تعجب ہوتا ہے کہ جو issues فی الحقیقت قوم کے لئے اہم ہیں اس ایوان کے لئے اہم ہیں سرسری انداز میں ان کو بھی return کیا جا رہا ہے۔ میں یہ بات اس ایوان اور آپ سے توقع رکھتے ہوئے کہہ رہا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اہم مقام دیا ہے گو آپ پارلیمانی اعتبار سے ایک نئے کیریئر کا آغاز کر رہے ہیں ۔ لیکن آپ کے شاندار ماضی سے ہمیں توقع ہے کہ آپ پارلیمانی روایات اور ایوان کے role کو ملک میں ملحوظ رکھتے ہوئے ذرا زیادہ وسعت قلب سے معاملات کا معائنہ کریں گے ۔ میں آپ کو مثال دے کر بتاتا ہوں۔ میں نے ایک سوال یہ اٹھایا کہ امیگریشن کے قوانین کا اطلاق امریکہ میں کس طرح کیا جارہا ہے اور کتنے افراد متاثر ہوئے ہیں اور حکومت کیا کر رہی ہے۔ یہ واپس کر دیا گیا۔ میں نے سوال اٹھایا کہ آصف علی زرداری صاحب آٹھ سال سے جیل میں ہیں۔ دو سو ستر مرتبہ ان کو عدالت میں پیش کیا گیا ہے اور کیس کو persue نہیں کیا گیا۔ ان کے جو بھی معاملات ہوں لیکن وہ ایک انسان ہیں ۔ اس سینیٹ کے رکن رہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آخر ایسا کیوں کیا جا رہا ہے ؟ سوال واپس کر دیا گیا۔ میں نے سوال کیا کہ القاعدہ کو آج تک terrorist party declare نہیں کیا گیا۔ سپریم کورٹ کی judgement موجود ہے کہ declare کیا ہے ۔ باہر آ کے کیسے اقدام کر رہے ہیں ۔ میں نے پوچھا کہ کیا اس کا جواز ہے؟ ' کیا legitimacy ہے؟ ۔ سوال واپس کر دیا گیا۔ میں نے ایک privilege motion دیا اور جناب عالی! یہ سب سے اہم ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: میں ایک عرض کروں ۔ ایک ایک کر کے میں یہ سارے review کر لوں گا۔ ایوان کو آج چلنے دیں۔ آپ اور میں بیٹھ کر ایک دفعہ review کرلیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد: یہ آپس کی بات نہیں۔ یہ اس ایوان کی بات ہے ۔

جناب چیئرمین: ایوان کا ہی ہے ۔ تو آپ اور میں دیکھ لیں گے کہ کیا اس میں آتا ہے۔ پھر آپ اٹھا لیجیے گا۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! یہ اس ایوان کے استحقاق کا مسئلہ ہے۔ خصوصاً privilege motion جس میں کہ میں نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا ۔ میں آپ کا بڑا احترام کرتا ہوں لیکن آپ اب جس مقام پر ہیں وہ neutrality کا مقام ہے۔ اور اسپیکر ہو یا چیئرمین' اب آپ کسی پارٹی کے رکن نہیں رہے ہیں۔ لیکن آپ نے LFO کے بارے میں ایک بیان دیا۔ اس پر میں نے privilege motion دیا کہ اس ایوان کے استحقاق کا violation ہے ۔ جیسے اسمبلی میں اس قسم کی قرارداد آئی ہے ۔ وہاں قرارداد زیرغور آئی ہے ۔ نہ صرف زیرغور آئی بلکہ یہ طے ہوا ہے کہ جس وقت اس پر بحث ہو گی اس وقت سپیکر صاحب chair نہیں کریں گے لیکن آپ نے اس کو reject کر دیا۔ یہ دراصل اس ایوان کے ضابطوں کی روایات کے خلاف ہے ۔ اس لئے ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں۔ نصیحت بھی کرتے ہیں۔ لیکن نصیحت کے ساتھ ساتھ احتجاج کرتے ہیں کہ یہ طریقہ نظام کو چلانے کا نہیں ہے۔ اس نظام کو اگر چلنا ہے تو اس میں آپ کو غیر جانبداری کے ساتھ' حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں کا لحاظ کرنا ہو گا اور جو بھی issues اس ملک کے لئے اہم ہیں' ان سب کو بلا امتیاز زیرغور لانا ہو گا۔ ورنہ پھر یہ ایوان اس خوش اسلوبی کے ساتھ نہیں چل سکے گا۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس بات کو ایوان میں لاؤں' قوم کے سامنے لاؤں اور آپ سے اس بات کی درخواست کروں کہ خدا کے لئے جو اسپیکر کی روایات ہیں وہ آپ کی بھی ہونی چاہئیں ۔ آپ کو معلوم ہے کہ اسپیکر کا ووٹ بھی نہیں ہوتا۔ صرف اس لیے کہ وہ neutral ہو جاتاہے۔ آپ کو اب اس neutrality کا مظاہرہ کرنا ہے۔ آپ اس ایوان کی آبرو کی علامت ہیں۔ ہم آپ سے وہی توقعات رکھتے ہیں جو شاید حزب اقتدار رکھتی ہو۔ اس لئے آپ دونوں کے درمیان انصاف کریں اور جو ہمارا حق ہے وہ ہمیں دیں اور جو ان کا حق ہے

وہ ان کو دیں۔

جناب چیئرمین: آپ اس بات کا یقین رکھیں کہ یہاں انشاء اللہ بالکل توازن کے ساتھ، منظم طریقے سے ہرکسی کو انصاف کے ساتھ انشاء اللہ موقع ملے گا۔ جو آپ نے یہ بات کی تو آپ کے ساتھ بیٹھ کر اس کو review کرلیں گے۔ اس میں کوئی technical وجہ ہے یا جو کچھ بھی ہے، وہ میں آپ کے ساتھ مل کر دیکھ لوں گا۔ Raza, let Mr. Nisar Memon speak he has requested.

Mr. Nisar Ahmad Memon: Mr. Chairman, first of all let me congratulate you that you have fulfilled the promise of starting the House in time. I hope this tradition will continue.

Mr. Chairman: *Insha Allah.*

Mr. Nisar Ahmad Memon: One request is that the technology has advanced in the country, in the world a lot and I think, we need to bring in, a little technology in this House also. Those two lights on the right and left, there are two, one of them is very irritating. It could be injurious to the eyes of all the senators who are in contact with this. So I would request that those should be reviewed and an action taken to mask them with the technology. Mr. Chairman, my question was also after the 'fateha' that this is such a serious matter that we are talking about the killing in Iraq and on the same day something happens in our part of the country which is Kashmore and therefore, people should be brought to the book and a statement by the Interior Minister be made in the House today because I believe that there must have been action taken on this question. Taking the House in confidence is taking the nation in

confidence in other terms because we know that the government is very active in terms of law and order. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: We will do that. Yes Mr. Raza Rabbani.

میاں رضا ربانی: جو میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے' اس کا تعلق بھی انہی امور سے جو پروفیسر خورشید صاحب نے اٹھائے ہیں۔ بد قسمتی سے یہ لگ رہا ہے کہ سینیٹ سیکرٹریٹ اس ڈگر پر چل رہا ہے کہ وہ تمام issues جو عوام کے issues ہیں یا وہ تمام ایشوز جن سے حکومت embarrass ہو سکتی ہے' ان ایشوز کو فلور آف دی ہاؤس پر نہ لانے دیا جائے۔

جناب چیئرمین! میں نے ہاؤس کو شروع ہونے سے پہلے دو adjournment motions دیئے تھے۔ ایک adjournment motion تھا کہ تیل کی جو قیمتیں پچھلے ۱۵ دن میں یا ایک مہینے میں اوسطاً چار یا ساڑھے چار روپے فی لٹر بڑھی ہیں' اس price increase کو زیر بحث لایا جائے۔ یہ ایک عوامی مسئلہ تھا۔ فوری نوعیت کا مسئلہ تھا۔ تمام تقاضے پورے کرتا تھا جو ajournment motion کے ہیں لیکن اس کو chamber میں آپ سے kill کروایا گیا۔ اس کے بعد میں ایک اور ajournment motion لے کر آیا' جس کا تعلق صوبائی خود مختاری سے تھا۔ میں نے جس میں عرض کی تھی کہ جناب اخبارات میں یہ بات رپورٹ ہوئی ہے کہ فنانس منسٹر صوبہ سندھ گئے ہیں اور صوبہ سندھ جاکر انہوں نے گورنر صاحب کے ساتھ میٹنگ کی ہے۔ گورنر صاحب کو انہوں نے تمام mega projects کا انچارج بنایا ہے۔ اب جیسے آپ کو علم ہے کہ ہم L.F.O. کو نہیں مانتے لیکن L.F.O. کے تحت گورنر representatives of the President ہیں۔ لہذا اس سے یہ بات سامنے آئی کہ وفاقی حکومت کی مداخلت سندھ کے اندرونی معاملات میں بڑھتی چلی جا رہی ہے - اس بات کو' اس ہاؤس میں زیر بحث لایا جائے لیکن اس motion کو بھی chamber میں kill کر دیا گیا' یہ کہتے ہوئے کہ یہ adjournment motion constitute نہیں کرتا۔ جناب والا! اگر سینیٹ' جو کہ ایوان بالا ہے' جو صوبوں کو برابر کی نمائندگی دیتا ہے' اگر اس میں ہم صوبائی خود مختاری کے مسئلے کو زیر بحث نہیں لا سکتے' اگر اس میں ہم بڑھتی ہوئی قیمتوں کو adjournment motion کے تحت زیر بحث نہیں لا سکتے تو پھر اس ہاؤس کی وقعت کیا ہے۔

جناب والا! ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جان بوجھ کر کیا گیا تاکہ یہ ایشوز under the rug ڈالے

جا سکیں۔ اس مسئلے کو مدنظر رکھتے ہوئے پروفیسر خورشید صاحب کے privilege motion کو kill کیا گیا۔ اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے کہ کل ایوان کی proceeding ایک گھنٹہ چلی اور سرکاری بنچوں کی طرف سے کوئی ایک منسٹر بھی موجود نہیں تھا۔ جب presiding officer نے یہ under taking دی تھی کہ آخری سپیکر کے بعد وہ اپنے ریمارکس یا stricture سرکاری بنچوں کے خلاف پاس کریں گے۔ برعکس اس کے' انہوں نے ہاؤس کو abruptly adjourn کر دیا اور آج صبح بھی جب آپ آکر بیٹھ گئے اور کارروائی شروع ہوئی تو اس وقت تک کوئی منسٹر یہاں پر موجود نہیں تھا۔ لہذا ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے متحدہ اپوزیشن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان تمام باتوں کے protest میں وہ ایک علامتی واک آؤٹ' اس وقت ہاؤس سے کرے گی۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن کے تمام ممبران واک آؤٹ کر گئے)

جناب چیئرمین: جی نثار میمن صاحب۔

جناب نثار احمد میمن: جناب چیئرمین! رضا ربانی صاحب نے جو پوائنٹ آف آرڈر پر point raise کیا ہے' اس پر میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اگر وہ رکیں تو شاید وہ سنیں اور ممکن ہے کہ ان کی سمجھ میں آ جائے کہ ہم اس ہاؤس میں کیا روایات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان دوستوں کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ ہم تو نئے ہیں' مگر یہ تو بڑے پرانے ہیں۔ ان رولز کے تحت انہوں نے resolution move کیا ہے کہ عراق پر بات کی جائے اور انہوں نے کہا تھا کہ ساری proceedings صرف اسی issue پر ہوں گی' باقی چیزوں پر عمل در آمد نہیں ہوگا۔ اسی لئے سوالات بھی روکے گئے۔ اب یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ دوسرے adjournment motion ہوں یا Privilege Motion وہ لئے جائیں۔ یہ تو پہلے دن جب ہوا تو اس کے دوسرے دن بھی یہ آئے اور انہوں نے کہا کہ کوئی اور چیز نہ اٹھائی جائے۔ اور یہ ہمارا سمجھوتہ ہے۔ تو کہاں ہے ان کا سمجھوتہ جوکہ اس ہاؤس میں کرتے ہیں۔ اس ہاؤس سے باہر کرتے ہیں۔ یہ میں record پر لانا چاہتا ہوں کہ opposition جو ہے وہ سیاست کرنا چاہتی ہے۔ ملک کی خدمت کرنا سیکھیں۔ کیونکہ اس طرح سے نہ روایات بنیں گی اور نہ ہی اس ایوان کا وقار بلند ہو گا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی۔

آنسہ انیسہ زیب طاہر خیلی: Let me clarify sir one point فاضل ممبر صاحب نے کل رات کو Presiding Officer کے حوالے سے جو بات کی۔ تو ان کو ان کی طرف سے، اپوزیشن ممبرز کی طرف سے یہ insistance تھی کہ stricture جاری کیا جائے فوری طور پر۔ لیکن اس وقت Presiding Officer نے یہ کہا کہ ایک ممبر کے بولنے کے بعد میں اس کا فیصلہ کروں گا کہ کیا کرنا ہے۔ کوئی assurance نہیں دی گئی تھی کہ وہ ہر حالت میں stricture جاری کریں گے۔ تو یہ چیز اس وقت اگر ہے تو record میں درستگی کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: جی کامل صاحب۔

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین سب سے جو اہم بات ہے جو آج کی جانی چاہئے تھی وہ نمبر ایک تو یہ ہے کہ یہ agreement تھا کہ عراق کے issue کے علاوہ کوئی دیگر بات زیر گفتگو نہیں آئے گی۔ even انہوں نے badges لگا رکھے ہیں اپنے سینوں کے اوپر۔ LFO نامنظور۔ حالانکہ یہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ جب ایک بات طے ہو گئی کہ عراق issue کے علاوہ کوئی گفتگو ایوان کے اندر نہیں کی جائے گی۔ تو پھر یہ protest اور یہ طریقہ کار بھی میری نظر میں بلا وجہ تھا لیکن ہم اس پر معترض نہیں ہوئے کہ ایوان کے اندر ایک issue جو میں سمجھتا ہوں کہ عالم اسلام کا issue ہے اس پر بحث جاری تھی اور بڑی ہی خوش اسلوبی کے ساتھ تمام مقرر اپنی بات کر رہے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے علاوہ کوئی دیگر issue --- کیونکہ agreement آپ کے سامنے بھی تھا تو آپ کو بھی معترض ہونا چاہئے تھا کہ اس کے علاوہ کوئی گفتگو نہ کی جائے۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا point of order ختم ہو گا تو میں کوئی بات کرونگا کہ کیا ہے۔

جناب کامل علی آغا: کسی کا کوئی question نہیں آیا۔ کسی کی کوئی privilege motion جو ہے وہ نہیں آئی۔ خود اپوزیشن نے اس پر بات کی کہ یہ اہم ترین issue ہے عراق کا issue. اس پر بات ہونی چاہئے۔ دوسری بات میں یہ آپ سے عرض کرنا چاہوں گا محترم چیئرمین اور میں آپ سے اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ آپ بھی اس House کے custodian ہیں اور آپ نے اس House کو order میں لانا ہے۔ یہ آپ کے فرائض میں شامل ہے کہ جو

agreement حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے درمیان ہوتا ہے آپ اس کے بعد اس کی پابندی کرائیں ۔ دوسری بات میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں جو کہ نہایت اہم ہے کل ایک فاضل رکن نے کھڑے ہو کر اپنی گفتگو کے دوران جو کہ وہ عراق issue پر کر رہے تھے [***] پاکستان کے وجود میں آنے کا۔ میں معترض ہوا۔ میں یہ بات point of order پر [***] Presiding Officer کے نوٹس میں لایا ۔ لیکن انہوں نے اس پر دھیان نہیں دیا۔ میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین اگر آج آپ اس منصب پر تشریف فرما ہیں اور میں اس جگہ پر کھڑا ہوں تو یہ صرف اور صرف اس دو قومی نظریہ کی بدولت ہے جو کہ پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ کہ نام پر پاکستان وجود میں آیا۔ لاکھوں مسلمانوں نے اپنی جانوں کی قربانی دے کر اس ملک کو اپنے خون سے رنگا اور اپنے خون کی قربانی سے، اپنی بچیوں کی قربان سے، اپنے بچوں کی قربانی سے اس ملک کو وجود میں لانے کی کوشش کی اور الحمد للہ یہ وجود میں آیا۔ اور اس کی قیادت حضرت قائد اعظم محمد علی جناح نے کی جس کی تصویر کے زیر سایہ آپ تشریف فرما ہیں۔ میں عرض کرونگا کہ ان الفاظ کو آپ ضرور expunge کریں۔ اگر یہ اپوزیشن معمولی بات پر اس House سے بھاگ سکتی ہے تو ہم بھی معترض ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہمارے نظریہ کی بات ہے۔ ان شہیدوں کی قربانیوں کو رائیگاں کرنے کی بات ہے اگر ہم ان الفاظ کو اس House کی کارروائی سے expunge نہیں کریں گے۔ میرے خیال میں آپ سب سے پہلا یہ کام کریں کہ ان الفاظ کو، جو فاضل رکن نے فرط جذبات میں کہے ہیں، expunge کریں۔ انہوں نے بہت سی ایسی باتیں کی ہیں جن پر میں معترض ہو سکتا تھا ۔ انہوں نے بلوچستان کا تعصب پھیلانے کی بھی بات کی ہے حالانکہ ان کو سوچنا چاہیئے کہ آج جو ملک کے وزیر اعظم ہیں، ان کا سب سے بڑا credit ہے ۔ اگر ان کے وزیر اعظم بننے کی کوئی وجہ بنی ہے تو یہ ہے کہ وہ قائد اعظم کے ایک سپاہی کی حیثیت سے، قائد اعظم کی جیپ میں بیٹھتے رہے ۔ اس credit کے تحت اور بلوچستان کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے وہ اس ملک کے وزیر اعظم ہیں ۔ میں اپنی گزارشات میں پھر عرض کرتا ہوں کہ محترم چیئرمین صاحب، ان الفاظ کو اجلاس کی کارروائی سے حذف کیا جائے، بصورت دیگر وہ ریکارڈ ہمارے چہروں کو مسخ کر دے گا۔ آئندہ آنے والے لوگ جو اس

+ [***] (بحکم جناب چیئرمین حذف کیا گیا)

ہاؤس کی کارروائی کو پڑھیں گے، وہ اس بات کو سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ ہم نظریاتی طور پر کتنے کمزور ہیں بالخصوص ان حالات میں جو اس وقت دنیا میں چل رہے ہیں، ان کے اندر ا گر ہم نظریات کو اور نظریاتی طور پر اپنی مضبوطی کو ثابت نہیں کریں گے تو دشمن ہمیں کمزور سمجھتے ہوئے روند ڈالے گا۔ آپ نے دیکھا کہ کل پاکستان کو کہوٹہ کے معاملے میں پابندیوں کی زد میں لایا گیا۔ اس سے پہلے شام اور ایران کو دھمکی دی گئی ۔ آج پھر ایران کو کہہ دیا گیا ہے کہ آپ بھی ایسے ضرر رساں ہتھیار بنا رہے ہیں ۔ آپ کو بھی تنبیہ کی جاتی ہے ۔یہ تنبیہیں، ان باریوں کے سلسلے میں ہیں جو ہماری کمزوریوں کی وجہ سے معرض وجود میں آ رہی ہیں۔ برائے مہربانی ان الفاظ کو اجلاس کی کارروائی سے حذف کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: حافظ صاحب ! میں اس وقت نہیں تھا۔ میں ان کو ذرا دیکھ لوں اور خود سن لوں کہ کیا کہا گیا ہے۔

حافظ عبدلمالک: یہ آپ ضرور دیکھ لیں کیونکہ ہمارے نظریات کا معاملہ ہے۔

Prof. Khurshid Ahmed: Point of order

(مداخلت)

جناب چیئرمین : میں عرض کرتاہوں کہ let us go with the proceeding کیونکہ requisitioned session ہے ۔ میں یہی کہنا چاہ رہا تھا کہ ---

جناب امان اللہ کنرانی: جناب والا ! اس طرح کب تک حقائق کو چھپاتے رہیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ لاوا پھٹ جائے اور آپ باتوں کو چھپاتے رہیں۔

جناب چیئرمین : نہیں، بالکل ایسا نہیں ہو گا۔

جناب امان اللہ کنرانی: اس وقت حقیقت کو سامنے لانے کا وقت ہے ۔ آپ عورتوں کی طرح باتوں کو چھپا رہے ہیں ۔مردوں کی طرح بات کریں اور ڈٹ کر بات کریں اور ہر بات کو قوم کے سامنے لائیں کیوں باتوں سے چھپتے ہیں، کیوں شرماتے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I think, this should be expunged.

ایک معزز رکن : آپ ان الفاظ کو حذف کر دیں ۔

Mr. Chairman: We will expunge that.

Mr. Justice (Retd.) Abdul Razzaq Thahim: Mr. Chairman. I was observing that our friends have taken walk-out and they have gone. I was looking that perhaps quorum was not there to continue the proceedings. I request that this is very important, leaving the House, and I also point out the quorum and then the proceedings could have been adjourned. Responsibilities will not lie on us because this is a requisitioned session. I request the honourable members through you, sir, that this going out, telling of a quorum. responsibilities will not lie on anybody. This care should be taken by all the honourable members of the upper House. So that we may discuss the relevant question of Iraq and conclude it and come to some consensus resolution, that is very important rather than other things like walk out. I was just about to point out that quorum is failing. We should not have given the chance to anybody to point out all these things. Therefore, in good atmosphere and with full quorum, opposition and government, should proceed. This is my request.

Prof. Khurshid Ahmad: Point of order.

ایک معزز رکن: میں ذرا عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ ، پہلے نصیر صاحب کو بات کرنے دیں ۔

Mr. Muhammad Nasir Khan: Mr. Chairman, I just want to thank you for giving me an opportunity to request the opposition and the government, that we all are going to talk on Iraq in this session. This is

the most important thing that is going on , not in Pakistan but throughout the world. When children, women and a country is being bombed and people are being killed. This is one of the most significant things going throughout the world, when million and million people are coming out in Europe, Latin America, Africa and Australia. I just request the honourable members that since they talked about the price hike etc , these are very important things, but right now the most significant thing is Iraq. I request that we should focus on that and spend all the energies basically on this The Ministers are here and sometimes, they are not here, I am sorry for that but we try to be here. I would just request that focus should be on Iraq and let us have the debate on Iraq going, thank you sir.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں ادب سے عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ دراصل کچھ پارلیمانی روایات اور آداب ہوتے ہیں اور ہمیں یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ پارلیمنٹ کے forum پر جہاں ایک issue پر ہم focus کر رہے ہیں ' وہاں جو بھی ایشوز اٹھتے ہیں ان کا نوٹس لیا جاتا ہے ۔ ہم پارلیمنٹ کے آداب کو اچھی طرح جانتے ہیں ۔ ہم نے علامتی واک آؤٹ کیا ہے ' واک آؤٹ نہیں کیا تاکہ proceedings بھی متاثر نہ ہونے پائیں۔ اس لیے آپ یہ نہ سمجھیں کہ جو نئے حضرات آئے ہیں ان کو شاید پارلیمانی آداب کا پوری طرح علم نہیں ہے ۔ اگر آپ ماضی کی proceedings نکال کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ایک بار نہیں ' دس دس بار علامتی واک آؤٹ ہوتے ہیں اور اس سے چیزیں ڈسٹرب نہیں ہوتیں اور یہ بھی پارلیمانی روایات ہیں کہ ایسے حالات میں کورم کی نشاندہی نہیں کی جاتی اور اگر کورم کا معاملہ اٹھایا جائے تو گھنٹی بجتی ہے اور لوگ دوبارہ آ جاتے ہیں۔ تو یہ آداب ہیں ۔ آپ حضرات ماضی کی proceedings پڑھیں۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ ہم قواعد کا پورا لحاظ رکھتے ہوئے معاملات کو لے کر چل رہے ہیں۔ ہم نہ اس کو deviate کرنا چاہتے ہیں نہ کریں گے۔

جناب چیئرمین! ایک اور بات عرض کر دوں ۔ مجھے بہت دکھ ہوتا ہے کہ بہت سے افراد یہاں اپنا موبائل ٹیلی فون on رکھتے ہیں۔ یہ ہاؤس کی contempt ہے ۔ جب آپ اس ایوان میں آ جائیں تو اس کے بعد موبائل ٹیلی فون کو آف کر دیجئے ۔یہ بہت غلط بات ہے کہ ادھر تقریر ہو رہی ہے اور ادھر گھنٹی بج رہی ہے ۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بالکل صحیح ہے۔جناب رحمت اللہ ۔

جناب رحمت اللہ کاکڑ ایڈووکیٹ: پوائنٹ آف آرڈر۔ یہ عراق سے related ! ایک موشن ہم بلوچستان کے چار سینیٹرز جناب اسماعیل بلیدی ' لیاقت بنگزئی صاحب ' میں اور ڈاکٹر عزیر اللہ صاحب نے move کی تھی۔وہ تو ردی کی ٹوکری میں گئی ۔ اس کا پتا نہیں چل سکا کہ اس کا کیا حشر ہوا ۔ ایک اور health کے متعلق ہے ۔ اس وقت Health Minister موجود ہیں۔ گو وہ اس کو second priority یا less importance دیں گے۔ اس میں ہم نے یہ questions put up کئے تھے کہ فیڈرل سروسز میں بیچارے بلوچستان کا ۳.۵ فیصد کوٹہ تھا ۔ یہ پی ایم سی اور این آئی سی وی ڈی ' پولی کلینک اور بہت سارے ناموں سے بیچارے بلوچستان والے بے خبر ہیں۔ان کا کیا ہوا؟ وہ بھی لگتا ہے کہ ردی کی ٹوکری کی نذر ہو گیا۔ براہِ کرم ہم پر بھی نظرکرم رکھیئے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر صاحب ۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بالآخر ہمیں موقع دے دیا۔ کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے ۔ اس وقت ہماری معیشت کا حال سب کے علم میں ہے اور ایوان کے علم میں بھی ہے کہ اس کا ۷۰ فیصد دارومدار زراعت پر ہے ۔میں رات ہی کوئٹہ سے پہنچا ہوں اور وہاں زراعت والوں کی ایک کافی مضبوط کمیٹی ہے ۔انہوں نے یہ point out کیا کہ ہمارے ہاں ایک وفاقی ادارہ پاسکو ہوتا ہے جس نے ان کے ساتھ پیاز خریدنے کے حوالے سے ایک ایگریمنٹ کیا ہے اور ستم ظریفی تو یہ ہے کہ انہوں نے ۶۰ پیسے فی کلو ہمارے پیاز کو خریدنے کا وعدہ بھی کیا۔ پاسکو کے ادارے نے جو ساٹھ پیسے فی کلو کے حساب سے خریدنے کا ایگریمنٹ کیا ہے اس پر عمل بھی کریں ۔ چونکہ اس وقت پیاز میدان میں پڑا ہوا

ہے اور اس کی حالت بری طرح مسخ ہو رہی ہے ۔ لہذا ، زمیندار حضرات کے لئے یہ بوجھ write off کر دیا جائے کیونکہ ان کی معیشت کا دار و مدار اسی پیاز کی فصل پر ہے اور انہوں نے اس کے لئے کوئی تعاون نہیں کیا ہے ۔

جناب چیئرمین: شکریہ ۔ میرا خیال ہے اب ہمیں ایجنڈا کے مطابق بحث کو شروع کرنا چاہیئے ۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم : جناب چیئرمین ! Point of personal explanation. جناب ممبر نے کہا کہ نئے آئے ہیں ۔ جناب ! ہم نئے نہیں ہیں ۔ ستائیس سال سیاست میں رہے ہیں ۔ اس ہاؤس کو preside بھی کرتے رہے ہیں ۔ میں نے رولز کی بات کی ، traditions کی بات نہیں کی ۔ میں نے عرض کی کہ یہ ایک important issue ہے ۔ اس میں personal remarks مناسب نہیں کہ یہ پرانے اور یہ نئے ممبر ہیں ۔ پرانے آسمان سے نہیں آئے ۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ ایسے الفاظ سے avoid کیا جائے ۔ میں نے کسی پارٹی کا نام نہیں لیا ، نہ کسی آدمی کا نام لیا ۔ یہ حکومتی سائیڈ سے بھی ہو سکتا ہے ۔ میں نے اس وقت عرض کی کہ کورم کے لئے قانون ہے ۔ اس قانون میں کہیں یہ نہیں ہے کہ علامتی واک آؤٹ ہو اور کورم نہ ہو تو آپ ہاؤس چلاتے رہیں ۔ مگر میں نے point out بھی نہیں کیا ۔ اس لئے میں مؤدبانہ پروفیسر صاحب سے عرض کروں گا کہ نئے پرانے individual کی بات نہ کریں ۔

(مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد : جناب ! میں معذرت کرتا ہوں ۔ ہر رکن محترم ہے ۔ میں ان کے جذبات کا پورا پورا احترام کرتا ہوں ۔ مقصد ہرگز کسی کی ذات نہیں تھی ۔

جناب چیئرمین: شکریہ ۔ جی مہم خان ۔

جناب مہیم خان بلوچ : جناب چیئرمین ! یہ ایوان حزب اقتدار اور حزب اختلاف پر مشتمل ہے ۔ ہم حزب اختلاف کی قدر کرتے ہیں ۔ ان کو علامتی واک آؤٹ کا بھی حق ہے ۔ اس وقت ایسے حالات وواقعات ہیں کہ میں ان سے کہتا ہوں کہ علامتی سلسلے وغیرہ کو نہ لیں ۔ سب

سے پہلی بات یہ ہے کہ تین سال کی جدوجہد کے بعد یہ ایوان وجود میں آیا ہے ۔ لہذا ' ہم ایسے حالات پیدا نہ کریں جس سے یہ متاثر ہو ۔ نمبر دو ' یہ اجلاس انہی کی requisition پر بلایا گیا ہے لہذا ' یہ اس کا احترام زیادہ کریں تاکہ جس مقصد کے لئے بلایا گیا ہے اور جس مقصد پر بات ہو رہی ہے وہ جاری رہے ۔

نمبر تین ۔ اس وقت بین الاقوامی نقطۂ نگاہ سے عراق کا مسئلہ بہت سنگین ہے ' اس سے ہم اپنے آپ کو دور نہیں رکھ سکتے ۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اگرچہ ہمارے اوپر وار نہیں ہو رہا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ ہم پر وار ہو چکا ہے ۔ کہوٹہ لیبارٹریز کے اوپر جو پابندی لگی ہے یہ ہمارے لئے ایک signal ہے ۔ لہذا ' ہمارے حزب اختلاف کے دوست اس بات کا بھی اہتمام کریں کہ ہم ایجنڈے پر بحث کے بعد ایک مشترکہ موقف ملک اور چودہ کروڑ عوام کی رائے اور دنیا کی رائے کو مدنظر رکھ کر پیش کریں تاکہ دنیا میں ہمیں تنہائی کا احساس نہ ہو ۔

جناب چیئرمین: شکریہ ۔ بس اب عراق پر بحث کی طرف آتے ہیں ۔

جناب مہیم خان بلوچ: ایک بات اور جناب چیئرمین ! میری یہ گزارش ہے کہ وزیر اطلاعات کو یہ کہا جائے کہ جب بھی بلوچستان میں کوئی واقعہ ہوتا ہے تو اخبارات یا پی ٹی وی میں اس کو قبائلی شکل دے دی جاتی ہے تو قبائل کا نام نہ لیا جائے ۔ یہ افراد ہوتے ہیں جو اپنے مفادات کے حوالے سے کچھ کرتے ہیں ۔ کل کا کشمور کا جو واقعہ ہے اس میں مزاری اور بگٹی کا نام لیا گیا ہے ۔ میں اس حق میں نہیں ہوں ۔ اس سے عوام میں بغض اور ناراضگی پیدا ہوتی ہے ۔ ایسے واقعات افراد کے درمیان ہوتے ہیں ۔ لہذا ' حکومت کی جانب سے باقاعدہ پی ٹی وی کو خاص طور پر ہدایات جاری کی جائیں کہ ایسے واقعات کو قبائلی شکل نہ دی جائے ۔

Mr. Chairman: Noted. Now we continue with the debate. Mr. Babar Khan Ghauri.

DISCUSSION ON IRAQ CRISIS

جناب بابر خان غوری: شکریہ جناب چیئرمین۔

وفا کروگے وفا کریں گے جفا کروگے جفا کریں گے

کرم کرو گے کرم کریں گے ستم کرو گے ستم کریں گے
ہم آدمی ہیں تمہارے جیسے جو تم کرو گے وہ ہم کریں گے ۔

بات یہ ہے ابھی ہمارے ایک محترم ایوان کے رکن نے یہ کہا کہ نئے اور پرانے کا ایک سلسلہ شروع ہوا ' یہ صحیح بات ہے کہ جو پرانے لوگ ہوتے ہیں نئے لوگ ان سے سیکھتے ہیں لیکن جو چیزیں ہمارے سامنے پرانے لوگ پیش کر رہے ہیں ہمیں افسوس ہو رہا ہے کہ کیا ہم یہ سیکھنے آئے تھے ' آپ یہ بتائیے کہ بار بار یہ مسئلہ آتا ہے کہ عراق کے مسئلے پر debate کریں ' عراق کا مسئلہ اہم ہے ' ہم عراق پر بات کیوں نہیں کرتے لیکن جب ایوان کا آغاز ہوتا ہے تو دوسرے issues سامنے لائے جاتے ہیں ۔ اس سے کیا ثابت ہوتا ہے ' پرانے لوگ کیا بتانا چاہتے ہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں ' کہتے کچھ ہیں کرتے کچھ ہیں ۔ عراق کے مسئلے پر بحث ہونے کی بجائے کبھی ایل ایف او کا مسئلہ آ جاتا ہے ' بھائی ' ایل ایف او میں کیا problem ہے ' پہلے بھی بات ہوتی تھی کہ ہم ایل ایف او کو نہیں مانتے ' لیکن ایل ایف او کا issue discuss نہیں ہو رہا ' بار بار ایل ایف او کو لا کر تو عراق کے issue کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اگر نہیں کی جاتی تو پھر ایل ایف او کا issue کیوں آتا ہے ' آپ ایل ایف او کا مطلب جانتے ہیں ' آپ حکومت کو criticise کر رہے ہیں ' ایل ایف او کا مطلب ہے love for opposition یہ تو آپ کے نئے محبت کا پیغام ہے حکومت کی طرف سے ' تو بھائی یہ آپ کا اور حکومت کا جھگڑا ہے آپ اس ایوان کا وقت کیوں خراب کر رہے ہیں ۔ یہاں تو عراق کے مسئلے پر بحث ہو رہی ہے ' آپ کہتے ہیں ایل ایف او ' ایل ایف او ' اگر آپ کو ایل ایف او اتنا ہی عزیز ہے ' دیکھیں ' میں کسی کا نام نہیں لوں گا لیکن یہ میری بات غور سے سنیں ' انہوں نے ' سب نے تقاریر میں مجھے بھی کہا کہ میں نے کہیں غور نہیں کیا ' میں نے بہت غور کیا اور غور کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ آپ کہتے کچھ ہیں کرتے کچھ ہیں ۔

جس وقت ذوالفقار علی بھٹو صاحب کی حکومت چل رہی تھی جو ہمارے وزیر اعظم تھے اس دور میں آپ عوام کو سڑکوں پر لے کر آئے ' آپ نے کہا کہ ہم الیکشن کے نتائج نہیں مانتے ' وہ جمہوریت تھی ' ایک طرف آپ جمہوریت کی بات کرتے ہیں ' آپ کا ماضی میں کردار کیا رہا ہے ' جمہوریت کے خلاف پوری قوم کو سڑکوں پر لائے ' گولیاں چلیں ' لوگ شہید ہوئے اور

اس کے بعد جب بھٹو صاحب ہٹ گئے تو کیا وہ جمہوریت کے ساتھ رہے، کیا جب مارشل لاء آیا تو انہوں نے اس کا خیرمقدم نہیں کیا۔ کیا انہوں نے جمہوریت کے لئے اس وقت ملین مارچ کیا کہ نہیں، نہیں، ہم نے بھٹو صاحب کو اس لئے نہیں ہٹایا تھا کہ یہاں وردی والے آ جائیں، ہم تو جمہوریت کے لئے آئے تھے لیکن آپ نے اس وقت وردی والوں کو accept کیا تو آپ کس کردار کی بات کر رہے ہیں، آپ پرانے لوگوں کی بات کر رہے ہیں، پرانے لوگوں کا کردار تو یہ ہے اور نئے، اگر نئے یہاں پر آئے ہیں اور حق کی بات کر رہے ہیں، صحیح بات کر رہے ہیں تو آپ کو پریشانی ہو جاتی ہے۔ آپ عوام کے سامنے کیا پیش کرنا چاہتے ہیں۔ عراق کا مسئلہ ہے یہاں پر ہمارے محترم علامہ شاہ احمد نورانی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، عراق کے عوام نے ان کی بڑی خدمت کی ہے، حکومت نے، سب نے بڑی خدمت کی ہے۔ اس مسئلے پر آج human shield ہے وہاں پر Christians گئے ہوئے ہیں، غیر مسلم وہاں موجود ہیں، میں پوچھتا ہوں اور لوگ کیوں نہیں گئے۔ عراق میں پینے کو نہیں ہے پانی اور کھا رہے ہیں ہم یہاں زردہ اور بریانی، نورانی صاحب اب دینا پڑے گی آپ کو قربانی، زندگی تو ہے آنی جانی۔ لہذا میرا مقصد صرف اتنا سا ہے کہ بھائی اگر اب کوئی کام کرنا ہے تو عملی کام کریں۔ ہم عراق پر بحث کر رہے ہیں، عراق کے مسئلے کو discuss کر رہے ہیں، بات یہ ہے کہ کبھی ایل ایف او آ رہا ہے، کبھی آ رہا ہے کہ جی گورنر صاحب کے اختیارات کیا ہیں، جناب، یہ ساری باتیں ہو جائیں گی اور میں اس بات کی وضاحت کر دوں کہ خوشحال پاکستان وفاقی حکومت کا کام ہے، وفاقی حکومت کا project ہے اور وفاقی حکومت اگر کسی کو نمائندہ بناتی ہے، اول تو یہ غلط تھا نہ وہاں پر کوئی کمیٹی بنی، نہ کسی کو نمائندہ مقرر کیا گیا یہ وزیر خزانہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان سے پوچھ سکتے ہیں، لیکن عراق کے اوپر debate کو ---ابھی ایوان کو شروع ہوئے پینتالیس منٹ ہو گئے ہیں ہم نے 45 minutes ضائع کئے۔ عراق کے مسئلے پر ہم باہر سڑکوں پر--- پھر وہی بات آ جاتی ہے کہ عوام کو ہم وہاں جا کر کہتے ہیں کہ عراق کے لئے جمع ہو رہے ہیں، ہاؤس میں آ کر پھر دوسرے ایشوز شروع ہو جاتے ہیں، آخر کیوں؟ پہلے ایک چیز کو سمیٹ لیں، اس کے بعد آپ گورنر پر آ جائیں، ایل ایف او، پر آ جائیں، دوسرے مسائل پر آ جائیں لیکن خدا کے لئے عوام کو یہ پیغام نہ بھیجیں کہ ہم باہر کچھ کہتے ہیں، اندر کچھ کہتے ہیں تاکہ یہ نہ ہو کہ پرانے لوگ ہی گڑبڑ

کر رہے ہیں لہذا پرانے لوگوں کو استعفیٰ دلایا جائے اور نئے لوگ یہاں پر لائے جائیں، عوام یہ چیز نہ کہنا شروع کر دیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے تمام جتنے سپیکرز تھے میرے محترم جو اپوزیشن کے ساتھی ہیں وہ بھی میرے دوست ہیں بھائی ہیں۔ میرے دوست ثناء بلوچ نے کہا کہ ہم بہت محبت کرتے ہیں، میں آپ لوگوں سے کوئی دشمنی نہیں کرتا۔ انسان جس طرح آخرت کی تیاری کرتا ہے ہر سیاستدان جب حکومت میں ہوتا ہے تو اپوزیشن میں آنے کی تیاری کرتا ہے، اپوزیشن والا حکومت میں آنے کی تیاری کرتا ہے تو یہ ہم کیسے بھول جائیں، ہوسکتا ہے کل ہم اپوزیشن میں ہوں۔ ہم اور وہ کوئی الگ الگ نہیں، ہم سب ایک ہیں۔ ایشوز پر بات کر رہے ہیں، ایشوز پر ہم سب کو مل کر ایک موقف اختیار کرنا چاہیئے یہ نہیں کرنا چاہیئے کہ جی مخالفت برائے مخالفت۔ میں جو بھی آپ سے بات کرتا ہوں وہ حقائق پر مبنی بات کرتا ہوں۔ میرے دل میں ان کے لئے وہی محبت ہے اگر وہ سمجھتے ہیں کمی ہے، ایسی بات نہیں ہے۔ میرا ان سے صرف اتنا کہنا ہے کہ

تم ہمیں چاہو نہ چاہو یہ تمہارے بس میں
ہم تمہیں نہ چاہیں یہ ہمارے بس میں نہیں۔

یہی میرا پیغام ہے میرے اپوزیشن والے بھائیوں کے لئے اور دوسری بات یہ ہے کہ آج جتنی debate عراق پر ہوئی ہے سب ایک نتیجے پر پہنچ گئے ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ عراق کے اوپر جو دشمن قوتوں کی یلغار ہوئی ہے اس کے ہم سب خلاف ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ صدام کو سب نے criticise کیا، ہم سب اس بات کو بھی criticise کر رہے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ آپ سب نے یہ کہا کہ پاکستان کا پہلا نمبر آرہا ہے یا اس کے بعد پاکستان کا نمبر آئے گا یا ہمارا یہ موقف ہے کہ پاکستان first، کوئی بری بات نہیں ہے۔ ہمارے ایک فاضل رکن نے یہ کہا کہ جی پاکستان first کی بات نہ کی جائے۔ کیوں نہ کی جائے بھائی۔ ہمیں اسلام کیا سکھاتا ہے اگر آپ کو زکوٰۃ دینی ہے تو پہلے گھر سے شروع کرو۔ پڑوس میں جاؤ، رشتہ داروں سے شروع کرو، مذہب میں ہمیں " پہلے دیا جاتا ہے" سکھایا گیا ہے۔ ہمارے فاضل ممبران میں سے زیادہ تر حضرات نے

ضرور ہوائی سفر کیا ہوگا' اس میں جب بتایا جاتا ہے کہ ایمرجنسی میں آکسیجن کم ہو جائے تو جب mask ملے گا تو پہلے اگر آپ کا بچہ بھی بیٹھا ہے یعنی آپ کا سگا بیٹا اس کو نہیں لگائیں گے ' کہتے ہیں پہلے فرسٹ آپ یعنی جب آپ اس قابل ہوں گے کہ اس کی مدد کر سکیں تو پھر آپ لیں اسی لئے ایک طریقہ کار ہے کہ انسانیت کو بتایا گیا ہے کہ پہلے آپ نے اپنے دفاع کے لئے ' اگر یہ مسئلہ آتا ہے ' کہ ہم ہی نہ ہوں گے تو ہم کس کا دفاع کریں گے۔ بات یہ ہے کہ فرسٹ یا سیکنڈ کی سیاسی باتیں نہ کی جائیں۔ بات کی جائے کہ ہم آج عراق میں امن کے لیے کیا مدد کر سکتے ہیں۔ کیا ہم انہیں خوراک دے سکتے ہیں ' کیا ہم انہیں فوج دے سکتے ہیں ۔ کیا ہم انہیں اسلحہ دے سکتے ہیں ۔ کیا ہم human shield کے طور پر جا سکتے ہیں 'کتنے لوگ گئے بتائیے' اتنے لوگ شور کر رہے ہیں 'ملین مارچ ہو رہی ہیں' کتنے لوگ human shield کے لئے گئےجب کہ وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ ہم پی آئی اے کا جہاز دینے کو تیار ہیں۔ جائیں تو سہی ' بیٹھیں تو سہی 'لیکن سیاست نہ کریں' عملی کام کریں۔

اب عراق پر حملہ ہو چکا ہے ' عراق پر بموں کی یلغار ہو رہی ہے ' آپ اگر کچھ نہیں کر سکتے ' دعا کریں اور دعا کرنے کے بعد ایک بات تو طے کرلیں یا تو یہ طے کریں کہ ہمیں جا کر وہاں جہاد کرنا ہے ' یہ طے کریں ۔ نام لکھائیں ' سب یہاں پر نام لکھیں اور ان کو جہاز میں بھیجا جائے یہ وہاں جا کر جہاد کریں یا اگر نہیں کر سکتے تو پھر پاکستان کو بچانے کے لئے جب یہ سب کہہ رہے ہیں کہ اس کے بعد پاکستان کا نمبر آئے گا تو پاکستان کو بچانے کے لئے ہم کیا اقدامات کر سکتے ہیں۔

سب سے پہلے ملک میں یکجہتی پیدا کی جائے۔ ہمارے اندر یکجہتی کیسے پیدا ہو گی ۔ یکجہتی اس طرح پیدا ہو گی کہ تمام اکائیوں کو' چاہے وہ کرسچین ہوں' ہندو ہوں' قادیانی ہوں' سنی ہوں' شیعہ ہوں کسی بھی مسلک سے تعلق رکھتے ہوں ان سب کو جمع کیا جائے ' ایک گول میز کانفرنس بلائی جائے ' ان کے مسائل ' ان کی شکایات ضرور ہوں گی ہمارے ایک بلوچستان کے رکن سے ' انہوں نے ایک تقریر میں کہا کہ ٹھیک ہے ہماری طرف سے کوئی اعتراض ہوا ' لیکن وہ ان کے دل کے جذبات تھے' ان کو شکایتیں ہیں' ہمیں چاہیے ان کی شکایتیں ضرور سنیں اور جہاں تک پنجاب کی بات ہے ' جی ہاں ہم پنجاب کو criticise کرتے ہیں لیکن آج اس دور میں پنجاب

نے جو قربانی دی ہے ہمیں وہ بھی accept کرنی چاہیے ۔ یہ ہمیں accept کرنا چاہیے کہ انہوں نے فراخدلی کا ثبوت دیا ہے۔ جب ہم ان سے کہتے ہیں کہ بڑے بھائی کا کردار ادا کرو تو وہ اس موجودہ سسٹم میں انہوں نے کردار ادا کیا ہے کہ آج چیئرمین سینیٹ ہو ، وزیر اعظم ہو ، صدر پاکستان ہو انہوں نے کہیں اگر قربانی دی ہے تو ہمیں اس کو بھی accept کرنا چاہیے۔ ہمیں اسے criticise نہیں کرنا چاہیے کہ ہم خالی criticise کریں۔ اچھی باتوں کو ہمیں accept کرنا چاہیے۔ چاہے ہم اپوزیشن میں ہوں ، حکومت میں ہوں ، اپوزیشن والے اچھی بات کر رہے ہیں ہمیں اس کو accept کرنا چاہیے ، اگر حکومت میں کوئی اچھی بات کر رہا ہے تو اسے accept کرنا چاہیے تو ہم ایک جگہ بیٹھ کر محبت سے رہیں ۔ آج پاکستان کو سب سے بڑی جو ضرورت ہے وہ یکجہتی کی ہے ۔ آج وردی وغیرہ کے متعلق بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ نہ پینٹاگون کی آواز ہے ، نہ یہ جی ایچ کیو کی آواز ہے۔ یہ ہمارے دل وضمیر کی آواز ہے کہ پاکستان کو اس وقت یکجہتی کی ضرورت ہے ۔ گول میز کانفرنس بلائی جائے ، تمام سیاسی قائدین ایک جگہ بیٹھے ہوں ، تمام محترم شخصیات ان میں نورانی صاحب ہوں یا فضل الرحمٰن صاحب ہوں یا اس میں قاضی حسین احمد صاحب ہوں ، بینظیر بھٹو صاحبہ ہوں ، نواز شریف صاحب ہوں ، موجودہ گورنمنٹ ہو ، الطاف حسین صاحب ہوں ، بگٹی صاحب ہوں ، اچکزئی صاحب ہوں ، مینگل صاحب ہوں جتنے ہمارے راہنماء ہیں ، چھوٹی پارٹیاں ہوں ، بڑی پارٹیاں ہوں سب ہاتھ میں ہاتھ ملائیں ، ایک جگہ بیٹھیں ، اختلافات کو بھلا دیں ، ایک دوسرے کی شکایت کو دور کریں اور دنیا کو بتا دیں کہ ہم سب ایک ہیں ، آؤ ہم سے مقابلہ کرو اور کہہ دیں کہ

ظلم بھی سہنا ، دعا بھی دینا — وہ بے بسی کا گیا زمانہ
اگر ہے ہمت گراؤ بجلی — بنا رہا ہوں پھر آشیانہ

تو یہ ضرورت ہے اس وقت قوم کو ، یہ ضرورت نہیں ہے کہ ہم ایشوز کو کھڑا کر کے disturb کریں پاکستان کو اور پاکستان کو disturb کرنے کا مطلب یہ ہے ، ہم پاکستان کو کمزور کر رہے ہیں ۔ اس موجودہ صورتحال میں ہمیں پاکستان کو مستحکم کرنا ہے ، ہمیں پاکستان کو ایسا پاکستان بنا دینا ہے کہ کوئی یہ تصور نہ کرے کہ پاکستان کی طرف میلی آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے۔ ان اقدامات کے لئے آج ہم اس مسئلے کو دیکھیں ، عراق کے مسئلے سے سبق سیکھ کر ہم یہ سوچیں اور

عراق کا مسئلہ کیا ہے۔

ہمارے کئی ساتھیوں نے بالکل صحیح بات کی ، عراق کا مسئلہ یہ ہے کہ ہم امریکہ کو گالیاں دے رہے ہیں ، اسی امریکہ کو جس کے لئے ہمارے لوگوں نے افغانستان میں جنگ لڑی۔ اس وقت وہ بولے کہ یہ امریکن اہل کتاب ہیں اس لئے ہم ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ اس لئے کہ اس وقت ان کو ڈالرز مل رہے تھے، اس لئے آپ نے ساتھ دیا۔ آج ڈالرز آنا بند ہوگئے تو وہ اہل کتاب آپ کے دشمن ہوگئے۔ آج آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ کافر ہیں، ان کے خلاف جہاد کرو۔ تو بھئی یہ double standard کیوں ہے۔ آخر آپ نے پہلے کیوں نہیں سوچا کہ ہم جو کام کرنے جا رہے ہیں وہ غلط ہے۔ اگر آپ یہ پہلے سوچ لیتے تو شاید آج یہ موقع نہیں آتا۔ آج عراق safe ہوتا، آج افغانستان safe ہوتا۔ ہم اپنی اپنی غلطیوں پر نظر نہیں ڈال رہے، ہم صرف دوسروں کی غلطیوں کو point out کر رہے ہیں۔ آج پاکستان سے ان چیزوں کو ختم کرنا ہوگا، آزاد کرنا ہوگا، ایک مستحکم پاکستان لانا ہوگا۔ اگر ہم یہ نہیں کرسکتے تو پھر یہ سب debate بے کار ہے۔ کتنے ساتھی کھڑے ہو رہے ہیں، کیسی مجبوری ہے، آخر ہم وہی کہے جا رہے ہیں کہ امریکہ نے غلطی کی، صدام نے یہ کیا۔ آخر ان سب چیزوں سے ہم نے کیا سبق سیکھا۔ آج ٹیکنالوجی کی جنگ ہے۔ کیا ہم یہ طے کر رہے کہ تعلیم کس طرح حاصل کی جائے۔

آپ یہ دیکھیں کہ ماضی میں جب یہ sub-continent تھا، اس وقت بھی ہمیں کچھ اس وقت کے سیاسی مذہبی رہنماؤں نے، میں ان کی بات نہیں کر رہا جو علمائے دین تھے، سیاسی مذہبی راہنماؤں نے -----

(مداخلت)

جناب چیئرمین: انہیں بات کرنے دیں۔ جب آپ کا موقع آئے گا آپ بات کر لیجیئے گا۔

جناب بابر خان غوری: آپ مجھے ایک بات یہ بتائیے کہ جب برصغیر میں انہوں نے یہ کہا کہ انگریزی نہیں سیکھو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو کہا کہ تعلیم حاصل کرو چاہے اس کے لئے تمہیں چین جانا پڑے۔ تو چین میں کون سے مسلمان تھے۔ تو اس کا مطلب ہے کہ

آپ غیر مسلموں سے بھی تعلیم حاصل کرسکتے ہیں۔ لیکن تعلیم ضرور حاصل کریں۔ تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ لیکن ہمیں اس وقت غلط راہ پر ڈالا گیا سیاسی مذہبی راہنماؤں نے۔ ہم سے اس وقت کہا گیا کہ انگریزی نہیں سیکھو یہ کافروں کی زبان ہے۔ پھر بعد میں سر سید احمد خان کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اگر زندہ رہنا ہے اور ترقی کرنی ہے تو انگریزی سیکھو۔ اس وقت ان پر فتویٰ دیا گیا کہ یہ کافر ہے۔ لیکن آج وہی کام آ رہی ہے۔ تو بھائی خدا کے واسطے کھلے ذہن سے سوچو۔ ہم بھی مسلمان ہیں۔ عبادت تو بندے اور خدا کے درمیان ہوتی ہے۔ کوئی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتا ہے، کوئی ہاتھ نیچے باندھ کر نماز پڑھتا ہے، کوئی ہاتھ اوپر باندھ کر نماز پڑھتا ہے، یہ تو روز محشر میں جب جائیں گے اور حساب کتاب ہوگا تو پتا چلے گا کہ کس کی نماز قبول ہوئی۔ اس کی نماز قبول ہوئی جس نے پانچوں وقت نماز پڑھی یا اس کی نماز قبول ہوئی جس نے ساری زندگی انسانیت کی خدمت کی اور صرف دو دفعہ خشوع وخضوع سے نماز پڑھی، تو پتا چلا وہ جنت میں چلا گیا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ان کو بات تو کرنے دیں ناں۔

جناب بابر خان غوری: اب دیکھیں اب یہ کہہ رہے ہیں کہ عراق پر بات کرو۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ عراق پر بات کرو۔ بھائی میں بھی تو یہ کہہ رہا ہوں کہ عراق پر بات کرو۔ کبھی تم LFO چھیڑتے ہو، کبھی تم کہتے ہو کہ adjournment motion قبول نہیں ہوئی۔ کبھی کہتے ہو ہمارے سوالات نہیں آئے۔ اب جبکہ میں کھڑا ہوا ہوں تو آپ کہہ رہے ہیں کہ عراق پر بات کرو۔ بھائی عراق پر ہی بات ہو رہی ہے، عراق سے سبق سیکھو۔ عراق جس طرح تباہ ہوا ہے اس سے سبق سیکھو کہ وہ کیوں تباہ ہوا ہے اور ہم کس طرح بچ سکتے ہیں۔ آپ میرے لئے قابل احترام ہیں میرے بزرگو! لیکن آپ خدا کے واسطے ہمیں بھی اپنا سمجھیں، آپ اپوزیشن میں بیٹھے ہیں، لیکن ہم سب ایک ہیں۔ آپ کہہ رہے ہیں پاکستان، پاکستان کے اندر مسلمان، اور مسلمان کیا ہے، "لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ"۔ تمام مسلمان نے کلمہ پڑھا سب بھائی ہیں، تو کس بات کی تفریق ہے۔ آپ یہ کیوں سوچتے ہیں کہ اگر میں حکومت میں کھڑا ہو کر

یہ تقریر کر رہا ہوں تو اس کی مخالفت کریں۔ اور اگر کوئی اپوزیشن میں سے کھڑا ہوکر کروں تو آپ اس کی حمایت کریں۔ یہ خدا کے واسطے ختم کردو۔ میری آپ سے صرف اتنی گزارش ہے کہ اب ہمیں سنجیدگی کے ساتھ ہوش مندی کے ساتھ کام لینا ہو گا، ہم نے یہ نہیں کہنا کہ پاکستان کا ایٹمی بم جو ہے وہ اسلامی بم ہے۔ آپ نے یہ الفاظ بولے، پتا چلا کہ پوری دنیا آپ کے پیچھے لگ گئی، اگر اسلامی بم ہے تو کیوں نہیں دیتے ہو دوسرے اسلامی ممالک کو کہ لو بھئی اس کو استعمال کرو۔ آپ مجھے بتائیے کہ اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ صلیبی جنگیں ہیں، کہاں سے یہ صلیبی جنگیں ہوگئیں؟ کون کہتا ہے کہ صلیبی جنگیں ہیں؟ یہ ایک معاشی جنگ ہے، تیل کا مسئلہ ہے، یہ صلیبی جنگیں نہیں ہیں۔ خود اپوزیشن کے ممبران نے ہاؤس کے اندر اپنی تقاریر میں کہا ہے کہ دنیا کے اندر بڑے بڑے مظاہرے ہوئے، وہ زیادہ تر غیرمسلموں نے کئے۔ پھر تو یہ صلیبی جنگیں نہیں ہوئیں۔Human shield کے اندر جیسا میں نے آپ کو بتایا کہ وہاں پر عیسائی موجود ہیں، کون سے مسلمان ہیں وہاں پر، کوئی ایک نام بتا دیں کہ اپوزیشن والوں نے وہاں پر کوئی بھیجا ہے؟ انہوں نے وہاں پر کسی کو بھیجا ہو کہ جائیں وہاں پر human shield بنیں۔ یا خود انہوں نے آپ کو پیش کیا ہو۔ جتنے غزوات ہوئے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود سب میں شریک ہوئے، انہوں نے ثابت کیا کہ ہاں جو lead کرتا ہے وہ خود بھی شامل ہوتا ہے۔ آپ تو لوگوں کو بھکاتے ہو، آپ خود کیوں نہیں جاتے، جاؤ وہاں پر۔ آپ یہاں پر لکھاؤ اپنا نام، میں آپ کے پیچھے اپنا نام لکھواتا ہوں۔ چلیں human shield کے لئے۔ لیکن آپ آؤ تو صحیح میدان میں، عوام کو کیوں بیوقوف بنا رہے ہو؟ عوام کے ساتھ دھوکہ ختم کیا جائے ۔ کہہ رہے ہیں کہ عراق پر بات ہو رہی ہے، پاکستان کے اوپر بات کرو، اب پاکستان کو بچانا ہے، پاکستان کو کس طرح بچانا ہے؟ عراق کے اوپر تو حملہ ہو چکا، اگر عراق سے ہمدردی تھی تو آپ نے قومی اسمبلی میں ہنگامہ کیوں کیا؟ آپ نے وہاں قرارداد پاس کیوں نہیں کی ؟ اس وقت تو جنگ بھی نہیں ہوئی تھی، حملہ بھی نہیں ہوا تھا؟ شاید آپ کی قرارداد سے کہیں اثر ہو جاتا، شاید آپ دعا کر لیتے مل کر تو اس کا کچھ اثر ہو جاتا۔ لیکن آپ نے تو گورنمنٹ کو discuss کرنا تھا، آپ نے تو اس ہاؤس کو disturb کرنا تھا، آپ یہ بات کیجئے کہ مذہب کے نام پر ----

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پہلے انہیں بول لینے دیں۔ یہ پارلیمانی لیڈر ہیں، ان کو پہلے بول لینے دیں۔

جناب بابر خان غوری: جناب والا! آپ مجھے ایک بات بتائیے۔ ان سب نے بولا، میں خاموش سنتا رہا، آج ان کو یہ سوچنا چاہیئے، ان کو tolerance دکھانی چاہیئے۔ پاکستان کے اندر قائداعظم محمد علی جناح، اگر وہ زندہ ہوتے تو ----

(مداخلت)

جناب چیئرمین: عراق کے بارے میں بات کریں ناں۔

جناب بابر خان غوری: جناب ولا! میں عراق پر ہی بات کر رہا ہوں، ہمیں یہ کہا گیا کہ عراق کے اوپر بات کرو، ہمیں خوشی ہو رہی ہے کہ یہ آج عراق کے موضوع پر کھڑے ہوئے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ میری تقریر سے ان کا ضمیر جاگا اور یہ عراق کے مسئلے پر بات کرنے آ گئے۔ اے اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ مجھے خوشی ہوئی کہ ان کا ضمیر جاگ گیا اور یہ عراق پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ جناب ولا! میں موجودہ حکومت کا شکرگزار ہوں کہ جو لوگ ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے، آج یہ ایک ہو گئے، میں موجودہ حکومت اور ایل ایف او کا شکرگزار ہوں کہ یہ سارے ایک ہو گئے، جو کہ ایک دوسری کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے۔ میں جناب چھوٹا سا تھا تو میں اپنے علاقے میں سنتا تھا کہ میرے نوجوان بھائیو، ان کو ووٹ نہیں دو۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: غوری صاحب عراق کے اوپر بات کریں، آپ کا وقت ختم ہو رہا ہے۔

جناب بابر خان غوری: جناب والا! میں عراق پر ہی بات کر رہا ہوں، صدام حسین ہی کی بات کر رہا ہوں، میں ان سے کہتا ہوں کہ عراق کے لئے نام لکھائیں، بھئی نام لکھوائیں کہ human shield کے لئے کون عراق جا رہا ہے، ورنہ آج یہ کہہ دیں کہ ہمیں عراق سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ ورنہ یہ ثابت کریں۔ نام لکھائیں کہ ہم human shield کے لئے جا رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Try to conclude please.

پہلے ان کو بول لینے دیں، پھر آپ بات کر لیجئے گا' ایسے سب بول رہے ہیں' کیا سنے گا کوئی۔ ان کو ختم کر لینے دیں' پھر آپ کی باری آئے گی۔ کوئی بات نہیں ان کو ختم کر لینے دیں پھر آپ کی باری بھی آئے گی۔

جناب بابر خان غوری: جناب چیئرمین! ان کو بٹھا دیں' ورنہ اس طرح بات نہیں چلے گی۔ ہم بھی پھر نہیں چلنے دیں گے، ہم بھی پھر نہیں سنیں گے۔ آپ ان کو سمجھا دیں کہ اگر یہ ہماری بات سنیں گے جناب والا! ہمارے فاضل رکن ہیں صفدر عباسی صاحب' بھائی میں ان سے بات نہیں کر رہا' اس وقت سیاسی' مذہبی راہنماؤں کی بات ہو رہی ہے' آپ مجھے ایک بات بتائیے کہ جب انہوں نے تقریر کی' کیا ہم نے disturb کیا؟ کیا اس ہاؤس کے اندر ہمارے مولانا سمیع الحق صاحب نے جب بات کی' مجھے خوشی ہوئی انہوں نے کہا تھا کہ اس ہاؤس کا ایک decorum ہے' اس ہاؤس میں اگر بات کی جائے تو ایک دوسرے کو برداشت کیا جائے' جذباتی بات نہیں کرتے۔ میں بڑے آرام سے بات کر رہا ہوں' اب یہ خود چھیڑ رہے ہیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ خدا کے واسطے شیر کو مت چھیڑو ورنہ problem ہو گی۔ ان کو پھر ہر تقریر میں میرا نام لینا پڑے گا۔

جناب چیئرمین: آپ عراق کے بارے میں بات کریں۔ چلیں آپ نے کہہ دیا ہے' انہوں نے سن لیا ہے' آپ عراق پر بات کریں۔

جناب بابر خان غوری: جناب والا! میں کیا بات کروں' میں کہتا ہوں کہ یہ human shield کے لئے نام لکھوائیں۔ جناب عراق پر میں بولتا ہوں یہ اپنا نام لکھائیں۔ human shield کے لئے نام لکھائیں۔

جناب چیئرمین: غوری صاحب آپ نے human shield کا کہہ دیا سب نے سن لیا ہے اب آپ مہربانی کر کے to the point رہیں and try to conclude. وقت ختم ہو رہا ہے آپ کا۔

جناب بابر خان غوری: جناب میں آ رہا ہوں عراق کی بات پر۔ دیکھیں عراق کے ایشو کے اوپر۔ آج عراق کی وجہ سے ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ ہم تمام اکائیاں بیٹھیں' ایک یک جہتی

پیدا کریں، tolerance پیدا کریں۔ ایک دوسرے کو برداشت کریں۔ ایک دوسرے کی باتیں سنیں۔ جو سچائی ہے وہ تھوڑی کڑوی ہوتی ہے اس کو سنیں۔ کیا یہ اکائیاں جو یہاں بیٹھی ہیں، آج بلوچستان میں مسائل ہیں لیکن بلوچستان کے لوگ بھی اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ سندھ کے اندر بھی مسائل ہیں،سندھ کے اندر بھی problems ہیں۔ سندھ کے نوجوانوں کو بھی ڈاکو بنا کے مارا گیا لیکن وہ جو آج اس ہاؤس میں بیٹھے ہیں۔ آج پنجاب میں بھی problems ہیں

جناب چیئرمین: آپ عراق پر بات کریں۔ ٹائم ختم ہو رہا ہے۔

جناب بابر خان غوری: جناب یہ عراق کا ہی مسئلہ ہے ۔ یہ عراق سے ہی سبق سیکھا ہے ہم نے، آج عراق سے سبق سیکھیں ۔ پاکستان کو مضبوط کریں۔ پاکستان کو strong کریں۔

Mr. Chairman: Ghauri Sahib please try to conclude within two to three minutes at the moment.Then we can continue with other speakers.

(Interruption)

جناب چیئرمین: عباسی صاحب بیٹھیں۔ جب ایک سپیکر بول رہا ہے آپ مہربانی کر کے بیٹھیں۔ جو اس نے بولنا ہے اس کا right ہے اسے بولنے دیں۔ آپ بھی اپنی turn پر بولیئے گا۔

جناب بابر خان غوری: میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ جناب عراق کے مسئلے پر جو کچھ ہو چکا ہم سب لوگ متفق ہیں کہ عراق کے ساتھ زیادتی ہوئی۔ عراق کے عوام مصائب برداشت کر رہے ہیں ہم سب ان کے ساتھ ہیں، ہماری ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ آج ہمیں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم سب مل جائیں اور ہم Unity, Faith, Discipline کے ساتھ اور لفظ add کرلیں tolerance ایک دوسرے کو برداشت کریں، سنیں۔ ہم نے بھی سب کی سنی۔ اگرکسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو بھائی میں معذرت چاہتا ہوں، میں کسی کی دل آزاری کے لئے بات نہیں کر رہا، میں حقائق بیان کر رہا تھا۔ میرا تو دل چاہ رہا تھا کہ ہم بھی human shield کے لئے چلیں اگر آپ نام نہیں لکھوانا چاہ رہے، کوئی بات نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر ملاقات ہو گی۔ پاکستان پائندہ باد۔

Mr. Chairman: One by one please

سید ہدایت اللہ شاہ: ------------------ اتحادی ہے کہ نہیں ہماری حکومت اس سے پہلے یہ کہتی رہی---

جناب چیئرمین: کیا آپ point of order پر بات کر رہے ہیں؟

سید ہدایت اللہ شاہ: اگر یہ امریکی اتحادی ہیں----

جناب چیئرمین: اگر آپ point of order پربات نہیں کر رہے کوئی اور بات کرنی ہے تو پھر اپنی باری پر کرلیں۔

جناب رضا محمد رضا: ہمیں حزب اختلاف کو یہ صحیح coverage نہیں دے رہے ہیں اب ہمارے وزارت اطلاعات کے وزیر صاحب یہاں پرتشریف فرما ہیں، میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ ہماری حزب اختلاف کو کیوں مکمل طور پر نظر انداز کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: شیخ صاحب موجود نہیں ہیں ۔ وزراء بیٹھے ہیں ان کو بھی convey کر دیں گے۔ خود بھی یہ لوگ سن رہے ہیں۔

جناب رضا محمد رضا: ہمیں نہ ٹیلی ویژن پر کوئی coverage مل رہی ہے نہ پریس میں کوئی coverage مل رہی ہے۔ جو ادارے ان کے زیرکنٹرول ہیں۔ تو آپ کے توسط سے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وزارت اطلاعات کو انہوں نے حزب اقتدار کے لئے بنایا ہے؟

جناب چیئرمین: نہیں ایسا نہیں وہ سن رہے ہیں انشاء اللہ ۔ آپ کی بات پر توجہ کریں گے۔

سید ہدایت اللہ شاہ: جناب چیئرمین صاحب! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں ۔ میں حکومت سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہماری حکومت امریکہ کی اتحادی ہے؟

جناب چیئرمین: جناب یہ آپ کا point of order نہیں بنتا ۔ جی عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب بابر بھائی ہمارے بہت قابل احترام دوست ہیں ۔ میں تو ان کی بات سن رہا تھا لیکن میں صرف یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ وہ کیا خود عراق کی debate

پر بات کر رہے تھے کیونکہ میں تھا نہیں وہ تو عراق پر پہلے ہی تقریر کر چکے تھے تو کیا آپ نے انہیں دوبارہ تقریر کرنے کا موقع دیا ہے۔

جناب چیئرمین: عراق پر انہوں نے پہلے تقریر نہیں کی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: نہیں یہ تقریر کر چکے تھے۔ اگر تو آپ نے دوبارہ موقع دیا تو آپ کہہ دیتے کہ جی وہ عراق پر بات کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ تقریر عراق پر نہیں تھی بلکہ LFO پر تھی۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میں صرف یہ وضاحت حاصل کر رہا تھا۔

جناب چیئرمین: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا' جب بات ہوگی اس وقت بات کر لینا۔ جی عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: غوری صاحب ہمارے قابل احترام دوست ہیں' میں تو ان کی بات سن رہا تھا لیکن میں صرف اتنا عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ کیا وہ خود عراق کی ڈبیٹ پر بول رہے ہیں کیونکہ میری جو اطلاع ہے' میں تھا نہیں' کہ وہ عراق پر بول چکے ہیں۔ اگر تو دوبارہ تقریر کا ان کو موقع دیا ہے۔

جناب چیئرمین: عراق پر پہلے تقریر نہیں کر چکے تھے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: کر چکے تھے۔ کر چکے تھے۔

جناب چیئرمین: ایل ایف او پر تھا۔ عراق پر نہیں بولا تھا۔ ایل ایف او پر تھا۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: اگر دوبارہ موقع دیا تھا ٹھیک ہے' میں صرف آپ سے وضاحت چاہ رہا تھا کہ اگر انہوں نے نہیں کی تو آپ کہہ دیتے کہ انہوں نے نہیں کی۔ اب آپ debate کیوں کراتے ہیں پھر آپ کیوں پوائنٹ آف آرڈر سن رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ میں آپ کو موقع نہیں دیتا۔ میں تو خوش ہوں گا اگر آپ صحیح طریقے سے' منظم طریقے سے چلیں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: نہیں sir آپ نے ان کو مکمل موقع دیا۔ آپ نے ان کو

تقریباً پندرہ منٹ بولنے کی اجازت دی۔

جناب چیئرمین : سب کو موقع دیا ہے۔ آپ تو یہاں پر موجود نہیں تھے۔ آپ اپنے ساتھیوں سے پوچھ لیں۔ میں نے تو سب کو موقع دیا ہے۔ جی فاروق نائیک۔

(مداخلت)

ایک معزز رکن : غوری صاحب نے کہا ہے کہ ہم نے صدام کو criticise کیا ہے۔ ہم نے تو صدام کو عظیم قرار دیا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی طاقت کو انہوں نے چیلنج کیا ہے۔ دنیا کے دفاع کی جنگ لڑ رہے ہیں' عرب کے دفاع کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اس نے گوریلا war شروع کی ہے جو ناقابلِ شکست ہے۔ اس نے امریکہ کو شکست دینا ہے۔ ہم نے صدام کو criticiseنہیں کیا ہے۔

جناب چیئرمین : چلیں سن لیا انہوں نے۔ مسٹر فاروق نائیک۔

جناب محمد اسحاق ڈار : بھنڈر صاحب نے کیمرہ کے متعلق رولنگ دی ہے۔

جناب چیئرمین : وہ clear ہو گیا ہے۔ رولنگ نہیں تھی ان کی۔ بھنڈر صاحب موجود ہیں۔ بعد میں اس پر وضاحت کر دیں گے۔ میں ان سے بات کر کے پوچھ لوں گا۔

جناب محمد اسحاق ڈار : بھنڈر صاحب موجود ہیں' آپ مہربانی کر کے رولنگ دیں کیونکہ انور بھنڈر صاحب رولنگ دے چکے ہیں کہ کیمرے کی ہاؤس میں ضرورت نہیں ہوتی۔ گیلری سے ہمیشہ coverage ہوتی ہے۔ extra ordinary بجٹ پیش ہو رہا ہو' اس ٹائپ کی اگر کوئی چیز ہو تو اس وقت کیمرے کی ضرورت ہوتی ہے۔ I think you give a ruling, the camera is not necessary in the House every day.

Mr. Chairman : There is no bar on them.......

جناب محمد اسحاق ڈار : انور بھنڈر صاحب نے اس پر رولنگ دی۔

جناب چیئرمین : اگر انہوں نے رولنگ دی ہے تو وہ موجود ہیں' ان کو بول لینے دیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : یہ بات درست ہے کہ ہاؤس کے inside کیمروں کی

ضرورت نہیں ہوتی سوائے اس بات کے کہ جب بجٹ present ہوتا ہے تو اس وقت وہ تصویریں لے کر چلے جاتے ہیں لیکن یہ ہاؤس ہے، اس میں اگر اس طرح publicity کرنی شروع کر دی گئی تو میں سمجھتا ہوں there would be no end to it کبھی کسی پر فوکس ہوگا، کبھی کسی پر فوکس ہوگا۔ میری اپنی ذاتی رائے کے مطابق کیمرے ہاؤس کے اندر نہیں آنے چاہئیں۔ باہر آپ بے شک لگوائیں۔

جناب چیئرمین : جی نورانی صاحب۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : مجھے آپ اجازت دیں کہ میں ذرا تھوڑی سی وضاحت کردوں۔ ہم نے ہاؤس میں بڑے عزت و احترام کے ساتھ ایک دوسرے کے جذبات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کبھی کسی پر اشارۃً کنایۃً کوئی حملہ نہیں کیا۔ آج ہمارے محترم سینیٹر نے میرا بھی نام لیا ہے ، میرے بہت سے محترم ساتھیوں کا بھی نام لیا ہے، پلاؤ اور زردے کا بھی ذکر کیا ہے۔ قربانی کا بھی ذکر کیا ہے اور عراق جانے کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان کو عراق بھیجنے کا لوگوں کو بہت شوق ہے۔ یہ لندن بھیجتے رہے ہیں، اب سب کو عراق بھیجنا چاہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : نورانی صاحب ٹھیک ہے

let us move on the debate, yes Mr. Farooq Naik

جناب فاروق احمد نائیک : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Mr. Chairman, the learned members of the House have spoken, at length, on the economical, political, humanitarian and other aspects of Iraq war, on the use of force in Iraq. I would not like to repeat the speeches delivered very eloquently by the learned members and I would confine myself to the legality of the use of force in Iraq. Sir, the UnitedStates and United Kingdom have used force in Iraq on the ostensible aim of destroying the nuclear , chemical and biological weapons of mass destruction in Iraq and secondly to bring about a change of leadership in

Iraq. That has been made despite of facts Mr. Hans Blix, the Chief United Nations weapon inspector, reported that his team did not find any weapon of mass destruction in Iraq. The question over here, Mr. Chairman, is what is the justification and whether the attack on Iraq or the use of force against Iraq is justified in international law. Under the international law force can be used against the state on the fulfilment of three of the following conditions:

No. 1, Iraq had mounted a direct attack on the United States or U. K. or one of its allies and the ally had asked for assistance from either the United States or United Kingdom. Secondly an attack by Iraq was imminent on either the United States or United Kingdom or one of its allies and that attack in future would have been prevented by no other means except by the use of force and thirdly the Security Council had passed a resolution in clear terms.

Sir, the Uniterd Nations charter provides a framework for the use of force ininternational law. Almost all the states including the United States, United Kingdom and Iraq being a member are parties to this charter. The charter lays emphasis that the fundamental aim is peace and peace has to be preserved at all cost and I would repeat, Mr. Chairman, the fundamental aim of the United Nations' charter is peace and peace has to be preserved at all cost. The charter expresses the determination that the future generation should be saved from the scourge of war. Tolerance should be practised, as was being said by Mr. Babar Ghauri also, tolerance has to be practised and we are bound to live in unity and

promote international peace and prosperity. From this, it is obvious that the purpose of the United Nations' charter and for which the United Nations came into being was to promote international peace and security and refrain from the use of force.

Sir, if you look into the United Nations' charter. Article 51 gives a state, the right to self defence. Now we will have to look into the fact over here whether the United States or United Kingdom have a right of self defence in order to use force against Iraq. It is an admitted position that neither the United States nor United Kingdom were attacked by Iraq. Under Article 51 of the United Nations' Charter, two situations have to be fulfilled before a right of self-defence can be exercised. No 1. is an individual and collective self-defence in case of direct attack or pursuant to United States or United Kingdom's Security Council Resolution. In the present case that was no situation which would say that the right of self defence was with the United States or United Kingdom. The only possible justification for use of force that could be discussed or argued by the United States is anticipatory self defence in case of future attack.

The speakers, a few days back, have discussed and talked about the right of pre-emption. This is an anticipatory use of force. The anticipatory use of force that is recognized in international law or not, that has to be seen. Mr. Chairman! article 51 is totally silent as to whether the right of self-defence includes a pre-emptive use of force and pre-emptive use of force, if you look into the state practices, has always been condemned by the international community. And I would draw, Mr.

Chairman, to the recent example and the recent instance when Iraq's nuclear reactor was attacked by Israel The Security Council condemned this anticipatory use of force The United States also voted for the Resolution and said it was a material breach of the international law and United Kingdom went ahead and passed a Resolution and pointed out and noted that Israel had no right of self defence in attacking the nuclear reactor of Iraq.

Sir, under article 42 of the United Nations' charter. Security Council has to pass the resolution for a member state to use the force against another state and even that force can be used Mr. Chairman when there are no peaceful methods to resolve the disputes amongest the members and if you would see over here neither the United States nor the United Kingdom have fully resolved or fully exploited of fully seen to it that all the peaceful means should be exhausted which was never done. And even if Security Council passes a resolution. my view is even then no member state had a unilateral right to attack another state or punish another state for breach of the Security Council Resolution Only the Security Council can decide which action has to be taken and when the action has to be taken. and in this regard I would cite some instances. That the Gulf War was the outcome of the Security Council Resolution it was not a state versus state conflict. Even then the cease fire took place in the Iraq War because, the Security Council passed the resolution to eject Iraq from Kuwait and to restore peace in the region. Then the cease fire took place, the cease fire resolution was there. But today there is no

resolution authorizing the United States or the United Kingdom to enforce the terms of peace of the Security Council Resolution of 1991, nor there is a resolution that United states has the right to distend if there is any weapon of mass destruction in Iraq. The conclusion over here is that the war or the use of force against Iraq by these allied forces is unlawful. The war is unjustified, the war is illegitimate. This is a terrible war sir, the use of force by the these people is against humanity, the use of force is against mankind, the use of force is against prosperity and happiness, the use of force has divided the nations, the use of force has brought about a religious catastrophe, a total religious catastrophe sir. Have the Americans forgotten the due process of law? Have the Britains forgotten the Magna Carta? Are we above the law? Sir nobody is above the law.

Mr. Chairman even in days of Jesus Christ the punishment for adultery...... When the people brought the couple before him that they should be punished and stoned to death, the Jesus Christ put his head down then he was asked thrice. He said the first stone shall be thrown by the person who has never sinned in his life and nobody came forward. How can we say that the Americans and the Britains are above the law and they have never sinned. I have got the greatest of doubt. Baghdad is burning sir. Baghdad is the face, wherefrom the Sufiism took place, the Sufiism has taught the salvation of the inner soul.

محبت کا اور peace کا سبق دیا ہے اب اسی بعداد کے اوپر بارش ہو رہی ہے۔

Nobody is thinking in those terms about Saddam. I agree with the people, the learned members who have criticised Saddam. Saddam was an

outcome of the American Government.

صدام ان کے ساتھ conspire کرتا تھا' ان کے ساتھ ملتا تھا' ان کے ساتھ secretly ملتا تھا۔

and I have to recall what Lord Byron said and Mr. Saddam must be thinking about it that, "In secretly met in silence aggrieved that your heart would forget your spirit deceived and if I should meet you after long years, how should I meet with silence and tears." Sir this is obvious that the American's have broken the law. It is obvious that there is material breach of international law on the part of Americans and I would say that on the international scene there is the bully on the block of the Americans and I have to now compare it with the bully on the domestic law: the domestic law is being violated by the present Government. The bully on the domestic law is the present government. Why I am saying so sir? The reason is that Legal Frame Work Order is not being allowed to be discussed. Legal Frame Work Order has not been passed by the Parliament as required under Article 238 and 239 of the Constitution. The Constitution which was passed by sovereign will of the people is being trampled, justice is being subverted, under the garb of the National Accountability Ordinance. Politicians are being forced .....

Mr. Chairman: Whether it concerns to Iraq.

Mr. Farooq Ahmad Naik: Sir. I am comparing with the Iraq as such. Sir, specific laws are being framed so that Mohtarma Benezir Bhutto should not come back into politics, her spouse is also in jail as a political hostage. All the institutions are being ruined and who is responsible for

it. Mr. Chairman under the leadership of one person Gen. Musharif. Do they think that the might is right. the Americans are thinking that might is right. power lies in the barrel of the gun but I believe and I am confident that the entire House believes in it that the pen is mightier than the sword and we take away what they say that might is right. Sir. in these circumstances. I would request that this House should resolve that peace should be immediately restored in Iraq. The Allied Forces should withdraw from Iraq forthwith, the Security Council must meet demands for the end of war and trial must take place of the people responsible for the genocide, for the human crimes. for the war crimes before the International Court of Justice and lastly I would say that Pakistan has to flourish. Pakistan has to go forward. Pakistan has to develop and we must unite and we must show unity in this regard.

پاکستان زندہ باد Thank you-

Mr. Chairman: Thank you, Mr. Ahmad Ali please.

جناب احمد علی: میں ایک شعر میں ساری debate کا answer دے دیتا ہوں-.Sir mike work نہیں کر رہا-

آ تجھ کو بتا تاہوں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل طاؤس و رباب آخر

سب چیزوں کا جواب اس شعر میں موجود ہے اپنے اپنے اندر جھانکیں اور دیکھیں کہ ہم نے کیا کیا ہے- میں صرف تین چیزیں جانتا ہوں کہ war تین طرح کی ہوتی ہے' ایک war political ہوتی ہے جس کو ہم religious بھی کہہ سکتے ہیں' ایک haves and have nots کے درمیان ہوتی ہے جس کو ہم نے French revolution میں دیکھا' ایک war economics

کی ہوتی ہے۔ عراق کی war صرف economics کی ہو رہی ہے اس سے زیادہ کوئی چیز نہیں ہے۔ Petrol ہے، معلوم ہے Europe بہت بڑی power بننے جا رہا ہے، امریکہ کو اچھی طرح پتا ہے، Europe کو بھی اچھی طرح پتا ہے کہ اگر امریکہ نے taps لگائے تو Europe کی progress رک جائے گی۔ China کو پتا ہے، امریکہ جانتا ہے کہ China بارہ سال میں بہت بڑی super power بننے والا ہے۔ اس پر بھی tap لگانا ہے، وہ چاہتا ہے کہ ان کو دو دو barrel دیئے جائیں، ترقی آگے نہ ہو۔ صرف اتنی سی war ہے۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہوں گا کیونکہ بہت کچھ کہا جا چکا ہے، صرف House کا time waste کرنے کی بات ہے۔ Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Farhatullah Babar.

جناب فرحت اللہ بابر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Thank you. Mr. Chairman! first of all I should like to congratulate you and through you to the Deputy Chairman on the election to this exalted office. A large number of speakers have preceded me on expressing their views on Iraq. Their words may have been different, they may have employed different diction andmetaphor but the underlying message was the same: we express anguish andagony. So, for the sake of brevity Mr. Chairman! I should not like to repeat all that. However, for the sake of record, I should like to state that we express regret that the United Nations is by-passed. We regret that despite the fact that 1441 did not authorise the use of force, force was used. We regret that a new principle of unilateralism and pre-emption is being employed. I will not go beyond that. The question before us today should be and I am grateful that first speaker of this debate Professor Khurshid Ahmad who set the ball rolling,

he said, that we should undertake a review of our foreign policy. I am also grateful to the honourable member from the treasury benches Mushahid Hussain who also echoed the same sentiment, although he belongs to the government party that we should undertake a review of the foreign policy. I am grateful to the Foreign Minister that he is here because I thought that I have some views on issues of the Foreign Policy which need to be reviewed. If we have to avert an Iraq like situation. Mr. Chairman! then we should review our foreign policy.

Mr. Chairman, we say that we should have a review of the policy. Review implies an understanding of the ground realities and changing and amending your policies accordingly. I would go a step forward and say that not only review but also carryout introspection and review. By introspection I mean we should have the courage to look inwardly where we have faild, where we have erred, where we have slipped. Once we do the introspection, the job of the review Mr. Chairman, will be far too easier. But if we have to do the introspection and review Mr. Chairman, we have to hark back to the declared objectives of the war on Iraq.

One declared objective of the war on Iraq is said to be the elimination of weapons of mass destruction. Pakistan, as we all know, also possesses nuclear weapons and weapons of mass destruction. Why I am concerned is that if the war on Iraq is a war on the WMD it could well turn out to be a war on Pakistan which possesses nuclear weapons and WMDs. I have some cogent reasons for this doubt and for this suspicion.

The British Prime Minister Tony Blair last month said, that we will request Pakistan to down grade its nuclear programme. The German Foreign Minister is on record to have said last Monday, that the next war of America would be against the WMD somewhere else. We have also seen in the newspapers about the so called axis of evil including North Korea and an attempt to link Pakistan with North Korea through an alleged nuclear assistance programme.

All these Mr. Chairman are ominous signs, and I am saying that we have to look into this that whether pakistan's nuclear programme in its present form, does it pose a threat to our national security or is it an element of national security?

The honourable Foreign Minister gave a very lengthy interview to the daily DAWN, it was published on the 25th of this month. He sought to assure us that pakistan's nuclear weapons were in safe and responsible hands. Safe, yes. The Generals know too well how to keep their assets safely and that is why the NAB Chairman said the other day that we will not put on the Web the assets of the Generals and we will only put on the Web the assets of parliamentarians and politicians.

Mr. Chairman: Please speak on Iraq

Mr. Faraht Ullah Babar: O.K Sir. Since it relates to the nuclear issue and the nuclear issue relates to the security of Pakistan so, we have to see it in this context. The honourable Foreign Minister says that it is in responsible hands. The hands may be responsible, but is the

command and control system of the nuclear programme responsible? I have my serious doubts.

The nuclear command and control system Mr. Chairman, involves intellignce, it involves production, it involves safe custody, it involves delivery, it involves decision on whose finger is on the trigger. Take all these elements Mr. Chairman they are all under the security apparatus of the country. There is not one civil member in the national command authority which was annouced last year. I would not have raised this issue on the floor of the House, but now it has been made public. It has been stated publicly that this is a National Command Authority and when two weeks ago, the meeting of the National Command Authority was held Mr. Chairman, the Defence Minister of Pakistan was in Islamabad, he was not invited.

Mr.Chairman: Please let it restrict to Iraq.

Mr. Farhat Ullah Babar: Mr. Chairman these are very important issues I am sorry sir, I am raising that issue. I am not side tracking the issue I am raisingan issue that the Nuclear Command and Control System is not in responsible hands and it is placing Pakistan in great danger...

Mr. Chairman: This is the session for Iraq battle.

Mr. Farhat Ullah Babar: Sir, as far as the fall out of Iraq is concerned Isaid that the resaon for attack on Iraq is said to be WMD, the reason for attack on Iraq is said to be its possession of so called nuclear

weapons, and I possess nuclear weapns so I am very worried about our WMDs our nuclear weapons. But sir if you do not want to listen to me on this I will move to the next point. Now let me make the second point on the cause of war. The stated cause of war on Iraq isfight against terrorism.

Mr. Chairman, where we stand on the fight against terrorism? General Musharraf says, we are a front line state against terrorism. I wish I could believe him. I am sorry. I cannot believe him. Why? Sir, if we take the track record of Pakistan, we say that we have stopped all the *"Jehadi"* Organizations from launching their operations or from inciting people to join *"Jihad"* in Kashmir. Here is Mr Chairman a pamphlet. I have received. This is from a *"Jihadi"* Organization in Pakistan. it carries the name and addresses of the sponsors.

اور اس میں لکھا ہے کہ اس وقت ہم دنیا کے بارہ ممالک جن میں چیچنیا، فلسطین، افغانستان، کشمیر شامل ہیں، ان میں جہاد کر رہے ہیں۔ آپ اس جہاد میں شامل ہو جاؤ اورحسب توفیق اگر کلاشنکوف کے لئے پیسے دینا چاہو تو پچیس ہزار دے دو اور اگر دس کارتوس خریدنا چاہو تو سو روپے دے دو۔

This pamphlet I have received Mr. Chairman. When the incident of Chrar-e-Sharif occurred, we learnt about a man, a Pakistani called Must Gul. He wascalled Major Must Gul, holding Pakistani identity card He comes to Pakistan and heclaims for all his exploits in Chrar-e-Sharif. Not only that we paraded him throughout Pakistan as a hero of Islam. Mr. Chairman,

یہ بھی چھوڑیں، خود ہمارے آئی ایس آئی کے سابق سربراہ---

جناب چیئرمین: بابر صاحب عراق پر رہیں ۔یہ میری عرض ہے۔

جناب فرحت اللہ بابر: جناب! عراق ہی کی بات میں کر رہا ہوں

Probably, I do not have the eloquence and the metaphor and the diction to explain to you that this is nothing but Iraq because sir, the war on Iraq is said to be war on terrorism and I am bringing to the attention of this honourable House, where do we stand on the issue of terrorism. I am sorry, if I am lacking in metaphor, in diction, I am sorry if I am lacking in the expression, but sir, the two are inseparable. If now, the issue of an ISI former General has come, why should people feel offended Sir, here is a copy of his affidavit. He gave it in the court, in a court of Pakistan. He was accused, in a newspaper report, of some corruption. The ISI General goes to the court, submits his signed affidavit

اور وہ کہتا ہے میں اسلام کا مجاہد ہوں۔ میں نے فلاں مسلم ملک کو United Nations کی اجازت کے بغیر ہتھیار بھیجے ۔ جناب والا! This is a statement by a former ISI Chief and when the defence lawyer نے اس سے کہا کہ خدا کے لئے تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ تو تم ایسی بات کر رہے ہو کہ جس سے تم پاکستان کو خراب کرو گے۔ The man does not listen.

It is a part of the record. Now it is a part of the net. It is already available on the Web. میں اس کو repeat اس لئے نہیں کرنا چاہتا کہ یہ ایک صفحہ ہے۔ اس پر بڑا ٹائم لگ جائے گا۔

جناب والا! جب ہم terrorism کی بات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عراق پر حملہ اس لئے ہو رہا ہے کہ عراق terrorists کی پشت پناہی کر رہا ہے تو میں تو جنرل مشرف صاحب کی بات پر یقین کر لوں گا جب وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم دہشت گردی کے خلاف front line state ہیں لیکن میں یہ کیسے مان لوں چیئرمین صاحب! جب جنرل صاحب خود کہتے ہیں پانچ فروری ۲۰۰۰ کو کہ

جہاد افغانستان اب کشمیر shift ہو گیا ہے۔ پھر بارہ جنوری ۲۰۰۲ کو وہ کہتے ہیں خبردار جہادی
تنظیمو! اپنا جہاد پاکستان کی سرحدوں سے باہر نہ لے جاؤ۔

I am at a loss Mr. Chairman to understand which General Musharraf I should believe General Musharraf prior to 05-2-2000 or General Musharraf after 12-2-2002. I wish I could trust. General Musharraf post 12-1-2002 I wish, I could do that but I know I can not believe of that. When we talk of terrorism and while we still have the claimed nuclear deterrance in our hands and while there is still some international goodwill towards us

کہ یہ فرنٹ لائن سٹیٹ ہے اور terrorism میں جنگ کے خلاف ہماری مدد کر رہا ہے

I would urge this House to give it a thought to establish peace in the region. And this brings us to the issue of Kashmir, which again is linked with the terrorism, which again is linked with the weapons of mass destruction, in the hands of Pakistan which again is linked with Iraq. The honourable Foreign Minister has said

کہ کوئی solution کشمیر کا نہیں ہو گا جب تک کشمیریوں کو منظور نہیں ہو گا۔ یہی ہم بھی کہتے
ہیں کہ کشمیر، کشمیریوں کا ہے۔ جناب والا! اگر کشمیر، کشمیریوں کا ہے اور رہے گا تو پھر
let us not talk کہ یہ ہمارا شہ رگ ہے۔ it is neither the شہ رگ of Pakistan nor it is
اٹوٹ انگ of India. ہم کو پھر یہ نہیں کہنا چاہیئے ۔ ہم کو پھر یہ بھی ماننا
چاہیئے جناب چیئرمین! کہ ہمیں ہندوستان کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانا ہو گا۔

Relations with India should not be pradicated on the single issue of Kashmir. We should develop people to people relation in the context of India. An important lesson of Iraq war is that OIC is redundent, the United Nations has failed to restore peace, the Security Council has failed to

stop war. Therefore, Pakistan, Mr. Chairman, has to locate the bearings of its security in the region, in the subcontinent and not in the OIC, not in Umma, not in UN but right there in the region. And if we have to locate the bearings of our security in the region then I think, Mr. Chairman, people to people contacts will have to be established but I also know, unfortunately, that the security apparatus of this country will not permit people to people contacts because if that is permitted, new ideas on the security issues in subcontinent will emerge and these new ideas will strike at the very root of the vested interests of those people who want to keep the pot boiling in the subcontinent. And that is why Mr. Chairman, when it comes to the issue of people to people contacts and normalization of relations, we see a picture in the newspapers, a Colonel of the Rangers takes flower bouquets, and a basket of *'Methai'* to his counterpart on the other side of the border on effective occasions. A week later, when the members of the civil society stage a demonstration demanding peace, they are *lathi charged*.

Why this discrimination? Because the security apparatus of this country which has held in hostage the foreign policy. They don't want the normalization of relations in the subcontinent. That is why sir, I apprehend, I am very sorry to say that I see a growing threat to thesecurity of Pakistan because of the war on Iraq. The honourable Foreign Minister in the same interview also said that the civil foreign policy formulation is in the hands of the civil government. As a proof sir, he said

مجھے کئی دوسرے ممالک کے وزرائے خارجہ نے ٹیلیفون کیا ہے۔

Mr. Chairman, there is a difference between one telephone call and the other telephone call depending on to whom the call is made. There was one telephone call which went to a person and within one minute the 20 years old policy on Afghanistan was changed. that was a different person. The telephone calls that others receive, the telephone call that our honourable Foreign Minister may receive, they are of a different nature. They are about how is the weather like, nice talking to you and *zindabad*.

Sir, foreign policy issue کا سب سے بڑا چیلنج آج یہ ہے کہ اس کو security apparatus کے نرغے سے نکالا جائے اور عوام کے نمائندوں کو دیا جائے۔ یہ بات صرف میں نہیں کہہ رہا بلکہ پاکستان کے ایک سابق وزیر خارجہ جناب سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ ۱۹۸۵ء سے لے کر آج تک خارجہ پالیسی کے تین اہم ایشوز نیوکلیئر۔ کشمیر اور ہندوستان کے ساتھ تعلقات پر سول حکومتوں کا کوئی عمل دخل نہیں رہا۔ یہ پالیسیاں صرف security apparatus ہی frame کرتی رہی ہیں۔ اگر آج ہم نے پاکستان کو بچانا ہے مسٹر چیئرمین

so we have to retrieve the foreign policy from the clutches of security apparatus, they may be wise, they may be intelligent people but sir truth and wisdom do not belong to a single individual. truth and wisdom emerge only as a result of a discussion as we are having in this House today, in which every party, every individual lays claim to a bit of reality. Mr. Chairman, in conclusion, if I have appeared outlandish, if I have appeared bitter in my observations, I want to tell you that I am not angry, I am not bitter. This is far from my temperament, I am only sad.

آج میرے دل میں درد سوا اٹھتا ہے۔

And the reason is that the security apparatus of this country, has run

amok, The security apparatus has run amok. I repeat. It is destroying the country. I urge the civil government to help the country, to stand with us and retrieve from their hands what rightfully belongs to you, to the civil society, to the people.

Sir, I want to thank you very much for the enormous patience, Ireally admire your patience. Had there been any other person in your place he would not have been as patient as you are thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you Mr. Babar.

Lt. Gen. (Rrtd.) Javed Ashraf: Can I raise a point of order please?

Mr. Chairman: Yes

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Sir, I thought the debate is on Iraq, and under the garb of debate on Iraq, we should not be trying to talk of subject which we agreed not to talk about. Becasue I think there are two or three things which need clarification. One is that having a paper and asking for *chanda* does not mean that people are doing this because there are many fake organisations which are making use of the name of Kashmir to collect money for themselves. This is no proof. Secondly, Indians could be doing this and not us.

I would also like to point out Mr. Chairman, that we have a stand on Kashmir. This stand is of the Government of Pakistan since 1947 and the best advocate for Kashmir cause has been, some of the best advocates have been from the party to which honourable member belongs,

and they have all said that our stand is that Kashmir is integral part or should be integral part of Pakistan in case the referendum so decides. All we want is people of Kashmir should be given the right of choosing their destiny which was not given to them. To say today that Pakistan has no right on Kashmir is denying the historical fact and going against the very fabric on which this nation was founded.

So I would request that we should not allow propagation of things which are contrary to facts, which are contrary to historical truth, similarly we must be very careful in ourselves calling the *jihad* in Kashmir linked with terrorism. Indians are trying their level best to do that and we should make sure that the sacrifice of thousands of people in Kashmir who have laid down their lives and who had shed blood for Kashmir is not wasted or is not given such a treatment, the way it has been given. Thank you sir.

Mr. Chairman: Thank you. I think we should focus on the topic and even analogy should be directly and closely linked.

Mr. Farhatullah Babar: Sir, point of explanation, I had not said anything which has amounted to abdication of our position on Kashmir. I have only said that there is a serious disconnect between what we say on the issue of terrorism and what actually happens that is why Nancy Powell says that Pakistan is a platform for terrorism. I was happy that she did'nt say that Pakistan was a common wealth of state crime. I only said that Mr. Chairman.

پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب چیئرمین صاحب، یہ بانی پاکستان اور بابائے قوم

کے الفاظ تھے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ اور میری یہ گزارش ہے کہ no body should be allowed to defy or deny statement of بابائے قوم۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you.

Mr. Khurshid Mehmood Kasuri: Just a point of order Sir, the honourable member went on to quote the American Ambassador and said that she had said that Pakistan was a platform of terrorism or that Pakistan would not be allowed to serve as a platform of terrorism. She said nothing of this sort. I would like to put the record straight.

Mr. Chairman: Ansa Aneesa Zaib Tahir Kheli, do you want to say something?

Ansa Aneesa Zaib Tahir Kheli: Thank you Mr Chairman, today is the 13th day of war in Iraq and we have been discussing this important issue for the last four days. Just I don't want to repeat what was said earlier.

Mr. Chairman: We should avoid repetition.

Ansa Aneesa Zaib Tahir Kheli: But I would like to be as brief as possible Mr. Chairman

جو جنگ کی ہولناکیاں ہیں، انہوں نے عراق کو تباہی کے دہانے پرلا کھڑا کیا ہے۔ وہاں پرسینکڑوں شہید اور ہزاروں زخمی ہو چکے ہیں۔ شاید لاکھوں بےگھر اور کروڑوں جو ہیں وہ خطرات سے دوچار ہیں۔ وہ معصوم جانیں، جن کا کوئی قصورنہیں ہے، خطرات سے دوچار ہیں۔ ہاتھیوں کی اس جنگ میں معصوم مگر خوبصورت گھاس کچلی جا رہی ہے۔ جناب چیئرمین! سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ conflict situation میں عموماً خواتین اور بچے سب سے زیادہ victimise ہوتے ہیں جن کا policy making میں کوئی واضح کردارنہیں ہوتا ہے۔ جن

کا جنگ کا فیصلہ کرنے میں کوئی کردار نہیں ہوتا ہے لیکن مشکلات سے دوچار انہی کو ہونا پڑتا ہے ۔ آج کی جنگ جسے تقریباً پوری دنیا نے condemn کیا ہے 'اس پر deplore کیا ہے ' مذمت کی ہے وہ اس لئے کہ وہ بغیر کسی کے mandate یا منظور ی کے وارد کی گئی ہے ۔ United Nations اور Security Council ' سلامتی کونسل جسے پہلے ایک فاضل ممبر نے بہت اچھا نام " علامتی کونسل" کا دیا' اس کے فیصلے کے بغیر یہ حملہ ہوا ہے ۔ آج ایک فاضل رکن نے UN Charter کو انتہائی عمدگی سے describe کرتے ہوئے یہ واضح کیا کہ یہ جنگ غیر قانونی اور غیر اصولی ہے ۔

جناب والا! United Nations کی نفی تو ہوئی ہی ہے لیکن OIC اور عرب لیگ کے کردار پر بھی افسوس کا اظہار کرنا چاہیے ۔ پاکستان یا حکومت پاکستان ، میں سمجھتی ہوں کہ انہوں نے بڑا واضح موقف اختیار کیا ہے ۔ پاکستان اس صورت میں جو کچھ کر سکتا ہے ، جس حد تک کر سکتا تھا، حکومت نے واضح طور پر اس سمت میں اقدامات اٹھائے ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان ، میرظفر اللہ جمالی نے برملا اس جنگ کو جارحیت کا نام دیا اور واضح کیا کہ پاکستان عراق کے خلاف کسی جارحیت کا حصہ نہیں بنا ۔ جناب وزیر خارجہ جو اس وقت ایوان میں موجود بھی ہیں' انہوں نے بڑے برملا انداز میں نیویارک میں اور پاکستان میں بار ہا اس جنگ کے متعلق واضح تنقید کی ہے اور ایک ممبر نے یہ تو کہا کہ انہیں telephone calls آ رہی ہیں لیکن حقیقتاً وہ telephone calls جو مختلف ممالک کے وزرائے خارجہ اور ان کے ہم عصر انہیں کرتے رہے' اس بات کا ثبوت ہیں کہ پاکستان ایک independent actor کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ پاکستان کی حکومت نے U.N کی سلامتی کونسل کی قرار داد سے اپنے آپ کو abstain کرکے ایک واضح کردار ادا کیا ہے ۔ یقیناً پاکستان کے abstain کرنے سے وہ قرار داد واپس لی گئی اور مطلوبہ ممبران کی جو support چاہیے تھی ' that was not there اور آج اسی قرار داد کی واپسی کی بنیاد پر تمام دنیا اور خاص طور پر سینیٹ آف پاکستان بھی اس جنگ کو بے اصول اور خلاف قانون قرار دے رہا ہے۔ آج حکومت پاکستان نے عراق کے مسئلہ پر جو احتجاج یا آواز اٹھانے کی کھلی چھٹی دی ہے ' یعنی millions march ہو رہے ہیں' ہر قسم کی demonstrations ہو رہی ہیں اور حکومت پاکستان حتی الامکان انہیں اپنا infrastucture یا جو support چاہیے ' دے رہی ہے ۔ پاکستان

کا جو میڈیا ہے، وہ اس کی پالیسی کے مطابق کھلے طریقے سے عراق کے مسئلہ کو ایوان سے باہر بھی discuss کر رہا ہے۔یہاں پر ہر طبقہ فکر کے لوگ آ کر اپنا نقطہ نظر بیان کر رہے ہیں۔

جناب عالی! یو این اسلحہ انسپکٹرز کی رپورٹوں کے باوجود بھی اس جنگ کا شروع ہونا ایک المیہ سے کم نہیں ہے۔ یہ بات افسوس ناک طریقے سے کہی جا سکتی ہے کہ ایک منظم سازش کے تحت یہ تمام کارروائی ہوئی۔پہلے جو نعرہ امریکہ میں دیا گیا اور وہاں کانگریس سے فنڈ لینے کے لیے اسے کہا گیا کہ صدام یا اس کی صدامیت یا اس کے صدمات سے چھٹکارا دلانے کے لیے یہ کارروائی کی جا رہی ہے۔ اب وہاں کے مبصرین بین طور پر یہ کہہ رہے ہیں کہ صدام مر گیا یا کہیں گم ہو گیا اس سے غرض نہیں، جب تک مکمل کنٹرول حاصل نہ کر لیا جائے یہ جنگ جاری رہے گی۔

جناب عالی! یہ بات بھی واضح ہو چکی ہے کہ یہ civilization کا clash نہیں ہے۔ Civilization کا clash اس لیے نہیں ہے کہ دنیا کے ہر مذہب اور ہر خطے میں اس جنگ کو برا کہا گیا ہے اور اسے تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے اور جو امریکی موقف ہے کہ وہ ایک پرامن اور جمہوری دنیا کے لیے یہ جنگ کر رہا ہے تو اس کے جواب میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ جمہوریت اور امن کے لیے pre-requisite عدل و انصاف ہے۔عدل و انصاف کے بغیر کبھی جمہوریت قائم نہیں ہو سکتی۔اگر آج غیر منصفانہ طریقے سے ایک جنگ شروع کر دی جائے تو آپ کبھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی حکومت امن یا انصاف کی بنیاد رکھے گی۔

جناب عالی! عراق اور ایران کی جنگ میں ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۸ء تک مغربی طاقتوں نے جو کردار ادا کیا وہ بھی اب ایک کھلی حقیقت ہے۔اس معاملے میں ہونے والی سپاٹ انکوائری نے واضح طور پر یہ finding دی بلکہ document دیا کہ تھیچر گورنمنٹ نے عراق کو اسلحہ بھی فراہم کیا اور ان کی فوج کشی کے لئے مالی کریڈٹ بھی دیا اور یہ بھی کھلا راز ہے کہ امریکی کمپنیوں نے یا مغربی کمپنیوں نے کیمیائی یا حیاتیاتی ہتھیاروں کے لیے جو عناصر درکار تھے وہ فراہم کئے۔ شاید وہ آج کھلے طریقے سے اس کا اظہار نہیں کر سکتے۔اس لیے یہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ ہمیں پتا ہے کہ ان کے پاس weapons of mass destruction موجود ہیں۔ جب کہ اس کے ثبوت

کے لیے صرف ماسک دکھائے جا رہے ہیں کہ دیکھو! عراق کے پاس یہ ماسک موجود ہیں اور یہ اس کا واضح ثبوت ہے کہ ان کے پاس وہ سارے ہتھیار موجود ہیں۔ جناب عالی! میں یہ سمجھتی ہوں کہ اگر مغربی طاقتوں کے لیے یہ وجہ تھی کہ وہ عراق میں intervention کریں تو پھر مارچ ۸۸ء میں جب کردوں کے خلاف عراق نے زہریلی گیس استعمال کی اور اس میں پانچ ہزار سے زیادہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ وقت تھا کہ وہ امن کے لیے intervention کرتے اور وہاں کے لوگوں کو چھٹکارا دلانے کے لیے کچھ کرتے لیکن اس وقت خاموشی اختیار کی گئی اور اس پر کوئی افسوس کا اظہار نہیں کیا گیا کیونکہ وہ اس وقت ان کے ایجنڈے کا تقاضا تھا۔

جناب عالی! یہ محض اتفاق ہو سکتا ہے کہ عراق کی یہ جنگ تیسرے ملینیم کے تیسرے سال کے تیسرے ماہ کے تیسرے ہفتے شروع ہوئی۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ تیسری جنگ کا آغاز نہ ہو۔ میں اور پاکستان پیپلز پارٹی شیر پاؤ یہ سمجھتی ہے اور ساتھ اتفاق کرنے والی جمہوریت پسند پارٹیاں اور پاکستان کے عوام واضح طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ مظلوم عراقی عوام کی اذیت کو ختم ہونا چاہیے ۔ پاکستان کے عوام ہر جگہ بغیر کسی تفریق، عناد کے عراقی عوام کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ اور حکومت اس سلسلے میں گو کہ ہر ممکن اقدامات اٹھا رہی ہے لیکن پھر بھی جو چند اقدامات اٹھانے چاہییں ان میں سب سے پہلے ایک متفقہ قرار داد سینیٹ سے اور اس کے ساتھ ساتھ قومی اسمبلی سے عراق کی اس جنگ کے خلاف پاس ہونی چاہیے۔ جس میں مطالبہ ہونا چاہیے کہ اس جنگ کو فوری طور پر ختم کر کے جو rehabilitation ہے اس کے اقدامات شروع کئے جائیں ۔ اس کے علاوہ ایک فاضل ممبر نے کل یوم امن کے سلسلے میں حکومت سے درخواست کی تھی کہ ایک روز یوم امن کے طور پر منانا چاہیے ۔ جس طرح پانچ فروری کو یوم یکجہتی کشمیر منایا جاتا ہے ۔ اس طرح یوم امن کے لئے ضرور حکومت پاکستان کو اقدام کرنا چاہیے ۔ اس میں مکمل طور پر پاکستان کے عوام اور حکومت اور اپوزیشن مل کر اس جنگ کے خلاف آواز اٹھائیں اور اپنا نظریہ پیش کریں ۔ حکومتی اور این جی اوز کی سطح پر اور اگر اس میں پارلیمنٹیرینز جو ہیں شامل ہوں تو حتی الامکان طور پر طبی سامان، اور ڈاکٹروں کی امداد اور اس کے علاوہ ضروری روزمرہ کی اشیاء کی فراہمی کے اقدامات کرنے چاہییں ۔ تاکہ اس وقت اتنی مایوسی کے باوجود او۔آئی۔سی اور یو۔این کی وساطت سے امریکہ اور اس کے تمام اتحادیوں پر زور ڈالنا چاہیے کہ جنگ فوری طور پر ختم ہو

اور بحالی کا کام شروع ہو سکے۔

جناب عالی! میں آخر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ تاریخ گواہ ہے کہ عراق بارہا روندا اور کچلا گیا۔ مگر ایک بار پھر شاندار طور پر آباد ہوا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ وقت بھی گزر جائے گا ۔ ہمارے ہاں پشتو کی ایک مثال ہے کہ وہ وقت بھی گزر جائے گا اور انشاء اللہ اس مرتبہ بھی ایسا ہو گا ۔ البتہ یہ میں ضرور کہنا چاہوں گی کہ جو لوگ خاص کر یہ کہنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اس کے بعد پاکستان کی باری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حکومت پاکستان ، پاکستانی عوام اتنے کمزور نہیں اور نہ ہی اپنے دفاع سے غافل ہیں۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ پاکستان کی باری ہے یا اگر خدانخواستہ پاکستان پر کوئی اس طرح کی طاقتیں یا اسرائیل اور انڈیا کے کچھ ارادے ہیں جو کوشش کر رہے ہیں کہ terrorism کے نام پر پاکستان کو لایا جائے ۔ انہیں مایوسی ہوگی کیونکہ پاکستان اپنے دفاع میں انشاء اللہ تعالیٰ مضبوط ہے۔ اس کی واضح مثال اس issue پر یہ اتفاق ہے باوجود مختلف مسائل کے۔

جناب عالی! میں اپنی تقریر اس دعا کے ساتھ ختم کرنا چاہوں گی۔

خدا کرے کہ میری ارض پاک پہ اترے　　وہ فصل گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو

خدا کرے میرے کسی بھی ہم وطن کے لئے　　حیات تنگ نہ ہو زندگی محال نہ ہو

بہت بہت شکریہ جی ۔

جناب چیئرمین: شکریہ ۔ حاجی لیاقت بنگزئی صاحب ۔

حاجی لیاقت علی بنگزئی: جناب چیئرمین! میں آپ کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں کہ آپ نے بالآخر مجھے بھی دو لفظ بولنے کا موقع عطا کیا ۔ بہت دیر کی مہرباں آتے آتے ۔جناب چیئرمین! میں یہ سوچ رہا ہوں کہ مجھے فارن پالیسی پر بات کرنی چاہیے یا فورآ پالیسی پر ۔ کیونکہ جب بھی کوئی پالیسی بالعموم اور بالخصوص جب خارجہ پالیسی تشکیل دی جاتی ہے تو اس کے لئے ہمہ جہتی پہلوؤں پر slow but gradually ایک میدان تیار کیا جاتا ہے ۔ اس کے لئے ذہن سازیاں ہوتی ہیں 'اس کے لئے باہر کی حکومتوں سے کبھی اعلانیہ طور پر ، کبھی under the carpet کبھی in camera کبھی on the record کبھی off the record بات چیت ہوتی رہتی ہے ۔ اور سب سے جو اہم factor ہے وہ ہمارے پچپن سال کے گزشتہ دور میں ' اب میں اس کے دو نکتے اور بھی

حذف کرتا ہوں۔ میں اسے بچپن سالہ کہوں گا کیونکہ بچپن سال کی بھی جو ہماری پالیسیاں ہیں وہ بچپن کی پالیسیوں سے match کر رہی ہیں ۔ ایک mature قوم کے لئے، اس وقت ہماری قوم میں جتنی بھی پالیسیاں مرتب کی جا رہی ہیں ۔ وہ میں نے فوراً پالیسی اس حوالے سے کہا کہ جب بھی خارجہ پالیسی ترتیب دی جاتی ہے تو اس میں U-turn کبھی بھی نہیں لیا جاتا ۔ جناب چیئرمین! افغانستان کے معاملے میں ہماری حکومت نے جس انداز میں U-turn لیا تو اسی حوالے سے میں اسے فوراً کہوں گا۔

جناب چیئرمین! اب عراق کی پالیسی میں اگر ہم U-turn نہیں لے سکتے تو میں نے اسے J-turn کا نام دے دیا ہے۔ اب ہم نے الحمدللہ فوری طور پر پالیسی change نہیں کی ہے تو اس وقت ہم نے J-turn کے حوالے سے تھوڑی سی پیش رفت کی ہے ۔ اس وقت حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا اس ایوان میں بیٹھ کر اس اہم موضوع پر گفتگو کرنا، تبادلہ خیالات کرنا، بحث و تمحیص کرنا، discussion کرنا ، اپنے خیالات کو express کرنا اور ایک دائرہ کار میں رہتے ہوئے، جس کو ہمارے پارلیمانی لیڈروں نے باہمی گفت و شنید کے بعد ترتیب دیا، میں سمجھتا ہوں کہ اسی پالیسی پر ہمارے اجلاس میں الحمدللہ اس وقت تک اس ایشو پر ہمیں کوئی contradiction نظر نہیں آ رہی۔ اس حوالے سے، جب کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہترین فورم ہے۔ ہم اپنے عراقی مسلمان بھائیوں کو یہ پیغام پہنچائیں کہ ہمارے دل بھی آپ کے دلوں کے ساتھ دھڑک رہے ہیں لیکن جناب والا! کیا کریں بقول محترم سینیٹر بابر غوری صاحب، صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں ۔ اس وقت عجیب صورتحال ہے ۔

ہماری خارجہ پالیسی کو کن خطوط پر استوار کیا جا رہا ہے یہ ہمیں آج تک معلوم نہیں۔ انہوں نے کچھ ایسے ایریاز بچپن برس سے رکھے ہیں جنہیں انہوں نے no go areas قرار دیا ہے۔ ان میں خارجہ پالیسی ہے ، داخلہ پالیسی ہے ، اس میں آپ کی وزارت اطلاعات و نشریات ہے، وزارت اطلاعات و نشریات کی پالیسیاں ہمیں فوری طور پر پتا چل جاتی ہیں کیونکہ صبح انہوں نے پالیسی بنائی شام کو وہ ٹی وی پر آ جاتی ہے اور جناب والا! یہ موضوع سے ذرا ہٹ کر ہے لیکن میرا دل جل رہا ہے ۔ اس وقت ہم جو "مجرا کلچر" اپنی قوم کو دکھا رہے ہیں اور وہ بھی prime time میں، جہاں ہم اپنی بہنوں اور بیٹیوں کے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی دیکھ رہے ہوتے ہیں ، وہ

پرائم ٹائم آٹھ بجے سے لے کر دس بجے تک ہے۔ اس ٹائم میں ہماری حکومت پاکستان کے ٹیلی ویژن پر ہمیں مجرا، ڈرامے، گانے اور ڈانس دکھائے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بنگزئی صاحب معذرت خواہ ہوں ، مہربانی کرکے topic تک محدود رہیں تاکہ باقی حضرات بھی cover ہوسکیں۔

جناب لیاقت علی بنگزئی۔ جناب والا! میں اس ایوان کے توسط سے، حکومت کے پالیسی ساز اداروں سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ ہمیں بھی پاکستانی سمجھیں ۔ حزب اختلاف میں رہتے ہوئے ہم بھی پاکستانی ہیں ۔ ہماری بھی تمام نیک خواہشات ان کے ساتھ ہیں اور ہم ان سے صرف یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ یہاں کبھی فارن پالیسی پر آپ ہمیں بھی اعتماد میں لیں کہ ہم نے یہ فارن پالیسی بنائی ہے اور ہماری یہ فارن پالیسی بننے والی ہے یا ہمیں یہاں یہ ٹرن لینا ہے ۔ قوم کے عظیم مفاد میں آپ جو بھی ٹرن لینا چاہتے ہیں کم از کم ہمیں بھی اس میں شامل کرلیں ، ہمیں بھی اعتماد میں لیں۔

جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ آج چودھواں دن ہے اور عراق کے معصوم اور بیگناہ انسانوں پر آگ اور خون کی وہ ہولی کھیلی جا رہی ہے ، آتش و آہن کی وہ بمباریاں ہو رہی ہیں کہ کلیجہ پھٹ رہا ہے۔ میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پوائنٹ آف آرڈر کے موقع پر جناب غوری صاحب نے شاید ہمیں یہ طعنہ دینا تھا کہ جی آپ آئیں، آپ آگے ، ہم پیچھے ۔ ہم اب بھی اپنا نام لکھوانے کے لئے تیار ہیں لیکن ان کے نام پر تو میزائل بھی بنا ہے وہ یہاں سے اپنے غوری میزائل کو وہاں کیوں نہیں فائر کرتے۔ جب مسلمان ایک جسد واحد ہیں ، ہماری ہر دھڑکن ایک ہے تو پھر ہمیں بھی یہ سوچنا چاہیئے کہ کم از کم آج عراق کے مظلوم عوام کے لئے ہماری طرف سے صرف ہمدردی کے دو میٹھے بول تو بولے جائیں کیونکہ یقیناً انھیں اس وقت بولوں کی بھی ضرورت ہے اور ہمیں ان کی بڑھ چڑھ کر ہر طور پر مدد کرنی چاہیئے ۔

جناب والا! ہم نے جو اسلامی بم بنایا ہوا ہے یہ ہمیں کب کام دے گا۔ کیا عراق ایک اسلامی ملک نہیں ہے ؟ کیا افغانستان ایک اسلامی ملک نہیں تھا ؟ کیا ایران ایک اسلامی ملک نہیں ہے ؟ کیا شام ایک اسلامی ملک نہیں ہے ؟ کیا سعودی عرب جہاں مسلمانوں کا قبلہ اول ہے اور بیت

المقدس جہاں آپ روزانہ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے معصوم فلسطینیوں کی کیا حالت ہے جن کے بچوں کے اوپر سے ٹینک گزارے جا رہے ہیں ، کیا وہ مسلمان ممالک نہیں ہیں ؟ آیئے ہم سب ایک آواز ہو کر، صرف lip service کی بجائے ان کی عملی طور پر بھی کچھ خدمت کریں۔ آج وقت کی آواز ہے کہ ہم نے اپنے خون و پسینے کی کمائی سے جو ایٹم بم بنایا ہوا ہے ، ہم اس کو کب استعمال کریں گے ؟ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ہم نے جو excuse لیا ہوا ہے کہ جی عراق پر حملہ ہوا ہے ہم کیا کریں یہ غلط ہے ۔

جناب والا! بموں کی کوئی زبان نہیں ہوتی، ان کی کوئی پہچان نہیں ہوتی ۔ یہ بم اگر آج بغداد پر گر رہے ہیں تو آپ یقین کریں یہی بم کل آپ کے اسلام آباد کے ایوانوں میں بھی ہلچل مچائیں گے، یہی بم کل انقرہ میں بھی گریں گے۔ لیکن اس سے پہلے کہ یہ وقت آئے، ہمیں ان کو یہ آفر دینی چاہیئے، اگر ہم واقعی مخلص ہیں۔ لیکن اگر محض lip service دینی ہے تو پھر ہم خوبصورت لفاظی میں تو ویسے بھی مشہور ہیں ۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی تو کبھی دائیں طرف مڑتی ہے، کبھی بائیں طرف مڑتی ہے ، کبھی آگے ہے ، کبھی پیچھے ہے تو میں جناب سے اس ایوان کے توسط سے گزارش کرتا ہوں اور ہمارے وزیر خارجہ صاحب بھی اس وقت موجود ہیں، ان سے بھی یہی مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ خارجہ پالیسی اور داخلہ پالیسی بناتے وقت کم از کم حزب اختلاف کو بھی اعتماد میں لیں ۔ مخدوم صاحب تو تشریف لے گئے ہیں لیکن ہماری آواز ضرور ان تک پہنچ رہی ہو گی جہاں پر بھی وہ ہیں۔ میں ان سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ وہ ہمیں داخلہ پالیسی بناتے وقت اعتماد میں لیں ۔ ہمارے لیے اس کو no go areas نہ بنائیں ، ہم بھی آپ جیسے پاکستانی ہیں۔ آپ نے کبھی ہمیں وزارت خارجہ میں طلب کیا ہے ؟ کبھی آپ نے ہمیں وزارت داخلہ میں طلب کیا ہے ؟ کبھی آپ نے ہمیں وزارت تجارت میں طلب کیا ہے ؟ کبھی آپ نے وزارت اطلاعات و نشریات میں طلب کیا کہ جناب ! آیئے ، مل بیٹھ کر اس قوم کے لئے کوئی پالیسی بنائیں اور آپ کی جو بھی پالیسی بنتی ہے وہ بمشکل ایک ہفتہ کے بعد طشت از بام ہوجاتی ہے لیکن اس پر عوام کا اعتماد نہیں ہے، اس پر 14 کروڑ عوام کا اعتماد نہیں، اس میں نہ تو عوام کا مشورہ ہے نہ کوئی تجویز ہے، نہ اس بارے میں ان سے کوئی رائے لی جاتی ہے۔

میں جناب وزیر خارجہ سے ایک مرتبہ پھر یہ مطالبہ کروں گا کہ وہ جب بھی خارجہ پالیسی

بنائیں تو کم از کم ہمیں اعتماد میں لیں۔ ایک طرف سے اگر آپ کے benches پر 54 ممبران ہیں تو 44 ہم بھی ہیں۔ آئیں ہم مل بیٹھ کر حکمت عملی تیار کریں۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ خدا نخواستہ ہم پاکستان کے دشمن ہیں۔ ہماری اگر دشمنی ہوسکتی ہے تو کسی شخص سے ہوسکتی ہے لیکن اس شخص سے بھی ہماری ذاتی دشمنی ہرگز نہیں ہوسکتی۔ ہمارے خیالات، ہمارے نظریات شاید کہیں match نہ کرتے ہوں تو ہم give and take کے حساب سے کچھ ان کے خیالات لیں گے، کچھ ہم اپنے خیالات ان کو دیں گے۔ اس طرح ہم ایک معتدل اور بہتر پالیسی بناسکتے ہیں۔

اس وقت عراق پر، میں تو خون کے آنسو رو رہا ہوں کہ اس وقت ہمارے بھائیوں پر کیا گزر رہی ہے۔ ہماری بہنوں اور بیٹیوں کی کیا حالت ہے۔ آپ just one second imagine کرلیں کہ اگر آپ کے گھر پر آپ کے بھائی پر، آپ کی بیٹی پر، آپ کی بہنوں پر، ماؤں پر یہ وقت آجائے تو ہماری کیا حالت ہو گی۔ ہم اس وقت مسلمان کی حیثیت سے بات کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے ہمارے بہت سے فاضل ممبران نے کہا کہ جی صدام حسین ایک dictator ہے۔ اس حوالے سے تو dictator ہر جگہ موجود ہیں۔ اس طرح تو ہمارے ہاں بھی کوئی dictator آتا ہے اور ہمارے ملک پر بھی کوئی حملہ کرے تو کیا تب بھی ہم یہی کہیں گے کہ یہاں تو dictatorship ہے لہٰذا ہم ان کی کوئی مدد نہیں کرتے۔ جناب والا! وہ اس کی ذاتی خصوصیت ہے۔ شاید اس نے وہاں پر کوئی dictatorship کی ہو یا نہیں کی ہو۔ لیکن آج بھی جو ہم نے observation کی ہے، صدام کا اس وقت بھی جو مقام ہے وہ اپنے عوام کے دلوں میں ہے۔ آپ یہ یقین کریں کہ آج عراق میں کوئی شیعہ، شیعہ نہ رہا، کوئی سنی، سنی نہ رہا۔ جب ان پر برا وقت آیا تو وہ سب ایک ہی آواز پر متحد ہو کر دشمن کے خلاف لڑ رہے ہیں اور بڑی بہادری سے لڑ رہے ہیں، بڑی جاں نثاری سے لڑ رہے ہیں۔ اپنا تن، من اور دھن اپنے وطن کے لئے قربان کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی ان کی تقلید کرنی چاہیئے اور ہمیں بھی کم از کم اس وقت، اس کڑے وقت میں اپنے مسلمان بھائیوں کی ہرصورت میں مدد کرنی چاہیئے، صرف زبانی طور پر نہیں بلکہ عملی طور پر۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ایوان میں کچھ عرصے کے بعد آجائیں تو میں آپ تمام فاضل ممبران سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ صرف قرارداد کی حد تک حمایت نہ کریں اور سمجھیں کہ ہم نے بڑا تیر مارا۔ تو یہ

جناب ٹھیک نہیں ہوگا۔ یہ قرارداد پاس کرنے کا جب وقت آئے گا، ہم ان کی اخلاقی طور پر ضرور مدد کریں گے، ان کے حق میں قرارداد پاس کریں، لیکن ہمیں عملی طور پر بھی کچھ کر دکھانا ہوگا

جناب چیئرمین! چونکہ ہمارے مقررین بہت زیادہ ہیں، میں ان کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا اور میں آپ کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمیں موقع دیا۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔ جی جناب طارق عظیم صاحب۔ میں پہلے ایک بات عرض کردوں کہ آپ کا نام لانے میں، میں دیر نہیں کررہا، آپ نے نام درج کرانے میں ہوسکتا ہے دیر کردی ہو کیونکہ 100 ممبران ہیں، سب اکٹھے تو نہیں بول سکتے۔ ایک کا نام پہلے نمبر پر ہوگا اور ایک کا سوویں نمبر پر ہوگا۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ جس طرح لسٹ بنی ہے اسی طرح نام لوں۔ اگر کہیں بہت ضروری ہوا تو تب میں تبدیلی کروں گا ورنہ اسی حساب سے بولنا ہوگا جیسے نام درج ہے اور جلد بولنا ہوگا۔ آپ لوگ نام جلد درج کرادیں سیکرٹری صاحب کے پاس۔ میرے خیال سے تاخیر اس لحاظ سے ہوئی ہوگی۔ میری طرف سے کیا ہے، سب نے بولنا ہے اور میں نے سننا ہے۔ میں کیوں کسی کو بولوں، بولو یا نہ بولو۔ جی، طارق عظیم صاحب۔

جناب طارق عظیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Mr. Chairman! much has been said during the past four days in this Iraqi debate and what I am about to say, may in part, be a repetition about the sentiments expressed and observations already made. This no doubt reflects your unanimity of views in this House.

میں جو repeat نہیں کرسکتا، وہ شاعر ایوان جناب بابر غوری صاحب کی شعر و شاعری ہے۔ معاف کیجئے میں نہیں کروں گا۔

Many reasons are given for the conflict, oil, clash of civilization, a much publicised theory of Samuel Huttington, which I believe lies burried, it is buried by millions of Europeans and Americans, who marched in sub-zero temperatures to condemn this US aggression. I believe, it is a

clash of economic interests, coupled with Anglo Americans desire to exert ecnomic hegemony over Middle East and other areas. We saw the emergence of New World Order after 9-11. and now it seems Sir, 3-03 is about to bring to us a new world disorder. Newly devised doctrines of pre-emptive diplomacy, wars of disarmament and preventive strikes are going to lead us to a lawless world. Americans will do well to remember the words of their own past President Hary Trueman, who said in 1950. "You do not prevent anything by going to war except peace itself"

I am sure, our Foreign Office has taken note, when US says that it has devised a new national security strategy that aims to address new realties of our age. Timely visit by President Musharraf to Russia, followed by the talks with a new Chinese leadership by the Prime Minister Jamali, are steps in the right direction.

Mr. Chairman, today USA enjoys total and absolute power. Sir, power is like an aphrodisiac, you can enjoy it and enjoy its benefits when used carefully but when used in excess and improperly, it can be lethal. Pakistan has been a closed ally of USA, an association which has seen many ups and downs. More downs than ups, I care to say, nevertheless, we have a history of togetherness, in Baghdad Pact, CENTO, SEATO, Afghan war and more recently war on terrorism. At times we have even been called friends. And with this history in mind, we say to the United States that your blatant use of force in Iraq without any legal or moral justification is totally wrong. We say to the United States and its one and half allies that you lost the battle even before you began this war. You lost

the support of world opinion, you lost the moral high ground.

Sir, being against this unjust war. does not mean supporting Saddam. We must distinguish between Saddam Hussain, his regime and the innocent Iraqi people. President Bush and Prime Minister Blair must also learn to distinguish between Saddam Hussain of today and Saddam of previous years. Gone is Saddam Hussain who killed millions during eight year war with Iran, forgotten is Saddam Hussain who occupied a brotherly Islamic country of Kuwait, forgiven is Saddam Hussain who gased his own people. Remember today is Saddam Hussain, the underdog. who dares to challenge the might of the United States. Yesterday's villain is today's victim, who has gained the sympathies of many across the world, specially the Islamic world. World today demands that invading forces in Iraq apply consistent legal and moral standards They, at present, apply double standards, multi standards, infact no standard, at all. We say to the allies that a rogue State "Israel" which possesses weapons of mass destruction and has constantly abused every human right, is armed and financed by you to plunder theoccupied land and kill innocent Palestinians. And yet the world awaits to see when you will launch "Operation Palestine Freedom"?

UN Resolutions giving right of self-determination to the Kashmiri people,

lies on the table of United Nations, gathering dust, while India is given freedom to massacre innocent Kashmiris, when will Anglo-American Force bring justice and freedom to the Kashmiri people? We condemn this

selective morality.

Mr. Chairman, there have been many casualties of this war and the truth has become its biggest casualty. Just watch "Fox News" and "CNN" and you will learn the art how to be economical with the truth. Even they themselves are protesting and they want to know the truth Bush and Blair have been taken in by their own propaganda. They blew up Iraqi television, the other day alongwith it the Ministry of Information because they do not want to see and they don't want their public to see that there are no cheering crowds to greet the invading forces. No flutes, no flowers, no dancing in the streets. Killing innocent civilians is a strange and a funny way of liberating them.

Mr. Chairman, Operation Iraqi Freedom has become "Operation Iraqi Occupation". Mrs. Clair Short, the British Cabinet Minister alluded to this when she addressed British House of Commons on Friday. she said that Allied Forces do not have any legal cover and will be treated as the occupying forces responsible for all the damages and rehabilitation. She said the alliance will have to go back to the United Nations to obtain legal cover for their action.

Sir, we are not the only one's who need LFO. They need an LFO too. Incidently I am disappointed at the regular utterances of some of our opinion makers and intellectuals. mostly self-appointed who keep reminding us and may even be hoping that we are the next target of the United States. These doom and gloom merchants don't even feel the need to ask the question whether or if, we are going to be a target. They are

simply keen 'o guess , at what number we are on the hit list? No.1. No.2, No.5. Some of them will tell us that we should accept it as a *fait accompli*. Let me tell them sir. Pakistan is no Afghanistan or Iraq. One hundred and forty million Pakistanis and our brave armed forces are more than capable of defending us. Mr. Chairman Pakistan has always followed a steady policy of settling all disputes by peaceful means under the principle of UN charter United Nations is the ultimate custodian of International Law Pakistan being at present member of the Security Council has an added responsibility and cannot be a party to the undermining of the UN charter.

We have seen United Nations, Security Council in its efforts to prevent this tragic war. Let us hope it can now succeed in bringing about an immediate ceasefire. Mr. Chairman in concluding I say that in the interest of peace and stability of the Middle East which also forms the basis of Pakistan's own interest ..,I am pleased to see that all honourable members of this august House have reasons, above party considerations and have shown unanimity which will signal and strengthen our total result to end this immoral and unjust war. Thank you, Mr. Chairman.

POINTS OF ORDER:

I)RE: OTHER BUSINESS OF THE AGENDA MAY BE

TAKEN UP IN THE NEXT SESSION.

جناب ثناء اللہ بلوچ : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین : جی ثنا اللہ بلوچ صاحب۔

جناب ثناء اللہ بلوچ : جناب چیئرمین، میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کروانا

چاہتا ہوں کہ یہ سینیٹ کا پہلا اجلاس تھا لہٰذا عراق کے بحران پر، عراق کے مسئلے پر ہم نے بحث کا آغاز کیا اور انشاء اللہ اس۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: جو بھی eligible ہیں وہ یقیناً لئے جائیں گے۔ آپ بے شک move کر دیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: آپ اس پر رولنگ دے دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی رولنگ ہے۔

They will be taken up in the next session.

II) RE: STEADFASTNESS OF IRAQ AND

AFGHANISTAN AGAINST AGGRESSORS.

جناب رضا محمد رضا: میرا پوائنٹ آف آرڈر جناب یہ ہے کہ ہمارے فاضل سینیٹر نے یہ کہا کہ پاکستان نہ افغانستان ہے اور نہ عراق۔ ایسی بات ہمارے وزیر اطلاعات صاحب بھی کہتے رہے ہیں۔ میں ان دونوں صاحبان کی خدمت میں یہ عرض کروں کہ افغانستان اور عراق کو استعمار و سامراج کے خلاف جنگ لڑنے کا افتخار حاصل ہے۔ افغانستان ہر اس استعماری قوت کا نشانہ بنا ہے جس نے اس کی آزادی کے خلاف نعرہ بلند کیا ہے۔ آج اگر پاکستان ان کا نشانہ نہیں تو یہ آپ کا ایٹم بم نہیں بلکہ آپ کی استعمار نواز پالیسی ہے۔ مہربانی کریں آپ ایسے الفاظ سے گریز کریں۔ افغانستان کو تاریخ میں انگریز استعمار سے لے کر سکندر اعظم سے لے کر اب تک ہر خارجی قوت کے خلاف لڑنے کا افتخار حاصل ہے۔ اور یہی افتخار عراق کو حاصل ہے۔ آج صدام نے بغداد کو سٹالن گراڈ بنا رکھا ہے۔ جو امریکہ کے لئے سٹالن گراڈ ثابت ہوگا۔ اس نے دنیا کی سب سے بڑی قوت کو روکے رکھا ہے اس کے تمام destructive weapons کو بے اثر بنا رکھا ہے۔ یہ نوٹ کرلیں کہ آپ عراق کا مقابلہ کر سکتے ہیں نہ افغانستان کا۔ یہ آپ کا ایٹم بم امریکہ کا ایٹم بم ہے۔ اس پر آپ ناز نہ کریں اس سے امریکہ کو کوئی خطرہ نہیں۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین: پروفیسر غفور احمد۔

پروفیسر غفور احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، جناب چیئرمین، میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ

نے مجھے موقع عنایت فرمایا۔ اس وقت پاکستان شدید دشواریوں اور خطرات سے دوچار ہے۔ یہ بات باعث اطمینان ہے کہ اللہ کے فضل سے اس معزز ایوان میں ملک کے بہترین دل و دماغ موجود ہیں جو سیاسی بصیرت بھی رکھتے ہیں اور سیاسی تجربہ بھی۔ پچھلے چار دنوں میں تقاریر کا جو معیار رہا ہے میرا خیال ہے کہ وہ ہر لحاظ سے قابل فخر ہے۔ تمام معزز ارکان نے بڑے تحمل اور برداشت کے ساتھ اور توازن کے ساتھ اپنے خیالات کو پیش کیا ہے۔ سوائے ایک ممبر کے جو میرے لئے غیر متوقع نہیں۔

جناب چیئرمین! ماضی میں سینیٹ کو نظرانداز کیا جاتا رہا ہے۔ 1973 سے ۹۹ تک میرا خیال یہ ہے کہ سینیٹ کے اجلاسوں میں وزراء اعظم دس یا بارہ مرتبہ سے زیادہ اجلاسوں میں شریک نہیں ہوئے اور ان کی شرکت بھی اس وقت ہوتی تھی جب وہ کسی قانون کے منظور کروانے یا کسی آئینی ترمیم کے منظور کروانے میں ذاتی دلچسپی رکھتے تھے۔ مجھے خوشی ہے کہ اس اجلاس میں وزیراعظم جمالی صاحب تشریف لائے اور وزراء بھی یہاں پر تشریف رکھتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ آئندہ بھی اس ایوان بالا کی افادیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسے نظرانداز نہیں کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! دنیا کا خیال یہ تھا کہ امریکہ ایک مہذب ملک ہے' ایک جمہوری ملک ہے' انسانی آزادیوں کا' بنیادی حقوق کا محافظ ہے۔ اس کی نیک نامی تھی ۔ پچھلے صدارتی انتخابات میں بش نے اپنی صدارتی مہم میں اپنے شہریوں کو ' امریکہ کے باشندوں کو یہ یقین دلایا کہ اگر میں ملک کا صدر منتخب ہو جاتا ہوں تو میں عالمی امن کے لیے اور انصاف اور عدل کے لئے کوشش کروں گا۔ جارج ڈبلیو بش آج امریکہ کے صدر ہیں ۔ ان کے پاس موقع تھا کہ اس وعدے کی تکمیل کرتے لیکن مجھے افسوس ہے ' پوری دنیا کو افسوس ہے' ' آج پوری دنیا مضطرب ہے' بے چین ہے کہ امریکہ کو عسکری میدان میں جو بالادستی حاصل ہے' بش صاحب اپنے پورے اسلحہ کے ساتھ اپنے ملک سے ہزاروں میل دور عراق پر حملہ آور ہو گئے ہیں۔ یہ کہا گیا کہ عراق کے پاس تباہی پھیلانے والے ہتھیار موجود ہیں۔ سکیورٹی کونسل کی ایک قرار داد کے مطابق وہاں معائنہ کار گئے' انہوں نے اپنا کام شروع کیا لیکن ان کے کام کے دوران ہی میں بش یہ بات کہتے رہے کہ امریکہ ان پر حملہ کر دے گا۔

جناب چیئرمین! اس دوران سکیورٹی کونسل نے ' اس کے اہم ممبران نے یہ بات کہی کہ ایسا کرنا ظلم ہو گا اور زیادتی ہو گی۔ بش کو ایسے اقدام سے گریز کرنا چاہیئے۔ سکیورٹی کونسل

کے علاوہ غیر وابستہ ممالک کی تنظیم، جس میں تقریباً ایک سو چالیس ممالک شامل ہیں، جس میں غیر مسلم بھی شامل ہیں، انہوں نے یک زبان ہو کر یہی کہا کہ امریکہ کو کوئی جواز حاصل نہیں ہے کہ وہ عراق پر حملہ کرے۔ عرب لیگ نے یہی کہا، او آئی سی نے یہی کہا اور پھر میں آپ کو یاد دلا دوں کہ کیتھولک فرقے کے عظیم رہنما پاپائے روم نے بش کو خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی کہ اگر امریکہ سکیورٹی کونسل کی قرار داد کے نہ ہونے کے باوجود عراق پر حملہ کرتا ہے تو اس پر قہر خداوندی نازل ہو گا۔

ساری دنیا میں، جرمنی میں، فرانس میں، روس میں، چین میں خود امریکہ اور برطانیہ میں، مسلم ممالک میں، پاکستان میں ملین مارچ ہوا اور سارے دنیا کے انسانوں نے یک زبان ہو کر ایک ہی بات کہی کہ امریکہ کو عراق پر حملہ نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن جناب چیئرمین! یہ بات دنیا کی تاریخ میں یاد رکھی جائے گی اور 20 مارچ 2003ء ایک یوم سیاہ کے طور پر یاد رکھا جائے گا کہ جس دن امریکہ اور اس کی اتحادی فوجوں نے اپنے انتہائی تباہ کن ہتھیاروں کے ساتھ بغداد پر حملہ کر دیا۔ امریکہ اور عراق کی عسکری قوت میں کوئی تناسب نہیں ہے۔ ہاتھی اور چیونٹی کا فرق ہے۔ امریکہ نے سب سے زیادہ توجہ ان تباہ کن ہتھیاروں کے بنانے پر صرف کی ہے جو ساری دنیا کو چشم زدن میں ختم کر سکتے ہیں۔ وہ اپنی ساری عسکری قوت کو لے کر میدان میں اترا اور اس نے آخر کار بغداد پر حملہ کر دیا۔

جناب چیئرمین! گزشتہ جمعہ جب آپ نے اس معزز ایوان کا اجلاس adjourn کیا تھا، ملتوی کیا تھا وہ جمعہ کا دن تھا کہ جب ساٹھ طیاروں نے بغداد کے شہر پر ایک ہزار میزائل برسا دیئے، بارش کر دی اور پانچ ہزار پونڈ وزنی دو بم بغداد کے ایک تجارتی علاقے پر داغ دیئے گئے۔ اور جناب چیئرمین! چشم زدن میں معصوم لوگ، بیگناہ انسان، بچے، خواتین اور بوڑھے موت کی آغوش میں چلے گئے۔ دیواروں پر انسانوں کے گوشت کے لوتھڑے لپٹے ہوئے تھے، زمین پر انسانوں کا خون بہہ رہا تھا۔ ایک کار میں ایک خاتون اپنے تین معصوم بچوں کے ساتھ بیٹھی تھی۔ ان کی کار نشانہ بنی، وہ خاتون اور تین بچے راکھ کا ڈھیر بن گئے۔ یہ ظلم جاری ہے۔ ان حملوں کے بعد ساری دنیا نے یک زبان ہو کر کہا کہ یہ جنگ بند ہونی چاہیئے۔ یہ راہب اور بھکشو جو تارک الدنیا ہو جاتے ہیں، اپنے طریقے سے اللہ کی بندگی کرنے کے لئے اپنی زندگی وقف کر دیتے ہیں

، انہوں نے بھی ریلیاں نکالیں ۔ انھوں نے بھی جلوس نکالے اور امریکہ کے صدر سے درخواست کی کہ آپ یہ جنگ بند کر دیں ، یہ ظلم بند کر دیں۔ اس سے پہلے کہا گیا تو آسکر ایوارڈ کی تقریب میں جو امریکہ کے شہر لاس اینجلس میں ہوئی۔ 75 سال کی تاریخ میں پہلی مرتبہ وہ ایوارڈ کی تقریب ایک سیاسی جلسے میں تبدیل ہو گئی اور جناب چیئرمین ! پورا ہال ان نعروں سے گونجتا رہا کہ صدر بش ، شرم کرو ، جنگ بند کرو لیکن ان کے کان پر جوں نہیں رینگی اور آج بھی ان کی یہ قتل و غارت گری مسلسل جاری ہے۔

آج تیرہواں دن ہے۔ دل خون کے آنسو روتا ہے۔ کل یہ خبر آئی کہ برطانوی فوجوں نے عراق کے قصبے کیفی پر یورینیم اسلحہ استعمال کیا۔ اس بستی کے جتنے لوگ تھے ان کا دم گھٹنے لگا، وہ مجبور ہو کر گھروں سے باہر آئے اور جیسے ہی وہ اپنے گھروں سے باہر آئے ان کو گولیوں کی باڑھ پر رکھ لیا گیا اور بستی کی پوری کی پوری آبادی کو شہید کر دیا گیا۔ یہ وہ ظلم ہے جو دنیا کی مہذب قوم ایک چھوٹے سے ملک عراق پر کر رہی ہے ۔ میں داد دیتا ہوں عراق کے بہادر لوگوں کو ، فوجیوں کو اور جوانوں کو ۔ مجھے یاد ہے جناب چیئرمین ! جب 1971 کی جنگ میں بمباری ہوتی تھی یا خطرہ ہوتا تھا ، سائرن بجتے تھے ، بلیک آؤٹ ہو جاتا تھا ، بتیاں بجھا دی جاتی تھیں ۔ آج ہم ٹی وی کی سکرین پر یہ بات دیکھتے ہیں کہ ایک طرف یہ ظالم امریکہ کے بمبار طیارے بغداد کے اوپر بمباری کر رہے ہوتے ہیں اور پورا بغداد روشنیوں سے منور ہوتا ہے ۔ کوئی بلیک آؤٹ نہیں ہوتا ۔ہم نے یہ بات بھی دیکھی کہ اسی پچھلے جمعہ کو جب انہوں نے ساٹھ لوگوں کو ، سینکڑوں لوگوں کو زخمی کردیا۔ یہ اعلان ہوا ، ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی لیکن نہ ڈاکٹر تھے نہ پیرامیڈیکل اسٹاف تھا اور نہ دوائیں ان کے پاس تھیں ۔ اس آزمائش اور حملے کے باوجود اس جمعہ کو ان کا فٹ بال کا ایک فائنل میچ ہو رہا تھا ، اس کو بھی ملتوی نہیں کیا گیا ۔فٹ بال کا فائنل میچ بھی ہوا اور ہزاروں تماشائی وہاں بیٹھ کر میچ دیکھتے رہے ۔ یہ مزاحمت کیوں ہے ؟جناب چیئرمین ! وجہ اس کی یہ ہے کہ ایک طرف کرائے کے فوجی ہیں ، ایک طرف وہ اجتماع اور قوتیں ہیں جو پوری دنیا کو فتح کرنے نکلے ہیں ،جن کا عزم یہ ہے کہ ہم ساری دنیا کے وسائل پر قبضہ کرلیں گے اور ساری دنیا کو اپنا غلام بنا لیں گے اور دوسری جانب وہ جانباز سپاہی ہیں کہ جن کے دل شہادت کے جذبے سے سرشار ہیں اور وہ یہ عزم لے کر نکلے ہیں کہ جب تک ان کا کوئی

ایک شخص بھی باقی ہے عراق کو غلام نہیں بنایا جاسکتا۔ یہی فرق ہے امریکہ اور عراق میں ۔ گو عسکری میدان میں انہیں بالا دستی حاصل ہے لیکن ظاہر بات ہے کہ ان کا کرائے کا سپاہی اس طرح جوش ایمانی کے ساتھ مقابلہ نہیں کرسکتا۔

جناب چیئرمین! میرا خیال یہ ہے کہ امریکہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا ہے بجائے اس کے کہ ساری دنیا کی بات سنتا، حکومت پاکستان نے بھی کہا، پوری دنیا کہہ رہی ہے لیکن امریکہ یہ کہتا ہے کہ شام اور ترکی بھی، شام اور ایران بھی عراق کی مدد کر رہے ہیں اور اس کے بعد اس نے روس پر بھی الزام لگایا کہ روس ان کو معلومات اور اسلحہ فراہم کر رہا ہے اور پھر یہ بھی کہا کہ کہوٹہ سے بھی شمالی امریکہ کو ایٹمی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین! مجھے خوشی ہے کہ ہمارے حکمرانوں نے یہ بات کہی اور میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اگر امریکہ کہوٹہ کی Lab پر پابندیاں لگاتا ہے تو پاکستان پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ یہ بات ہم سب جانتے ہیں لیکن میں اس سے آگے بڑھ کر یہ کہتا ہوں کہ امریکہ کے اس اقدام کی بھرپور مذمت کرنی چاہئے کہ اسے اس بات کا کوئی اختیار نہیں ہے کہ ایک طرف front line state بھی کہتے ہو، دوست ملک بھی کہتے ہو، یہ بھی کہتے ہو کہ ہم عراق سے نمٹنے کے بعد کشمیر کے مسئلے کو حل کرنے میں تعاون کریں گے۔

جناب چیئرمین! امریکہ کو بتا دیا جائے کہ کوئی مدد، کوئی تعاون ہمیں امریکہ کا نہیں چاہئے، کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے۔ آج امریکہ کی تمام تر ہمدردیاں اس بھارت کے ساتھ ہیں جس کی فوج نے تیرہ برسوں میں اسی ہزار لوگوں کو جام شہادت پلا دیا ہے۔ اس لئے ہمیں امریکہ کے اس اقدام کی مذمت کرنی چاہئے اور امریکہ کا یہ اقدام واضح کرتا ہے کہ اس کی نیت ہمارے معاملے میں کیا ہے، آگے وہ خود ہمارے ساتھ کیا کرنا چاہتا ہے اور اسی طریقے سے، بجائے اس کے کہ دنیا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے وہ اپنی فوجوں کو واپس بلاتے۔ بش صاحب کہتے ہیں کہ ڈیڑھ لاکھ فوج مزید جائے گی، 75 billion dollar مزید مختص کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ڈیڑھ لاکھ فوج بھیج دیں انشاء اللہ عراق کے صحراؤں میں ان کی لاشیں پڑی ہوں گی اور انشاء اللہ وہ عراق کے لوگوں کو اپنا غلام نہیں بنا سکتے۔ اس وقت ضرورت اس بات کی تھی کہ دنیا میں امن قائم کیا جاتا لیکن بہرحال امریکہ چاہتا ہے کہ پوری دنیا پر اپنی بالا

دستی قائم کرے۔ ساری دنیا کے وسائل اپنے قبضے میں لے لے، تمام دنیا کو اپنا غلام بنا لے، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ آج امریکہ اس صدی کا فرعون بن گیا ہے، وہ نمرود اور شداد بن گیا ہے۔ آج وہ چاہتا ہے کہ پوری دنیا پر بلا شرکت غیرے حکمرانی کرے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کا وہی حشر ہو گا جو ماضی میں فرعون اور نمرود کا ہوتا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں بڑے دکھ کے ساتھ آپ کے سامنے اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ آج ایک خبر آئی ہے کہ کل کراچی میں گلشن اقبال سے معروف ڈاکٹر عافیہ صدیقی جو neuro physician ہے، FBI کے ظالم لوگوں نے ان کے گھر پر چھاپا مارا اور ان کو نامعلوم جگہ پر لے جایا گیا۔

جناب چیئرمین: براہ مہربانی عراق کے مسئلے پر بات کریں۔

پروفیسر غفور احمد: جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم کب تک یہ ذلت برداشت کرتے رہیں گے۔ امریکہ عراق کے لوگوں پر بمباری کرے، ان کو موت کی نیند سلائے۔ وہ شام کو اور ایران کو اور ہمیں دھمکیاں دے، وہ کہوٹہ پر پابندیاں لگائے اور یہ FBI کی دھونس سے ہماری پولیس کے ساتھ ہماری خواتین کے گھروں میں جا کر ان کو گرفتار کرے۔ میں آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ FBI کے جتنے لوگ ہیں ان کو ملک سے نکالا جائے۔ جناب والا! ان پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ ایک خاتون القاعدہ کو logistic support دیتی تھیں اور رقوم کی ترسیل میں ان کی مدد کرتی تھیں۔ القاعدہ کیا ہے، ہمیں معلوم نہیں ہے؛ القاعدہ تو امریکہ کی بنائی ہوئی ایک term ہے۔ اگر القاعدہ کے ساتھ تعلق کوئی جرم ہے تو میں کہتا ہوں کہ آج امریکہ کے ساتھ تعلق بھی جرم ہونا چاہئے۔ امریکہ آج دنیا کا سب سے بڑا ظالم ہے۔

جناب چیئرمین: پروفیسر صاحب! براہ مہربانی عراق کے اوپر محدود رہیں تاکہ باقیوں کو بھی موقع ملے، کئی لوگ بے چین ہو رہے ہیں ابھی تک میرے پاس لمبی list ہے۔

پروفیسر غفور احمد: میری پہلی گزارش یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی Security Council بغیر کسی تاخیر کے دوبارہ ایک قرارداد منظور کرے کہ جنگ بند کی جائے اور اتحادی فوجیں وہاں سے واپس آئیں۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ Bush اور Blair پر انصاف کی بین

الاقوامی عدالت میں جنگی جرائم کا مقدمہ چلایا جائے اس لئے کہ وہ اس صدی کے سب سے بڑے مجرم ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جس طریقے سے سیکورٹی کونسل کی قرارداد 1441 میں یہ کہا گیا تھا کہ عراق میں جاکر ہتھیاروں کا پتا چلایا جائے۔ اسی طریقے سے سیکورٹی کونسل کی قرارداد پر عمل کرکے امریکہ میں جائیں اور اس کے تباہ کرنے والے ہتھیار جو ہیں ان کو تلف کیا جائے اس لئے کہ امریکہ کے ہتھیار ساری دنیا کے لئے خطرہ ہیں ۔ پھر میرا خیال یہ ہے کہ امریکہ کو تمام ممالک سے تیل کی ترسیل بند کردی جائے ۔ امریکہ کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے ۔ اور عراق کو ہرممکن مدد فراہم کی جائے اور پاکستان میں جو امریکہ کا سفارتی عملہ ہے اس میں تخفیف کی جائے اور جو FBI اور CIA کے لوگ ہیں انہیں بلاتاخیر یہاں سے نکالا جائے اور میں یہ بات امریکہ کے لوگوں سے کہتا ہوں کہ اگر امریکہ کو بچانا ہے تو بش کو جانا ہوگا۔ جیسا کہ ایوان میں بڑے اچھے ماحول میں گفتگو ہوئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ بات بہت مثبت اور مفید ہوگی۔ ایل ایف او کا مسئلہ زیر بحث نہیں ہے لیکن میں اتنی بات ضرور کہوں گا کہ یہ بہرحال ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے حالات کو معمول پر لانے کے لئے ۔

جناب چیئرمین ! میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ فروری 2000ء میں جنرل پرویز مشرف صاحب لاڑکانہ کیڈٹ کالج کے آڈیٹوریم کا افتتاح کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے اور وہاں اس موقع پر انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ پاکستان کے آئین میں ترمیم کرنے کا حق کسی تنہا شخص کو حاصل نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب عراق تک ہی رہیں اس کے لئے بعد میں مواقع آئیں گے آپ پھر بولیں ۔میرا خیال ہے عراق تک ہی محدود رہیں ۔باقی لوگ بھی بولنا چاہتے ہیں وہ سب بھی بے چین ہو رہے ہیں شکریہ ۔ یہ ایک technical procedure ہے جو بلوچ صاحب نے ایک Resolution move کیا تھا کہ جو سوالات ہیں ان کے لئے voting کرنی پڑے گی

questions , resolutions and motions stand revived for the next session .

The resolution was adopted. Now Mr. Muhammad Akbar Khawaja

Mr. Muhammad Akbar Khawaja: Thank you Mr. Chairman, I appreciate the opportunity to speak. First of all let me congratulate you and Commandar Khalil Sahib on assumption of new offices. I would like to draw your attention to a recent media coverage by Shaheen Sehbai and Claud Selhani, a UPI journalist based in Washington DC about the Neo Conservatives. The inner circle of the highly influential people of the Bush Administration known as 'The Neo Cons' and ....

(Interruption)

Mr. Chairman: Is that related with the Iraq situation please.

Mr. Muhammad Akbar Khawaja: Yes Mr. Chairman it is related to Iraq. Neo Con's are confusing a just cause with the just war, stopping terrorism is a just cause. But a war that kills thousands of innocent people and driveshundreds of thousands from their homes is not just. Analysts believe that Iraq is only the first of many steps. In 2001 in his state of Union Address Mr. Bush refered Iraq, Iran and North Korea as "The Axiz of Evil Countries". The Neo Cons' list of nations that require special attention also include Syria and even Saudi Arabia. Yesterday Mr. Collin Powell has already indicated that Iran and Syria are in brackets. Who is next on Neo Cons list? No one knows.

Mr. Chairman, let me recap some of the points that have been already discussed in a recent Security Council meeting of March, 19 abroad majority emphasised that the current war against Iraq is a voilation of International law and the U.N. charter, several members have pointed

out that the US Black Forces did not have a mandate for the automatic use of force Millions of peace loving people in East and West who marched throughout the world against that war, are disappointed and their faith in the United Nations is shattered. Russian Foreign Minister Mr. Ivanove has already said that Iraq crises will lead to establishment of New World Order. According to a press report of "Balti More Sun" of March, 16 Mr. Bush expressed his determination to overthrow Saddam, months before 9-11, so this has no linkage with the terrorist attack. The goal of New Cons' in Bush administration is to install a US puppet regime in Baghdad and this is already in the headlines that General Tommy Franks will be the new leader of Iraq. Mr. Chairman, Iraq war is not justified, but Mr. Bush and Mr. Blair are defying the will of the majority of the people.

To protest US war without UN authority one senior diplomate in Mangolia has resigned. Two UN officials who were heading the oil for food programme, they have resigned. Last week Robin Cook former British Foreign Minister has resigned from the Blair government and asked British forces to pull out from Iraq. Rabin Cook has said that some of the most lethal weapons ever devised are those being used by US lead forces. These include Cruise Missiles, Smart Bombs, few air explosives, the ten thousand pounds Daisy Cutter Bombs and the twenty thousand pounds MOAB (Mother of all Bombs). Mr. Chairman, they claimed that civilians will not be targetted but the US and British forces launched their deadliest attacks of air strikes in the history of air power. Hundered of targets in every region of Iraq were hit simultaneously leaving thousands of bodies

injured and dead scattered all over.

The Iraqi people deserved a better future but the sanctions against Iraqi children were one of the brutal operations. They have been deprived of needed medicine for the past twelve years. Mr. Chairman, Pakistan Peoples Party is opposed to war and believe that United Nations has the primary responsibility forthe maintenance of international peace and security. We regret that intense efforts lead by Mr. Koffi Anan and many members of the Secutity Council to achieve a peaceful solution did not succeed. We feel that it was a serious political mistake and the use of force to change the political regime in the sovereign statesis against the principles of the UN charter. We are concerned that the emerging rule of the pre-emptive action without UN authority would put weaker nations at the mercy of larger nations. We sincerely hope that the Security Council and the world community will protect Iraqi civilians and ensure Iraq's territorial integrity.. We appeal to the civil society organizations and the multilateral institutions involved in peace and development to do their best to facilitate humanitarian aid in Iraq and in rebuilding the Iraqi infrastructure. Again we welcome the peace effort lead by Security Council and also lead by Koffi Anan but his leadership is at stake, if he cannot influence the council to save the innocent civilians.

Mr. Chairman, the stakes are very high for everyone. We are seriously concerned that impacts of this changing scenario on Pakistan and more worried about how Pakistani leadership will meet these challanges. I suggest that the government must take both Houses into the

confidence and also reach out to the exiled former Prime Ministers: Mohterma Benazir Bhutto and Mian Nawaz Sharif for applying the collective wisdom on the emerging threats to security related strategies. Mr. Chairman, we must fulfil our obligations to the people of Pakistan. It is the time of globalization and their impact on everything of our society. Mr. Chairman, there is a linkage between peace to the issues of governance, poverty and equitable development. These issues are central to the lives of all Pakistani people. People that have no hope, people that have no opportunity, people that do not know where their next meal will come from or what their kids are going to do and Mr. Chairman who have no hope to find supporters somewhere else. Poverty we must fight. We must fight it because it regressis like cancer. There are serious social gaps between the poor and the rich. In view of the Iraq crisis and the country's performance during the past three years fears for the economy are growing war costs loss of money. Mr. Enwar Baig has already indicated and also Mr. Ishaq Dar has given some numbers that Bush Administration has already requested the Congress for more than 74 billion dollars for 30 days operations. There is an impact on the neighbours, there is impact on us as well, Mr. Chairman, we have a competent economic team but unfortunately the picture is not rosy. The nation is left with their crumbling economy and weakened institutions which are burden on our national budget. Service deliveries are at the poorest level. There are few tangible benefits. to most Pakistanis. The private domestic investment has virtually dried up and thereare no signs of private and the foreign

investment flow or return. Education and health indicators are depressed. The voices of victim are everywhere, every victim and every poor needs protection and assistance. Mr. Chairman, governance start from the top and no reform will be effective without following the rule of law. We must come to the moral high ground. Under the rule of lawlet us work together, to create and carve a secured society in Pakistan. At peace with itself and with the world. A multi-culture society where justice underpins every aspect of our national life. Pakistan People's Party is committed to facilitate people's efforts to achieve social justice a sustainable environment and end to discrimination against the law abiding people. People's empowerment is the best weapon for its future. In 1973 Prime Minister Zulfiqar Ali Bhutto gave us the beautiful Constitution as a gift and also established this august House of the Senate. In the end he preferred to face death for his belief in justice, freedom and democracy.

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں

Mr. Chairman, suffering breeds character, character breeds faith, and in the end faith will not disappoint. Our faith, hope and dreams have prevailed, we are committed to preserving the Constitution of Pakistan. I thank you for your attention.

Mr. Chairman: Thank you. Mrs. Tanveer Khalid.

Mrs. Tanveer Khalid: Mr. Chairman, thank you so much.

کہ اللہ اللہ کر کے ہماری باری آ ہی گئی۔ جناب چیئرمین! عراق کے بارے میں جو ہمیں بات کرنی

ہے یہ تو بالکل ایک واضح aggression ہے اور اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے حالانکہ آج کا دور civilized دور کہلاتا ہے۔ اس زمانے میں، اس civilization میں احترامِ آدمیت، احترامِ آزادی اورجمہوریت اس دور کی طرزِ حکمرانی "جمہوریت" ہے۔ ہاں یہ کچھ قدیم زمانے میں اور اس کے بعد کے ادوار میں بھی ہوتا رہا کہ جو طاقتور ہوتا تھا وہ کمزوروں کو ہڑپ کر جاتا تھا۔ یہی جنگل کا راج بھی تھا اور یہی پرانے زمانے کا طریقہ تھا کہ جو زیادہ سے زیادہ فتوحات کرتا چلا جاتا تھا، وہی سکندرِ اعظم یا اکبرِ اعظم یا اشوکِ اعظم کہلاتا تھا لیکن اب زمانہ بدل گیا ہے۔ دور حاضر civilized کہلاتا ہے۔ اس میں احترام آزادی ہوتا ہے۔ نہ صرف کسی ملک کی آزادی کا احترام بلکہ ایک ایک فرد کی آزادی کا احترام۔ یہ جمہوریت اور آزادی اس کا تو امریکہ championہے۔ اس بات کو وہ مانتے ہیں، دہراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ they are the champion of Azadi, liberty انہوں نے اپنے ملک میں liberty کا statue بنا رکھا ہے۔ لیکن یہ liberty شاید انہوں نے اپنے لئے کر رکھی ہے۔ اور دوسروں کے لئے رفتہ رفتہ یہ جس کو چاہتے ہیں اسے اپنے مزاج کے مطابق سزا دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ہم گو کہ Americans کے ساتھ اتحادی تو ہیں۔ لیکن ہم ہر بات میں اور ایک ناجائز اور غلط بات میں تو اتحادی ہرگز نہیں ہو سکتے۔ یہ جو war ہے اس کی کوئی وجوہات نہیں۔ کوئی سبب نہیں کہ عراق نے ان کا کچھ بگاڑا ہو۔ اس پر الزام لگایا جاتا ہے کہ mass destruction کے ان کے پاس ہتھیار ہیں۔ تو خود Americans کیا کر رہے ہیں اس وقت۔ کس طرح کے bombs استعمال کر رہے ہیں۔ کونسی ٹیکنالوجی استعمال کر رہے ہیں۔ کونسے weapons استعمال کر رہے ہیں۔ یہ تلوار کی لڑائی تو نہیں کر رہے ہیں۔ یہ mother of bombs کی برسات برسا رہے ہیں۔ مظلوم عراقیوں کے اوپر، ایک کمزور قوم کے اوپر، جس کا آپس میں دو قوموں کا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے۔ کہاں ایک سپر پاور ہے۔ لیکن اب لگتا ہے شاید کہ یہ دنیا میں خود ہی خود رہنا چاہتے ہیں۔ بس ہم ہی ہم۔ ساری دنیا پر ان کا قبضہ ہو جائے۔ اور یہ تو میں کہوں گی کہ ہوس اقتدار ہے۔ لیکن شاید they miscalculated، ان کا خیال تھا کہ ہم جائیں گے اور دو چار ہی دن میں، یا وہاں جانے کے ساتھ ہی دو دن میں عراقی لوگ اور عراقی فوج بھی ہار پھول لئے ان کو پہنانے کے لئے کھڑے ہوں گے welcome کرنے کے لئے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ ان کو سب علاقوں میں بڑی tough مزاحمت کا سامنا ہے۔ اور وہ اب اتنا اس بات کو realize کرتے ہیں

حالانکہ انہوں نے راستوں پر بھی شدید بمباری اور رکاوٹ کی اور Republican Guards پر بھی حملہ آور ہوئے۔ سبھی طریقے اختیار کئے لیکن انہوں نے دیکھا کہ یہ قوم کوئی ایسی نہیں ہے کہ موم تھی اور انہوں نے آگ لگائی اور ختم ہوگئی۔ یہ بڑا tough ان کے ساتھ مقابلہ ہو رہا ہے۔ لہذا انہوں نے اپنے لئے further مدد منگوائی کہ ایک لاکھ تیس ہزار ان کے فوجیوں کو انہوں نے اور بلوایا ہے تاکہ ان کا بھی morale زیادہ ہو اور وہ زیادہ سے زیادہ اپنی طاقت کو استعمال کریں۔ یہ ایک بہت ہی tough مقابلہ دے رہے ہیں اور ظلم تو یہ ہے کہ یہ آزادی کے، یہ جمہوریت کے، یہ انسانی اقتدار کے چیمپئین، آج مارکیٹوں پر بھی ان کی بمباری ہوتی ہے۔ اور بستیوں پر بھی ہوتی ہے۔ یہ تو وہ war torn علاقہ ہے عراق کا، کہ جو پہلے بھی یہ جنگ لڑتا رہا۔ اور اس کے توسط سے ہم صدام کی تعریف بھی نہیں کر سکتے۔ اس نے کویت پر بھی حملہ کیا۔ ایران کے ساتھ ان کی برسوں کی لڑائی اور جنگیں ہوئیں۔ جس کی وجہ سے اس ملک کے حالات، اس ملک کی خواتین کی حالت، اور بچوں کی، ان کی education کے بارے میں کیا ہوتا ہوگا۔ ان کے اداروں کے بارے میں کیا ہوتا ہوگا۔ اب مزید حملے اور تباہی سے تو hardest hit وہاں کی خواتین اور بچے ہیں۔ بجائے کہ کوئی ادارے بنتے ان کے لئے تعلیم کے، تہذیب کے، تربیت کے، اور جو اس قدر یہ آزادی کا نمبردار، billions of dollars خرچ کر رہا ہے اس جنگ کے اوپر، کاش کہ یہ ساری رقم اتنی یہ under developed countries کو یا کہ عراق کو دیتا اور اسکی طرز حکومت کو بھی آپس میں بیٹھ کر، مفاہمت سے discussions سے، آخر world opinion کیا ہوتی ہے۔ سب مل کر دوسرے ملک کے لوگ بھی اور American authorities بھی یہ discuss کرتے dialogue کرتے، عراق کے ساتھ، to bring some better changes in the country's administration and management, لیکن یہ سب کچھ ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ ایک دھونس دھاندلی ہے اور جب ان کی مظلومیت کو دوسرے لوگ دیکھیں ان کا تھوڑا بہت خیال کریں تو اندیشہ لگتا ہے کہ وہ ان کی help کروا رہے ہیں۔ جیسے Syria اور ایران، ان کو بھی امریکہ بہادر نے فوراً ہی دھمکی دے دی کہ وہ ایسی کوئی حرکت نہیں کریں ورنہ شاید ان کے ساتھ بھی اسی طرح کا سلوک کیا جائے گا۔ اب ان سارے حالات سے پاکستان کی عوام میں، بہت بڑی آبادی میں، اکثر لوگوں میں ایک خوف اور سراسیمگی تو پیدا ہوتی ہے کیونکہ ہمارے پاس بھی ہتھیار

ہیں۔ اور یہ کہ ہم پر تو حملہ نہیں ہوگا۔ لیکن جانے کیوں مجھے یقین کامل ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ بالکل ہرگز نہیں ہو گا یہ۔ ہم ایک بہادر قوم ہیں۔ اور ہمیں اس سے زیادہ کی کوشش کرنی چاہئے لیکن فی الحال جیسے کہ ہم پاکستانی ہیں اس حالت میں بھی شاید میرے خیال سے ہم اور دوسرے مسلمان ممالک سے we are far better. ان سب چیزوں کے ہوتے ہوئے انشاء اللہ وہ ہمارے اوپر حملہ کرنے کی ہمت بھی نہیں کر سکے گا ۔ ہم سب کہتے ہیں کہ مسلم ممالک کا اتحاد قائم ہو جائے تو شاید ہم اس کا بہت کچھ بگاڑ لیں گے لیکن میں یہ کہوں گی اور I am convinced کہ جب ہم سب مسلمان ملک بڑی کمزور حالت میں ہیں اور کمزور ہونے کی وجہ سے اور کیا produce کرسکتے ہیں۔ جیسے zero کو جمع کرتے جائیں تو result zero ہوتا ہے ۔ ہمیں اپنی scientific صلاحیت ، ہمیں اپنی technology کی صلاحیت بڑھانی چاہیے ۔ یہ صلاحیتیں ہمارے پاس تھیں تب ہی ہم اس زمانے کی مخالف قوتوں کا مقابلہ کر سکے تھے۔ We are always proud of our past لیکن مجھے یقین ہے کہ اس past history میں ، ہم war fare میں اور لکھنے پڑھنے میں ، سب چیزوں میں زیادہ تھے ان لوگوں کے مقابلے میں جن سے ہمارا مقابلہ ہوتا تھا ۔ تو اب ہمیں انہی چیزوں کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر ہم نے ایسا کر لیا تو شاید ہم مقابلہ کرسکیں لیکن اس کے لئے ہمیں science and technology کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے ۔ جہاں تک humanitarian aid کا تعلق ہے ، پاکستان اپنی جانب سے جتنا کچھ کرسکتا ہے ، وہ ضرور کرنا چاہیے ۔ ہماری حکومت کا stand بالکل صحیح ہے ۔ ہم ان کے مقابلے کے نہیں ہیں لیکن ہم deplore کرتے ہیں اور اس بات کو ناپسند کرتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ نہیں ہیں ۔ ہم عراق کی طرف داری کرتے ہیں ، ایک unjust, illegal war کے خلاف we are altogether شکریہ ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ۔ سردار محمد لطیف خان کھوسہ ۔

Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: It is a very sad day and this happens to be the 13th day of war. A part of the world is bleeding. 24 million Iraqis are under attack. 9000 bombs have been pounded. Fire is

emitting from the sky The civilization, the cradle of civilization of Massopotimia, is being erased Sir, it is the most unfortunate part of human era through which we are passing. And the aggressor is no lesser person, no lesser country which was known for opportunity, which was known for civil liberty, which was known for a world order of peace. Humanity transformed into thousands of years of civilization and we reached an era with First World War ended the colonial British Empire. Second World War finally ended Hitler, the aggressor, who wanted to conquer the whole world. The Third Cold War ended the Russian Empire and the fourth now, I am sure is going to end the Bush administration because it has to be a dooms day as things are shaping out. Sir, the Yankee from that part of the world thought and probably he was planning, this was no coincidence because for the last twelve years Iraq is under sanctions. So, it is not a coincidence that suddenly America has jumped into Iraq. And look at the result of those twelve years of brutal sanctions which were applied that two million innocent Iraqi lives were lost in that. The gross domestic product of 75% was gone within a year. They had to scale down the intake of calories from 3372 to under 1000 per capita, 65% of the children mal-nourished, 39% stunted for life and infant mortality rate, soared to 200 per thousand live births. And therefore, the vast majority of Iraqis were utterly impoverished. So, for these twelve years, this is what happened is and then there was no fly zone all along operated over there. They had no aircrafts. They had no air cover. They had no ammunition of the nature whereby they could defend themselves

from the aggressors. They were barely made to liveon subsistance and the sanctions were so vigorously applied that Iraq was literally crippled and it could barely live as a dignified state. We are blaming Saddam here today. This is shocking, with all his fallacies that may have occurred, Saddam has withstood as a symbol of the Iraqi people and the Arab world. When we condemn him, we are justifying Bush, we are justifying the aggression. This is the most unfortunate aspect of the debate which has occurred in this House today.

Sir, let me tell you that in this state of affairs when somebody has been literally tied down. Now Bush wanted a preclude and as we have seen the United Nations all throughout was being used as an instrument for American policies or for American dictates. Anywhere that he wanted, he could very conveniently have United Nations resolutions and faithfully it was adhered and that was complied and under the garb of the United Nations mandate suddenly America had its sway.

Now what happens here is that Bush, Yankee from Texas, goes to the United Nations and says it, that Saddam has weapons of mass destruction and therefore, he is a threat to humanity, he is a threat to the world, he is a threat to the world peace, he is a threat to America. It was a cruel thing again because for twelve long years, you had already kept him under complete surveillance from the air as well as on the ground. In 1993 or 1995 the inspectors were already there. They had searched every nook and corner of Iraq but they could not find any weapon of mass destruction. And then suddenly the United Nations passed the resolution and Blix

was once again sent and also Elbaradi and if they are the Inspectors who were sent by the United Nations and with the concurrence of America, they came up and reported back not once but time and again, they reported back that we are having all the facilities that the Iraqis are providing us and we have not been able to find any weapon of mass destruction They even went into the palaces, into the inner secretive palaces or otherwise the privacy of Iraq was completely croded. Now, I have my very serious reservation whether they were American agents and supplying all the information and the targets that these are the places where Saddam palaces are located because even the colleges, even the laboratories which were being operated for the students, they were also searched by those inspectors under the garb of the United Nations 1441 Resolution and that was being meticulously adhered to and followed vigorously, pursued by the inspectors and the world community was in it. O.K., good enough and Iraq opened up every thing. O.K, come and see because Iraq has nothing to hide. But despite that, kindly see, look at them, 1441 Resolution has so vigorously being pursued but the world forgets that there is a resolution asking for a Palestinian state way back in 1966. The world forgot that there was a 1948 Resolution asking for a plebiscite in Kashmir. America does not bother about those resolutions but 1441 was very sacred and it had to be given precedence and preferrence over all other things in the world because the mighty Yankee from Taxas wanted that. And there was an unfinished agenda because Bush the senior in 1991 raised what he thought was the expansion of Iraq

and Saddam and said that probably now Saddam's head is needed. But Saddam's head was not needed. What was needed is something different, wholly different and what happens then, they go back again and they say no, we want another resolution and Pakistan is being given a credit by the Foreign Ministry and the Government, I believe, whether there is a government because the civil government whether it is capable of deciding or not, I have my very serious reservations. But the fact is that situation did not arise because already France, Germany, China and Russia not only opposed but some of them said that we will veto any resolution if it comes to asking for a vote by the United Nations because there is absolutly no justification for asking for a war when these inspectors have said that they need more time for going into other places and Iraq is completely complying with that and supplying them anything that they want and allowing them to go where ever they want. So, therefore, then America said O.K., if that is so, I am going in a solo flight and so there was Blair and there was Spain and probably Australia came in and what happened is that then unilateral war was declared on the 20th of March 2003. Is it a war, sir? Do you call it a war? You tie somebody's hand and feet and then you tell him to fight and fight with a bully who is a demigod, who is like a drunken elephant, he is trampling anything that comes in his way. He has already trampled Afghanistan and what happened, look at the ruins in Afghanistan.

What have we done? Pakistan fully cooperated with them. Pakistan cooperated to an extent that Taliban have not only been thrown

out, it is the Afghanis, in fact the people crying and look at their exodous that we had. Pakistan has directly been affected because the refugees, who have permanently come into Pakistan are now a part of Pakistan. We have to look after them and it is a burden on our own territory as well. Although, as Muslims, we welcome them and we are prepared to share anything that is asked.

Sir, but look what happened. Now, Afghanistan has been thrown into shambles and they say we will rehabilitate Afghanistan. What have you done? What have you done in Afghanistan? What have you given to the Afghanis? Where is that structural designing that existed? Where are the entire buildings, schools and all other homes, houses and huts, which have been ruined and erased by them. Instead of doing anything good for them, the world community providing all the facilitations because the world community was in its totality and entirely involved in erasing Afghanistan and for what because that was a new law and a new doctrine, a new theory introduced in the international politics and international world. And what was that, that if you want to get hold of a single person, you crush the whole country because you were after Usama Bin Ladin, so therefore, you need to erase Afghanistan and you need to demolish it.

Now, if you wanted to kick out Saddam, if that was the position, it would have been different. But that was not so. Now, what happens is that probably, there was an entire propaganda unleashed by the Americans that they will just go and they will walk and there will be garlands, people standing outside and they will just come out and they will garland the

army and they will say thank you very much. You are the rescuers . This is what was said that Saddam is a tyrant. that the people of Saddam have to be relieved from the tyranny of Saddam and therefore we are rescuers going into a territory where they will welcome us. This is another unfortunate aspect that again here it was another muslim country which provided all the facilitations, like Pakistan. I must say that the Pakistani foreign policy, even in providing all the facilities to the United States at that time was wrong when we provided everything. Afghanistan was killed from within Pakistan by the forces who operated from here.

Now again Kuwait . Qatar and Behrain, they provided their territory to the United States. Salute to Turkey which refused because the Parliament was there and the Parliament was effective and there was democracy in that country to the extent that they could not resist and there they stayed back. But again the muslim territories have been provided to Bush and Blair, where from, they are operating and they have gone into.

Sir. kindly see, look at the human misries that have been going. Look at the scorching dead bodies, look at the blood of children , women , men, innocent persons and he says they have fired very accurate missile and precisely guided missiles. Bush says he is very proud of them and the civilians are being targetted. If they are so accurate that means you are consciously targetting the civilians.

Sir, today, if you read the newspaper, there were 14 people, innocent people in a vehicle, which was stopped and they were all shot at

and 7 women and 3 children were killed over there by the soldiers, who stopped them and then killed them, murdered them brutally in broad day light and knowing fully well that they were children and women. So who is going to account for all that? Is not Bush or for that matter the Yankee from Texas, a criminal? Would you not call Blair or for that matter those who are responsible for all this killings and they say on the other hand that the Iraqis are committing human rights violations.

Look at them if the Iraqis defend themselves, if they tie a bomb and they try to prevent those who are the intruders and aggressors, who are killing and attacking them, if they try to defend, they say, this is a human rights violation. You still have audacity to walk into the territory of some other country and you say this a pre-emptive attack. Now where are the weapons of mass destruction. You have been there for 13 days. You have bombed every conceivable city of Iraq. Massopotimia where the greatest civilization erupted from that era and this is 21st Century B.C. sir, when we had trade because the Indus Valley also is the oldest civilization of history is taken, then even we had trade with Masopotimia at that time and therefore, we have historical links with Iraq. So therefore, we have a historical bondage with Iraq and the people of Iraq and their suffering is not only their suffering, it is our suffering. It is the suffering of all humanity. Kindly see that. What has the United Nations to say, I will read Article 2 of the United Nations Charter which was unanimously adopted, to which America is a signitory, to which all the countries of the world are signitories and we bind ourselves by that law, and we believe in

the rule of law sir. Sir, this is Article 2 (4) "all members shall refrain in their international relations from threat or use of force against the territorial integrity or political independence of any state or in any other manner in consistence with the purposes of the United Nations" Now, these states have ruthlessly violated this mandate. Because the United Nations did not give any mandate for war at all or pouncing upon Iraq. So, it is an unfortunate, ruthless attack which has been inflicted upon the innocent Iraqis who are just being maimed and murdered.

Now sir, there are other legal instruments which regulate that it will be war crimes and they are the Geneva Conventions 1949. Geneva Convention of 1949 also says that an attack which is unprovoked, which is not warranted by the United Nations on any sovereign country would be a war crime. Any person killed therein under the garb of a so-called pre-emptive self-defence is a crime of the highest nature. So therefore, under the Geneva Convention the world has to try these acts as criminal offences. But now, another question arises, who is going to stop this genocide, a human element which has been taking place. We are all debating. The world is just looking as a silent spectator. The whole world is glued to the television. All salute to the electronic media. The media is giving everything and the world is looking for itself. There is disinformation of the allied forces, even that is being brutally countered by the other electronic media which is also in vogue. Aljazeera is playing a very positive and a very good role over there. Iraqi television itself. Though I must compliment the Pakistani Geo and the Indus and the

Uniplus, they are also playing a very good role and they are showing both sides of the picture And from that you can very conveniently see that how ruthlessly Iraqis are being maimed, killed and the fire emitting from the skies on innocent people Kindly imagine, if bombs were to fall here around , how would like we feel it, if it had been shuddering and thundering every time So, I would to make a suggestion here sir, let the Government of Pakistan create an atmosphere because sir, kindly see, if a country is internally strong, it is not only indefeatable, it is indefeasible, it is a very powerful country. It is the will of the people, it is not the armoury sir which is the winning factor, it is the will of the people. You cannot defeat the will of the Iraqi people with all the might of the United States or it's allies together or combined. It is not only the will of the people of Iraq , it is the will of the Arab people, it is the will of the Muslim people, it is the will of all the peace loving people of the world which is in vogue and which is praying for Iraqis to be rescued and to be saved as an independent nation. But sir, what are we doing, I wish it was the dynamic personality of Zulfiqar Ali Bhutto today. He envisioned a Pakistan of whole Muslim world. He envisioned the greatest glory whereby he had the Muslim Ummah joined here He envisioned a Muslim bank and he envisioned the Muslim Bomb and it is thanks to him that we have 1973 Constitution. It is also to his genious that bomb is today being declared as a greatest deterrence for preventing India or any other chauvinistic country to attack us or even the United States. And I would say United States will never dare do it. Although, by applying sanctions on Kahuta, it

is again applying the same tactics which it has applied to Iraq may be over another decade or so, we are foreseeing America to attack us, but Sir. I would suggest let the government, if there is a government in this country, a civil government because I have my reservations as a civil government, we may say don't have the LFO, for God's sake have a civilian government which has the power to decide things. Let the civil government call immediately a meeting of the OIC countries. Let the Muslim Ummah join and let them give a threat to stop the war. They should say America stop the war and I can assure you sir, America would not have the audacity not to stop the war. Pakistan being a member of the NAM, must call a meeting of the NAM and NAM must also give such a threat to America because NAM is a powerful organ in the world at present.

Sir, then the Arab League must also do the same thing and I am sure, believe you me sir, that without such a threat, war is not going to end. We will ultimately end up in shambles, we will have another human misery of a pathetic nature and probably all the riches in the world may not be able to rehabilitate the Iraqis. Sir let me thank you for your patient hearing sir and I wish this human calamity is ended and sanity prevails all over and I would beseech that the Government of Pakistan play a pro-active role not only in the Security Council by calling a meeting and asking for immediate end to the war and retrieval of human miseries but also OIC meeting. Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. Mrs. Latif, not present. Mrs.

Rukhsana Zubairi not present. Mr. Muhammad Amin Dada Bhai.

جناب محمد امین دادابھائی: جناب والا! بہت کچھ اس ایوان میں عراق کے ایشو پر کہا جا چکا ہے۔ ویسے بھی ڈیڑھ بجے یہ بتایا گیا ہے کہ آذان کے لئے بریک ہو گی، تو زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ ہم سب کی ہمدردیاں عراقی عوام کے ساتھ ہیں، چاہے وہ گورنمنٹ ہو یا اپوزیشن ہو جب عراق کے ایشو کی بات ہے ، وہاں کی عوام کی بات ہے تو اس پر ہم سب کے خیالات ، اظہار ، محبتیں سب چیز عراقی عوام کے ساتھ ہیں۔ لیکن جناب والا! بڑی اہم بات جو ہے کہ یہ جنگ weapons of mass destruction کی نہیں ہے یہ war economics کی war ہے اور جتنے بھی دنیا میں مظاہرے ہوئے ہیں چاہے وہ یورپین یونین کے ہوں ، چاہے وہ فرانس کے ہوں ، چاہے وہ جرمنی میں ہوئے ہوں یا روس میں ، ساروں کا اپنا اپنا stake آئل کے اندر لگا ہوا ہے ۔ ان کو کوئی ہمدردی عراق کے وار کے ساتھ نہیں ، ان کی ہمدردی یہ ہے کہ جو ان کی Investments عراق میں Oil کے اوپر لگی ہوئی ہیں کہ ان کی ان انوسٹمنٹ کا کیا ہو گا کہ جب خدانخواستہ امریکہ اس oil پر آگے جا کر قبضہ کرتا ہے۔

جناب والا! بہت ساری باتیں یہاں کی گئیں اور ایک عام بات یہ ہوتی ہے کہ عراق کے بعد ، ایران ، سعودی عرب اور پاکستان کی بات ہو رہی ہے ۔ مجھے نہیں سمجھ میں آتا کہ جی ہم اپنے آپ کو اتنا کمزور کیوں سمجھتے ہیں کہ جی پاکستان پر بھی امریکہ یا کوئی اور بھی attack کر سکے گا۔ سب سے بڑا proof تو یہ ہے کہ جب ابھی انڈیا اور پاکستان کا stand تھا اس میں ثابت ہو چکا کہ انڈیا بھی سوچتا ہی رہا لیکن attack نہیں کر سکا کیونکہ ہمارے پاس جو deterrent ہے وہ اس حد تک ہے we are self sufficient into it that nobody in the world can imagine to attack us, the only problem which we have got is economically we should be strong جناب ! یہاں بھائیوں نے ، ساتھیوں نے بات کی foreign policy by seeing the world keep on changing, you have to cope up with the world, whatever the agenda of the world is but economically we should be very strong because جتنی بھی آپ مثال لیں ، ملیشیا کی مثال لیں ، مہاتر صاحب جو ہیں وہاں کے

پرائم منسٹر وہ openly oppose بھی کہتے ہیں اور انہیں کوئی ڈر نہیں openly بھی کرتے ہیں '
کیونکہ وہ economically strong ہیں ۔ ہم سب کو بھی چاہیے ' debates میں ٹھیک ہے ۔ بڑی
اچھی بات ہے کہ اپوزیشن گورنمنٹ کو ضرور debate کر کے بتائے' ان کی جو غلطیاں ہیں وہ
سامنے لائے لیکن country economically strong پر debate ضرور ہونی چاہیے ۔ اگر ہم
economically strong ہوں گے اور economically strong ہم کب ہوسکتے ہیں جب ہم
indigenization کی طرف جائیں ۔ Imported چیزوں کو substitute کریں ۔ خدا نے ہمیں
اپنے ملک میں بڑے ذخائر دیئے ہیں ۔ اس کی کچھ مثالیں ہیں' جیسا کہ آج 55 سال گزر گئے سارے
سیاستدان' یہاں پرانے سیاستدان بھی بیٹھے ہیں ۔ کافی پرانی پارٹیاں بھی بیٹھی ہیں ۔ سب کو
حکومتوں میں موقع ملا ۔ کبھی بھی کسی نے اپنے لوکل ذخائر کی طرف دھیان نہیں دیا ۔ ہمیں اس
ملک میں خدا تعالیٰ نے ہر چیز سے نوازا ہے ۔ اس کی سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ آخری تین
سال میں جو کہ 55 سالوں میں بھی نہیں ہوا' کوئلے کے ذخائر سامنے آئے اور آج جو سیمنٹ سیکٹر
convert ہوا ہے کوئلے پر تو ہمارا قیمتی foreign exchange 200 million dollar پچھلے ایک
سال سے بچ رہا ہے on import of furnace oil. which cement industry used to
use and now it is using coal. It can further be used in the other process
and in light industry. Then gas ہمارا واپڈا ہے ' اس پر بھی research ہونی چاہیئے and
best to my knowledge which I have studied. KESC can be converted on
to coal even. اور ایک common آدمی کے لئے جو ہمیں منتخب کرتے ہیں ۔ یہاں بھیجتے ہیں
اس ایوان میں کہ ہم ان کے مسائل حل کریں' economically strong ہوں' تو اپنے جتنے بھی
لوکل coal کے ذخائر ہیں یا دیگر جو ذخائر ہیں ان کو استعمال کیا جائے ۔ اسی طرح ایک اور مثال
granite کی ۔ یہ چند مثالیں دوں گا جناب ۔ گرینائٹ امپورٹ ہو کر آتا ہے ۔ دنیا میں کہا
جاتا ہے کہ اٹلی کا granite top پر ہے ۔ خود اٹلی کے پاس دو رنگ ہیں گرینائٹ کے ۔ وہ خود
انڈیا سے خریدتا ہے ۔ وہاں cutting and finishing کرتے ہیں اور پھر وہ پوری دنیا میں
export کرتا ہے ۔ ہمارے پاس بلوچستان میں بہت ذخائر ہیں گرینائٹ کے اور ہر رنگ میں
available ہیں ۔ یہ میری study رہی ہے اور وہ استعمال ہوسکتا ہے' اس کی انڈسٹری لگ سکتی

ہے۔ اس میں employment مل سکتی ہے۔ ہم نے اپنے مسائل کو سب سے پہلے دیکھنا ہے۔ اپنے آپ کو economically strong کرنا ہے۔ اگر ہم economically strong رہیں گے تو دنیا کی کوئی بھی طاقت ہمیں نہیں کہہ سکتی کہ یہ nuclears ہوں' یہ missiles ہوں۔ یہ ضروری ہے self-defence کے لئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ economically اگر ہم strong ہوجائیں تو ----

(مداخلت)

Mr. Muhammad Amin Dada Bhai: Yes, it is linked with it because

عراق آج جو suffer کر رہا ہے اس لئے ہی کر رہا ہے کہ وہ economically weak رہا ہے۔ Sanctions میں رہا ہے۔ ہمارے ساتھ بھی آج یہی مسئلہ ہے جو ہم آج بار بار پاکستان کی بات کرتے ہیں کہ ہماری باری ہے۔ اسی وجہ سے کرتے ہیں کیونکہ ہمیں اپنے ملک پر بھروسہ نہیں ہے۔ ہم میں اپنی economy کو strong کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ ہمیں اس کو strong کرنا ہے۔ جہاں جہاں دنیا میں attacks ہوئے ہیں وہ اسی وجہ سے ہوئے ہیں کہ وہ ملک economically weak رہے ہیں' sanctions میں رہے ہیں اور باہر سے loans لیتے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ economically we should get strong. With this, sir, I thank you very much اور ہم سب کی دعائیں عراقی عوام کے ساتھ ہیں اور اس امید کے ساتھ کہ آئندہ جب debate ہوگی تو ہم اپنے ملک کو economically strong کریں گے تاکہ کوئی بھی ہماری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: نہیں' ابھی تو بڑا وقت ہے۔ آپ ویسے بھی سفر میں ہیں۔ جناب ولی محمد مدنی۔ اچھا چلیں برخاست کرتے ہیں ظہر اور lunch کے لئے۔ انشاء اللہ پانچ بجے reconvene کریں گے۔

جناب وسیم سجاد: اگر چار بجے ہوجائے تو we can get through some speeches.

جناب خالد رانجھا: جناب! میرے خیال میں باتیں ہوچکی ہیں، ایک consensus آگیا ہے۔ میری ہاوس سے ایک درخواست ہے بڑے ادب سے کہ چونکہ ہم ایک پیغام دینا چاہتے ہیں کہ this House has unanimously resolved it. تو پھر کیوں نہ ہم اس کو آج release کریں۔

Mr. Chairman: I think it is a very good suggestion. It is up to the members.

جناب خالد رانجھا: اگر اس کو کل پر لے جائیں گے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لہذا، میرا خیال ہے کہ ہم اس کو ختم کریں اور بہتر یہ ہوگا کہ it will be a right message at the right time

Mr. Chairman: Absolutely correct. I agree with you. I think we will convene at 5 O' clock in the evening today.

{The House then adjourned to meet again at 5 O' clock in the evening of the same day i.e. 1st of April, 2003.}

(The House reassumbled at 5.04 p.m. with Mr. Chairman, Muhammedmian Soomro, in the Chair)

Mr. Chairman: We will continue. I will just request the honourable speakers to please be precised and to the point because our colleagues are keen that we should wind up. So, I will request you to please be precised and to the point. They quite have been repetitive. Mrs. Rukhsana Zuberi.

Mrs. Rukhsana Zuberi: Thank you Mr. Chairman, First of all I would like to take this opportunity to congratulate you on your election to

this august House as a Chairman and through you the Deputy Chairman.

It is heartening to see that we are working on a unanimous resolution for this issue which we have debated for so many days. Not only it is unanimous resolution, a consensus of the House which is emerging but also to sum up the question that is, is Pakistan next? A consensus is there that, "no". We are not next. And the argument we are giving is, that our defence is strong, that we have nuclear device with us, that we have missile technology.

Mr. Chairman, please permit me to say that it seems that the House is joining me but I would like to take this opportunity to thank Mr. Zulfiqar Ali Bhutto who brought this technology to Pakistan and who initiated, come what may and he did not surrender. I think this is the consensus which this House has come forward to Sir, despite all these facts on ground people of Pakistan are anxious to know and they are asking this question, is Pakistan next? I would like to focus on the similarity of events between Iraq and Pakistan. Sir, in 1918 after World War I, after the fall of Ottoman Empire Iraq was under British mandate. British mandate expired on October 3, 1932 when Iraq gained independence. It is 1932. Iraq pursued a pro-British policy until military revolution in July, 1958 by Abdul Karim Qasim who dissolved the legislature. I would say that again sir, who dissolved the legislature. A series of governments followed, often overthrowing the previous ones by force.

In 1979, Saddam Hussain who had been second-in-command at

that time till the coup in 1968 when his Baath Party seized power, took over as President of Iraq. Then sir, Saddam consolidated his control in the late eighties after the war against Iran and how did he consolidate? He announced political reforms and elections. However, the reforms in election were such that the political institutions were dominated by Baath Party. Power rested with President Saddam Hussain. The revolution comes in.

Mr. Chairman sir, in Pakistan we have faced with the similar situation. We have had ineffective political institutions, unstable governments that followed often overthrowing the previous ones by force. The power rests and still rests with one person sir. This is indeed a very critical situation. We have noticed that concentration of all powers especially in a critical situation like this is extremely dangerous. This view, as I quote sir, is in the United States Congress as well when Congressman Obey a democrate from this David Abbey, a democrat, in this concern expressed and I quote. " The administration would have the authority to put US resources and US troops in almost any country in the world, at any time, in any capacity, with the national security interest of the United States, therefore, being defined almost solely by the President. He further says that flexibility is one thing and being able to turn the constitution into practice is another. Sir, such a situation makes nation more vulnerable. Sir, I would like to conclude with my submission that in addition to the unanimous resolution, Mr. Chairman, a clear message should go to our people that the Government and Opposition have agreed

to resolve all issues including LFO and stands committed to strengthen the institutions of our country. Sir, this can give confidence to our nation that they stand united. Thank you.

جناب چیئرمین : جی مسز طاہرہ لطیف ' آپ کا نام پہلے بھی بلایا تھا' آپ اس وقت نہیں تھیں۔

مسز طاہرہ لطیف : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آج پھر ہم اور تمام دنیا ایک نہایت اہم دور سے گزر رہے ہیں۔ جنگ مسائل کا حل نہیں ہوتی ۔ جنگ مسائل کا حل نہیں ہوتی مگر آج دنیا کی سپر پاور اور معروف civilized قوم بارہ دن سے عراق پر حملے کر رہی ہے لیکن عراقی مزاحمت کے سامنے اتحادی فوجیں کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں کرسکیں۔ امریکہ اور اتحادیوں کی یلغار بلاجواز ' افسوس ناک اور غیر قانونی ہے یہ تباہی انسانیت کی کھلی توہین اور یو این او کے چارٹر کی خلاف ورزی ہے۔ مسٹر چیئرمین! ہمیں اس کے لئے ہر فورم پرپرزور اپیل کرنی چاہیئے کہ جنگ کو فوراً بند کیا جائے۔ یہ تباہی انسانیت کی کھلی توہین ہے۔ فرانس' جرمنی' چین اور دیگر ممالک پر لازم ہے کہ اپنا اثرورسوخ اور دباؤ ڈال کر عراق کو تباہی و بربادی سے بچائیں۔ کب تک یہ خونی کھیل جاری رہے گا اور عراق اپنی بے سروسامانی سے جدید اسلحہ کا کب تک مقابلہ کرے گا؟ علامہ اقبال نے کہا ہے

مومن ہو تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

امریکی حملے کا مقصد اس وقت تیل پر قبضہ اور اپنی طاقت منوانا ہے۔ جناب چیئرمین! عراق تیل کی دولت سے مالا مال ہے جبکہ امریکہ پچاس فیصد تیل گلف ممالک اور عراق سے حاصل کرتا ہے۔ گلف ممالک میں تو امریکہ کا hold ہے لیکن عراق پر اس کا بس نہیں چلتا۔ بغداد ہماری تہذیب اور صوفیاء کرام اور بے شمار مذہبی پیشواؤں کا مرکز رہا ہے۔ ہماری تہذیب کا تانا بانا بھی وہیں جا ملتا ہے۔ ہر دور میں فرعون آتے رہے ہیں' وہ للکارتے ہیں کہ ہم سب سے بڑے ہیں لیکن خدا نے انہیں نشان عبرت بنا دیا ہے۔ کہاں ہے چنگیز اور تیمور اور کہاں ہے سلطنت برطانیہ' جس کا سورج کبھی غروب نہ ہوتا تھا؟ اس وقت افسوس تو یہ ہے کہ امریکہ نے شہری

آبادیوں اور ہسپتالوں پر بھی بم برسائے۔ خوراک کے ذخیرے کو بھی تباہ کر دیا ہے۔ جس میں ننھے منے بچوں کے لئے دودھ کی وافر مقدار تھی۔ جناب چیئرمین! ہمیں صرف اور صرف انسانی رشتے کے حوالے سے عراقی عوام، بوڑھوں، بچوں اور بیمار لوگوں کا سوچنا چاہیئے اور دنیا کے تمام پلیٹ فارموں سے آواز بلند کرنی چاہیئے کہ عراقی عوام کو جنگ کی آگ میں دھکیلنے سے روکا جائے۔ آخر میں، میں پرزور اپیل کرتی ہوں کہ جنگ کو رکوانے کے لئے کوششیں جاری رکھی جائیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ مسٹرعبدالطیف انصاری۔ جناب ولی محمد۔ میں عرض کردوں

کہ here the honourable members are expected to speak and not to read.

بدینی صاحب، یہ بھی موجود نہیں۔ سید سجادحسین بخاری۔

Syed Sajjad Hussain Bukhari: Mr. Chairman, first of all I want to thank you for giving me this opportunity to talk on Iraq issue. I would not take much of your time because so many things have been said

لیکن دو چار issues ایسے ہیں جو کہ میں نے مقررین کی تقاریر سے اخذ کیے۔ بہت ساری باتیں چونکہ ہو چکیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس جنگ میں نہ صرف عراق کے عوام پر مصائب کے پہاڑ گرا دیئے گئے بلکہ اس سے international politics میں ایک ایسی تبدیلی آئی ہے اور اس کے اس قدر سنگین نتائج برآمد ہوں گے کہ شاید بہت ساری ہولناکیاں اور تباہیاں منظر عام پر آئیں گی۔ اس جنگ کے اثرات سے چیزوں کے، اداروں کے مفہوم اور مطالب تبدیل ہوں گے۔ ہم دوسری جنگ عظیم کے بعد League of Nations کی ناکامی کے بعد ایک نام سنتے آئے جس کو United Nations Organization کہتے تھے۔ اب یہ ادارہ Divided Nations Organization ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ جو چیزیں ہم democracy and dictatorship کے حوالے سے دیکھتے تھے وہ بالکل الٹ ہوگئیں کہ چند لوگوں کا گروہ جو کہ امریکن پریذیڈنٹ کے ارد گرد ہے اور جو غیرمنتخب لوگوں کا گروہ ہے اس نے ان تمام آوازوں کو دبا دیا جو کہ

جمہوریت کی آوازیں سمجھی جاتی تھیں۔ امریکہ کے اندر اور پوری دنیا کے اندر جسے ہم عوام کی آواز کہتے ہیں اس کو دبا دیا اور جمہوریت کو dictatorship میں بدل دیا اور dictatorship کو جمہوریت کا نام دے دیا۔ یہ مطالب اور مفہوم بالکل تبدیل ہو گئے۔ اسی طرح سے عراق کی آزادی کے نام پر، جس کو وہ operation to liberate Iraq کہہ رہے ہیں، دوسرے لفظوں میں عراق کو غلام بنانے کی ایک کوشش ہے، انہوں نے غلامی کو آزادی کہہ دیا۔ تو اس سے ساری صورتحال تبدیل ہو گئی۔ Human rights کے حوالے سے آپ یہ دیکھیں کہ جو انسانوں کے بنیادی حقوق تھے ان کو پامال کر کے اپنی مرضی مسلط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور ظلم کی بات یہ ہے کہ بارہ برس پہلے عراق پر جس بنیاد پر حملہ کیا وہ یہ تھی کہ عراق نے ایک دوسرے ملک کے اوپر قبضہ کر لیا ہے اور ہم اس ملک کو چھڑانے کے لئے وہاں پر جنگ کر رہے ہیں اور آج امریکہ وہی کام خود کر رہا ہے اور دنیا بے بس ہے، اس کو کچھ کہہ نہیں سکتی۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی خطرناک صورت حال ہے۔ Liberation کے نام پر عراق کی غلامی صرف ایک مثال نہیں ہو گی جس پر تشویش کا اظہار کیا جاتا رہا ہے بلکہ کئی اور ممالک کی باری آ سکتی ہے۔ یہ اس لیے تشویش کا باعث ہے کیونکہ اس سے پہلے افغانستان کی باری آئی تھی، اس کے بعد دوسرے ملک عراق کی باری آئی اور یہ تشویش بلا جواز نہیں ہے بلکہ یہ خدشات حقائق پر مبنی ہیں۔ مگر یہ تو تشویش ہے، یہ تو سوالات ہیں کہ کس کی باری آئے گی۔ اس کا حل کیا ہے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں ان سوالات کو پیدا کرنے کی بجائے ان کے جوابات تلاش کرنے چاہئیں اور ان کا حل ڈھونڈنا چاہیے۔ ان کا حل صرف ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلم امہ کے اندر اتحاد پیدا کیا جائے اور مسلم امہ کے اندر اتحاد کون پیدا کرے گا؟ مجھے یاد آ رہا ہے اس کے لئے شہید ذوالفقار علی بھٹو جیسے لیڈر کی ضرورت ہے جس نے نہ صرف مسلم امہ کے اتحاد کی بنیاد رکھی بلکہ اس بنیاد کو مضبوط کرنے کے لئے اپنی جان دینا بھی گوارا کیا لیکن آج ہم تلاش میں ہیں کسی ایسے لیڈر کی جو مسلم امہ کو میسر ہو اور سامراج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بات کر سکے۔

جناب چیئرمین! ایک تجویز میں یہاں پیش کروں گا جس پر کسی دوست نے already بات کی تھی میں اس کو endorse کروں گا کہ جیسے آج اس ایوان کے اندر ہم اک unity کی

فضا پیدا کرنا چاہ رہے ہیں ایک issue کے اوپر۔ اگر یہ unity اس ایوان کے باہر بھی ہو اور تمام political forces کو جو انتہائی popular leaders ہیں اس ملک کے جیسے محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ اور نواز شریف صاحب، ایسے تمام ساتھیوں کو اکٹھا کیا جائے اور ایک گول میز کانفرنس بلائی جائے تاکہ پوری قوم ایک issue کے اوپر اکٹھی ہو۔ دوسری بات میں کروں گا، appreciate کروں گا میں اس بات کو کہ ہمارے حزب اقتدار کے لوگ بھی اور اپوزیشن کے لوگ بھی ایک بات کر رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ might is right کا فلسفہ غلط ہے۔

جناب عبداللطیف انصاری: جناب چیئرمین صاحب! میں بہت ہی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور اس سے پیشتر میرے ساتھی معزز اراکین نے بہت ہی واضح اور جامع تقریریں کی ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ میں ان کو دہراؤں۔ میں اپنی تقریر کو مختصر کرتے ہوئے چند باتیں کروں گا جو ہمارے قرآن شریف میں سورہ نساء آیت نمبر ۷۶ میں بیان کی گئی ہیں ۔ جہاں حق اور قول کی حد بندی کی گئی ہے، جہاں ظالم اور مظلوم کی بات کی گئی ہے ، میں اس پر اپنی تقریر کروں گا ۔ جو لوگ ظلم اور سرکشی کر رہے ہیں ، جنگ کر رہے ہیں ، وہ شیطان کے دوست ہیں ۔ جو ظلم کو مٹانے کے لئے جنگ کر رہے ہیں وہ خدا کی راہ میں مجاہد ہیں اور جو لوگ ظالموں کے مقابلے میں مظلوموں کی حمایت کرتے ہیں وہ جنگ کی راہ میں خدا کی مدد کرتے ہیں۔

میں یہاں عرض کروں گا کہ عراق کی یہ جنگ مظلوموں اور ظالموں کی جنگ ہے۔ امریکہ نے نہتے عراقیوں پر ظلم ڈھایا ہے۔ پورے ایوان نے اس ایشو پر بہت سی باتیں کی ہیں، بہت سی تجاویز دی ہیں لیکن میں عرض کروں گا کہ یہ وہی عراق ہے جس پر ہم یہ الزام لگاتے تھے کہ اس نے کبھی پاکستان کی مدد نہیں کی۔ لیکن آج وہ مسئلہ نہیں ہے کہ اس نے پاکستان کی مدد کی یا نہیں کی یا ان کا ہندوستان کے ساتھ کیا رابطہ تھا۔ آج مسئلہ ہے مظلوم اور ظالم کا۔ جس طریقے سے امریکہ نے عراق پر ظلم ڈھائے ہیں ، ہماری پوری قوم اس کے خلاف متحد ہے اور یہ ایوان اس پر متحد ہے کہ ایسی قرارداد پاس کی جائے کہ جس سے یہ بات ظاہر ہو کہ پاکستان کی پوری قوم ان ظالموں کے خلاف ہے اور مظلوم کا ساتھ دے رہی ہے۔ اس کے لئے میرے بہت

سارے دوستوں نے بڑی اچھی تجاویز دی ہیں کہ کس طریقے سے گول میز کانفرنس کی جائے اور کس طریقے سے دونوں ایوانوں کو اکٹھا کیا جائے اور ایک متفقہ قرارداد پاس کی جائے۔ میں عرض کروں گا کہ ہمارے خیالات کے اظہار میں یہی چیز بہتر ہے کہ ہم اپنی پوری قوم کی طرف سے ایسی resolution پاس کریں کہ جس سے دنیا میں ثابت ہو کہ پاکستانی قوم اس مسئلہ پر متحد ہے۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا کیونکہ اسی ایشو پر میرے بہت سارے دوستوں نے بہت اچھی تجاویز دی ہیں اور بہت اچھی تقاریر کی ہیں۔ میں بلاوجہ ان کو repeat نہیں کروں گا۔ لہذا، میں ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ میر ولی محمد بادینی۔

میر ولی محمد بادینی: جناب چیئرمین صاحب! سب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ڈپٹی چیئرمین صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب! عراق پر کافی باتیں ہو چکی ہیں۔ سب سے پہلے میں یہ چاہتا ہوں کہ اس پر قرارداد پاس کریں۔ جتنی بھی باتیں ہو رہی ہیں صحیح ہو رہی ہیں۔ بہت سے بھائی یہ کہہ رہے ہیں کہ عراق نے ہمارا ساتھ نہیں دیا۔ جس نے ساتھ نہیں دیا وہ خود بھگت رہا ہے لیکن ہمیں یہ نہیں کرنا چاہیئے کہ جیسا وہ کرے، ہم بھی اسی طرح کریں۔ پھر ہم میں اور اس میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ لہذا، ہمیں یہ چاہیئے کہ جتنا بھی ہو سکے ہم اس کا ساتھ دیں۔ میں اس سے زیادہ آپ کا وقت نہیں لوں گا۔ یہ کافی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ میر صاحب۔ سردار مہتاب احمد نہیں ہیں۔ جناب رحمت اللہ خان کاکڑ۔

جناب رحمت اللہ کاکڑ ایڈووکیٹ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ کو اور اپنے تمام نئے منتخب سینیٹر صاحبان کو اس منصب پر فائز ہونے کی مبارکباد دیتا ہوں اور سب سے یہ توقع ہے کہ اللہ کرے یہ معزز ہاؤس اسلام کے نام پر بننے والی اس مملکت خداداد میں اسلامی قانون سازی کا ذریعہ بنے اور اس پر عمل درآمد کی کوئی صورت نکل آئے جو کہ بدقسمتی سے اب تک نہ ہو سکا ہے۔

Foreign Policy کے حوالے سے دو چار گزارشات یہ ہیں کہ ہیروشیما، ویت نام،

USSR، پانامہ، کویت، عراق، چیچنیا، بوسنیا، ایسٹ تیمور، ان تمام کے خون سے ہاتھ رنگنے والے کھلاڑی اب عراق کی طرف دوسری مرتبہ میدان میں آ گئے ہیں۔ یہ زیادتی ہو گی کہ اگر ہم یہ کہیں کہ بحیثیت مسلمان ان کی اخلاقی یا مالی مدد نہ کریں۔ مگر یہ ظلم ویت نام پر بھی تھا۔ اس وقت بھی ایک انسان کی حیثیت سے اس پر احتجاج کیا گیا۔ یہ criminals جو international بیوپاری ہیں، multinational کمپنیوں کے پیسوں پر انتخابات کے میدان میں آنے والے ہیں اور Camp David سے remote control کے ذریعے پوری دنیا کو خون میں رنگنے کا ان کا جو پروگرام ہے ۔ اگر اس کی روک تھام نہ کی گئی اور شاید ہم روک تھام نہ کر سکیں کیونکہ ہم تو سب کچھ اپنے پاس رکھتے ہوئے بھی بے بس ہیں۔

ہم شاید un-officially اپنے پروگرام roll back کر چکے ہیں۔ بظاہر press میں یہ impression نہیں دے رہے ہیں کہ ہم roll back کر چکے ہیں لیکن ان کو بہانے چاہئیں، اگر آپ نے roll back کیا بھی ہے تو پھر آپ کی laboratories میں کیا ہو رہا ہے؟ Super powers کو خود یہ نظر نہیں آ رہا ہے کہ وہ بھی تو atomic powers ہیں۔ اگر atomic اور nuclear power بننا جرم ہے تو سب سے بڑا مجرم اس وقت Camp David میں بیٹھا ہے۔ برطانیہ، فرانس، چین اور Middle East کا غنڈہ اسرائیل یہ سب nuclear powers ہیں۔ ان کو کیوں اپنے یہ گناہ نظر نہیں آ رہے ہیں۔ جہاں جہاں انہوں نے پروگرام بنائے ہیں۔ اس مرتبہ یہ کوئی نئی strategy کے ساتھ میدان میں آئے ہیں۔ چیزیں bulldoze ہو رہی ہیں۔ ان کو کوئی زندہ شے نہیں چاہیئے۔ گزشتہ دن کا واقعہ پوری دنیا کے لئے باعث شرم ہے کہ ایک چلتی van میں ایک ہی خاندان کے تیرہ آدمیوں کو ان بزدلوں نے اپنے ڈر کی وجہ سے ڈھیر کیا ہے۔ ان کی طرف سے کوئی آواز نہیں اٹھتی ہے۔ Human rights کے یہ ٹھیکیدار اب کیوں خاموش ہیں؟ China میں human rights پر non-democratic countries میں یہ human rights کے نام پر چیختے تھے۔ اب وہاں یہ جو خون کی ہولی کھیل رہے ہیں، اس میں یہ human rights کو protect کر رہے ہیں یا oil wells کو protect کر رہے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف United Nations, European Union, OIC, عرب لیگ، جنیوا کنونشنز کی خلاف ورزیاں کی ہیں بلکہ دنیاء اخلاق کی انہوں نے دھجیاں اڑائیں ہیں۔ ان کے اپنے ملک میں، پوری مہذب دنیا میں ان

کے خلاف جو مظاہرے ہو رہے ہیں' ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ وہ فارمولے کہاں گئے ہیں کہ crime against a person is crime against humanity. ایک human being کے خلاف جرم یا اس کا murder پوری humanity کے خلاف جرم ہے تو پھر یہ عالمی مجرم ہیں ۔ International Court of Justice کیوں خاموش ہے؟ War Crimes Tribunal کیوں خاموش ہے؟ کیوں حکومتوں کی طرف سے ان سے دو ٹوک بات نہیں کی جاتی؟ یہ اب کیا کر رہے ہیں ؟ بحیثیت مسلمان تو ہمارا ایمان ہے کہ یہ کچھ بھی نہیں کرسکتے ۔ پھر بھی اگر مادی چیزوں پر نظر رکھی جائے اور کوئی مصلحت آڑے آ بھی رہی ہے تو بھی ہم کتنا پیچھے ہیں۔ خود ان کے اپنے ممالک میں ان کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں لیکن ہمارے ملک میں ماسوائے اپوزیشن کے باقی مہربان خاموش ہیں ۔ گھما پھرا کے بات تو کر رہے ہیں کہ جنگ بند ہونی چاہیئے ۔ لیکن ڈر یہ ہے کہ ہماری اس معزز ایوان کی بحث سے قرارداد پاس ہونے تک ان کا صفایا نہ ہو جائے ۔ جس سپیڈ سے یہ شیلنگ کر رہے ہیں' میزائل فائر کر رہے ہیں اور چیزوں کو صاف کر رہے ہیں' یہ نہ مسجد چھوڑتے ہیں' نہ چرچ چھوڑتے ہیں' نہ ہی انہوں نے سکول چھوڑا ہے۔ بوڑھے ' بچے جوان سب ہی ان کا نشانہ بن رہے ہیں ۔ جو ان کے سامنے آتا ہے یہ اس کو موت کی نیند سلا دیتے ہیں ۔

اقوام متحدہ کو ان کے خلاف اقدامات کرنے چاہئیں۔ یہ اقوام متحدہ کے باغی ہیں۔ سیکورٹی کونسل ان کے مفادات کے لئے کام کرتی رہی۔ کوفی عنان صاحب کو امپورٹ کرکے انہوں نے اس کا سیکرٹری جنرل بنایا تو یہ اقوام متحدہ کی sanctions عراق پر لگا رہے تھے ۔ پچھلے دس بارہ سالوں سے عراق کے عوام کے خلاف انہوں نے پابندیاں لگائی ہیں۔ اس میں نہ صرف یہ ہے کہ ان کی ٹریڈ یا ایئرسروس پر پابندی تھی بلکہ بچوں کے دودھ تک پر انہوں نے پابندی لگائی ۔

آئے روز ہم دیکھتے ہیں' ہم سب دیکھتے رہے ہیں' پوری دنیا دیکھتی رہی ہے میڈیا پر کہ عراقیوں کے بچے بلک بلک کر مر رہے ہیں لیکن ان کا کوئی بھی بال بیکا نہ کرسکا ۔ 1956ء میں بھی تو یہ سپر پاور تھے لیکن Union of Soviet Socialist Republic نے ان کو ایک دھمکی دی اور نہر سویز سے بھیگی بلی کی طرح یہ پیچھے ہٹ گئے ۔اب ان کو میدان صاف نظر آ رہا ہے اور

یہ مکے اٹھا کر کہہ رہے ہیں کہ we are the superior on the earth کوئی superior نہیں ہے خدا کی ذات superior ہے ۔ کوئی بھی چھوٹا یا بڑا ملک ہو' اس کی خودداری کا احترام ہونا چاہیے' اس کی آزادی کا احترام ہونا چاہیے ۔ ان کے جو بنیادی حقوق ہیں UN charter کے اندر رہتے ہوئے ان کا احترام ہونا چاہیے ۔ Undiscriminatory bombardment انہوں نے کی ہے۔ یہ تو پریس اور میڈیا کی آزادی کے بڑے علمبردار رہے ہیں' خود اپنے چینل پر دکھا رہے ہیں کہ عراق کے انفارمیشن سسٹم کو ہم نے تباہ کردیا ہے تاکہ دنیا کو خبر نہ پہنچ سکے ۔ ان کے سٹیلائٹ تباہ کر دئیے ہیں ۔

جناب والا! پھر جب وہ مذہب کی بات کرتے ہیں کہ ہم دنیا کے سب سے بڑے مذہب پرست ہیں تو کون سا مذہب انہیں درس دیتا ہے کہ انسانیت کو ملیا میٹ کردو ۔ان کے ڈالروں پر جو we trust in god کے نعرے انہوں نے لکھے ہیں وہ تو اب جھوٹ ثابت ہوئے ۔ یہ اپنا اسلحہ چلانے کے لئے کسی کے خون سے بھی دریغ نہیں کریں گے ۔انہوں نے چیچنیا میں' بوسنیا میں' ایسٹ تیمور میں بلکہ تاریخ کے پرانے اوراق پلٹ کر دیکھیں تو اس South East Asia میں ایک ملک کو تین تین حصوں میں بدل دیا ہے بلکہ چار چار ملکوں میں بدل دیا ہے ۔ انڈونیشیا' ملائیشیا' سنگاپور' پھر ایسٹ تیمور' اب انہوں نے یہ ٹھیکہ اٹھایا ہے کہ ہم دنیا کا نقشہ بدلیں گے ۔

یہ کرد کو سپورٹ کریں گے تاکہ ترکی' سیریا' ایران اور اردن کے جو کرد ہیں وہ اکٹھے ہوں اور یہ American base بن جائے ۔ان کے ہمارے متعلق بھی ارادے ٹھیک نہیں ہیں۔ آئے روز یہ پریس میں statement جاری کر رہے ہیں کہ تم نے North Korea کو فلاں چیز دی تھی ۔ North Korea کو آپ کے فلاں items جا رہے ہیں یا نارتھ کوریا پاکستان کو فلاں چیز دے رہا ہے ۔ ہمیں اس سے اتفاق ہے کہ الحمدللہ پاکستان ایک مضبوط ملک ہے لیکن داخلی طور پر معاملہ گڑ بڑ ہے۔ گڑ بڑ کی صاف وجہ یہ ہے کہ عوام اور حکومت کے درمیان اعتماد کی جو فضا ہونی چاہیے وہ نہیں ہے۔ کوئی بھی انفارمیشن منسٹر جو بیان داغے' اس کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ عوام اور حکومت کے درمیان اعتماد کی فضا ہونی چاہیئے۔ یہ حکومت جیسی بھی ہے' یہ ملک جیسا بھی ہے' یہ ہمارا ہے' ہم اس کے ہیں۔ اس کو دنیا کی کوئی بھی پاور ہم سے

جدا نہیں کر سکتی ، نہ ہم اس سے جدا ہونگے۔ اس کا بنیادی مقصد، جس کے لئے ہماری لاکھوں ماؤں بہنوں کی عصمتیں لٹیں ، لاکھوں لوگ ہجرت کر کے در بدر ہوئے ، وہ کیوں پس پشت چلا گیا؟ لا الہ الا اللہ والا نعرہ کہاں گیا؟ اب لوگ پوچھتے ہیں کہ اس نعرے کا کیا ہوا؟ وہ جو ہم ہجرت کر کے آئے اس کا کیا ہوا؟ Coming back to the point of Iraq..

Mr. Chairman: Please try to conclude.

جناب رحمت اللہ کاکڑ ایڈووکیٹ: پوپ جان پال کی اس statement کے بعد پوری دنیا کے christians کی آنکھیں کھلنی چاہئیں۔ کل کی ایک خبر ہے کہ مسٹر بلیئر کے فلاں چرچ میں داخلے پر پابندی بھی لگی ہے ۔ ان کی ممبر شپ یا ان کا religion جو بھی ہے ، اس کو ختم کیا جائے۔ مجھ سے زیادہ فہم و فراست والے لوگ اس معزز ہال میں بیٹھے ہیں۔ خدا کو جان دینی ہے سب نے لیکن پہلے اپنی حکومت پر یہ pressure ڈالا جائے کہ جو بھی حق ہو ، اس معزز ہاؤس کے توسط سے ، اگر ہم زیادہ چرب زبانی کے عادی ہیں تو حکمت کے ساتھ ، ان کو کہا جائے کہ اس ظلم سے اپنے ہاتھ کھینچ لے ۔ اسی میں ہم سب کی سلامتی ہے ، پورے اسلام کی سلامتی ہے ، پوری انسانیت کی سلامتی ہے ۔ وما علینا الاالبلاغ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سردار مہتاب احمد۔ Would you like to speak

سردار مہتاب احمد خان: جناب چیئرمین !

First of all I would like to extend my felicitation to you on your election to the very esteemed position of the Chairman of the Senate and also to the Deputy Chairman. Mr. Chairman, today I am standing here with a heavy heart that in thirteen days of the American aggression. Anglo American aggression in Iraq has not only made all efforts in destroying cities of Iraq, the continuous day and night bombardment but also today I really felt very sad, anguish and I am full of agony when I listened that today seven innocent women and children who were travelling in a car were directly

shot by the American forces and this has very clearly given a message to the world and to the people of Iraq that all those designs and impressions which were given to the world that Anglo American forces today are going to liberate the people of Iraq from the Saddam regime is not only false but it has also very openly exposed their true face.

Mr. Chairman, I think the situation is very concering and without any hesitation and without keeping in view the difficulties and the reservations of the government or the Foreign Ministry, this House and the Parliament, in total, must condemn the Anglo American aggression over the people of Iraq. Any weak position and stand will not only defeat the very purpose of humanity but also it will allow the powerful forces and the powerful countries to over run the weakend countries in the world. Mr. Chairman, if we go a little back into the whole political background of the situation, I would just like to go through a brief statement that why America today is very aggressive not only towards the weaker nations of this world but also specially towards the Muslim countries and we will find out very simply and very clearly that after the invasion of Russian Forces in Afghanistan, the United States made on efforts not only to involve the people of Afghanistan but also the Muslim "Ummah" as a front line resisting movements against the Russian aggression and once the Soviet Union had fallen, the immediate fear to the United States of all those factors who successfully defeated the Super Power of Russia must be dealt with immediately and so that is what is happening today. It is also very clear that after the fall of Soviet Union, Europe had decided that they

would not be interested much in the NATO any further and of course, there was also realization that against the American Economic might in the world there was a need for another parallel economic force in the shape of European Union. After the incident of 9/11, the Americans quite intelligently and cleverly involved the Europe against issue of fundamentalism of Islamic Forces and they were quite successful in gaining the support of Western Countries The United States of America was not able to provide any proof of involvement of the Afghan people or the people of Iraq in any sort, in the demolition of World Trade Centre. However, America became the country which immediately took on the people and the Government of Afghanistan at that time. We do realize that was situation, there were the circumstances that the world at large did not have enough reaction time and the sympathies were all on one side of the United States. Even the British Prime Minister, he was unable to provide any proof to the Parliament regarding the involvement of Afghanis or the people of Iraq in the action of world trade centre. But in this particular case of Iraq, I think it is very evident, it is very clear that the United States had no answer, they have no proof, that the Iraqi regime or the Iraqi government does have the weapons of mass destruction. The Weapons Inspectors, their reports were presented off and on before the Security Council. But the unilateral decision which I think the United States alongwith UK had taken much earlier that this is a time that instead of consolidating and quantifying the United Nations and the Security

Council. They have turned the whole world into a new chaotic situation. The Americans designs are very clear Their design is, that they want to create a supremacy of the jewish state of Israelies in the Middle East because you would see that today only United Kingdom and USA are the two partners in the whole war against the people of Iraq because UK considers it as its moral obligation. That the illegitimate child who is given birth by the British imperialism at that time in kind of Israel, that must be fortified at all costs. And furthermore, they also want to occupy and take control of the energy resources which I think will be going to create lot of problems for the Europe as well We have to understand and we also have to appreciate that the Europe today has completely dissociated themselves this Anglo -American aggression on Iraq because we understand that it is not possible for them at this time or in future to go alongwith the Americans against the policy and I think for a country like us who are also located at a very important geo-political location where, from one side we have China, we have Russia around us and we have Iran and Afghanistan and that at the same time we have very hostile neighbourhood of India and keeping in view the changed circumstances and the essentiality of having an independent economic block in the whole region, I think this time in the that the government of Pakistan must take a more independent analysis of the situation and they must not follow blindly the American policy. And keeping in view the same circumstances, I would also stress upon this thing that the foreign policy must be based on the wishes of the people of all the provinces of this

country because we must not forget that in the recent elections. the people in Balochistan and Frontier, have given a different verdict. Their verdict must not be ignored. Their verdict must not be brushed off. Simply, that the supremacy and the policies which we have been following in last 55 years regarding running of the country and also running the foreign affairs of the country, that must not be unilaterally decided by simple majority of one province. Mr. Chairman, these are very crucial days. Pakistan has to play a very important role also. Interestingly and luckily, I think. we should not feel that this is an unlucky time for Pakistan to be a member of the UN Security Council. I think this is a very important position for us. This is also a very opportune time for us to manoeuvre all kind of diplomatic efforts and not only restraining the further aggression of the Anglo-American over the people of Iraqbut also we must make all efforts that all American designs in converting the whole world into a unipolar world, must be defeated. It is also very pertinent to point out. that after the war of Afghanistan, after the American aggression on Afghanistan, American strategists and the administration simultaneously tried all their efforts that this whole world must be turned into a clash of civilization. But I am very glad and I am very confident that specially Europe and the West, the people of West and their brave leadership have said big 'no' to the American designs and in more than 600 cities, millions of people have marched against the American aggression. This is a clear example. It is also pertinent to note that America has always tried to break only those countries which were never democratic. Where

democracy was never nearby and Americans have always been supporting dictatorships in these countries. The Americans, today, have been answered very well by the Secretary General of the Arab League that B-52 bombers can not bring democracy. I would also like to mention here and pay my tributes to honourable Mohateer Muhammad, who is leader of a very small muslim country but since he is from an elected government, he is an elected Prime Minister and he enjoys the support of his people. It is the only country in the world and it is the only leadership in the muslim world today, who is not only challenging the American might but he is also trying to guide rest of the independent democratic counteries to take a leading role against the American aggression in all sides.

Mr. Chairman, it is also very astonishing and it is a mockery of justice and judicial system that on one side. the Americans have kept many hundred muslims, who were either collected or who were either made prisoners in Afghanistan or who were also taken from Pakistan and other countries of the world. They have been kept in isolated place of Goantana mo Bay and all those prisoners, have been denied of all basic fundamental rights, which they could enjoy under the Geneva Charter. But this is a state of affairs on one side and on the other side, it is also very astonishing that the Americans are demanding a treatment, of the prisoners of war in Iraq, under the Geneva Charter.

Mr. Chairman: Please try to conclude.

Sardar Mahtab Ahmed Khan: Mr. Chairman! All those

people, who are fighting their resistance movement in Iraq, they are the brave people. They are the most honourable people. But despite of their incompatibilities of war and force against the American aggression, they are not only giving resistance but they are also turning the grounds of Iraq as a fierce battle field for the American forces.

At this time, I would also like to mention here that this war will have very serious demonstrations and implications in the economic side of country like Pakistan. I am not aware that the Finance Minister or the Advisor on Financial Affairs has any contingency plan for the people of Pakistan, for this type of situation, which we are not only facing at the moment but which we will be facing in the times to come.

I would suggest it, through you Sir, that the Parliament and this House must be taken into confidence on such things. I would also like to mention here that this House must resolve and we must condemn the American aggresion over the people of Iraq. If we failed to meet that responsibility today, we will have no justification, if tomorrow our hostile neighbour also takes the same position regarding their 55 years long position on Kashmir. I think this is the time that we must say, "no" to dictators and we must say, "no" to aggressors. Thank you very much.

مولانا گل نصیب خان: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم، جناب چیئرمین صاحب! سب سے پہلے میں آپ کو اور ڈپٹی چیئرمین صاحب کو مبارکباد دیتا ہوںاور بجا طور پر یہ امید رکھتا ہوں کہ ایوان کے سارے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ انتہائی خوش اسلوبی سے اس ایوان کو چلائیں گے اور سارے ممبرحضرات جو نئے منتخب ہوئے ہیں ان کو بھی اپنی

نشست سنبھالنے پر میں مبارکباد دیتا ہوں۔اس وقت پوری دنیا کی سطح پر امت مسلمہ ایک نازک صورت حال سے گزر رہی ہے اور پوری دنیا کے سنجیدہ طبقہ کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ مل بیٹھ کر اس نازک صورت حال کا تجزیہ کریں اور تجزیہ کرنے کے بعد قوت عمل کے لیے راستے متعین کریں اور پھر باقاعدہ عمل شروع کرے ۔ اس مسلمہ اصول کے تحت پاکستانی قوم نے سینیٹ کا ادارہ منتخب کیا ہے ۔ اسی ضرورت کے پیش نظر سینیٹ کا اجلاس بلایا گیا ہے ہم دنیا کے حالات سے غافل نہیں رہ سکتے ہیں۔ہم امت مسلمہ کے مسائل سے غافل نہیں رہ سکتے اور قوموں کے عروج اور زوال میں یہ نکتہ سب سے اہم ہے کہ اجتماعی مسائل بغیر مشاورت کے حل نہیں ہو سکتے

جناب چیئرمین صاحب! چند مسائل کی وضاحت کے بغیر ہم مسئلے کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتے ۔ نمبرا۔ اس جنگ کی امریکہ کے پاس دلیل کیا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ جنگ حادثاتی طور پر مسلط کی گئی ہے یاشروع ہوئی ہے یا یہ بین الاقوامی ایجنڈے کی تکمیل ہے؟ اور اگر بین الاقوامی ایجنڈے کی تکمیل ہو رہی ہے تو ہمیں اس ایجنڈے کا علم ہی نہیں ہے ۔ ہم تجزیئے تو کرتے ہی رہیں گے ، تقریریں تو کرتے ہی رہیں گے لیکن ہم مسائل کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتے ، ہم اپنا دفاع نہیں کرسکتے ۔ لہذا ایک تو یہ کہ میرے ذہن کے مطابق یہ جنگ حادثاتی جنگ نہیں ہے، یہ بین الاقوامی ایجنڈے کی تکمیل ہے ۔ میری گزارش ہوگی کہ اگر حکومتی بنچز اور حکمران طبقہ یہ مناسب سمجھتا ہے تو وہ بین الاقوامی ایجنڈے کے مطابق باقاعدہ ایوان کو brief کریں کہ اس وقت دنیا میں یہ ہو رہا ہے اور اس کے بعد ہم کسی نتیجے تک باقاعدہ طور پر پہنچ سکتے ہیں ۔

دوسرے جس اہم نکتے کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں ، وہ یہ ہے کہ اس وقت ہم کسی قلیل المدت منصوبے پر فی الفور عمل کریں اور طویل المدت منصوبہ بھی پیش کرنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم طویل المدت منصوبے بناتے رہیں اور وہاں عراق ختم ہو جائے ۔ ایسا بھی نہ ہو کہ ہم فی الوقت قلیل المدت منصوبہ تو پیش کریں لیکن اپنی قوم کے لئے ایک طویل المیعاد اور طویل المدت منصوبہ تیار نہ کریں ۔

محترم سامعین اور جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ اس وقت جو طویل المدت منصوبہ تیار کرنا چاہیئے اس کے لئے میرے پاس پوائنٹس یہ ہیں کہ دنیا جہاں میں بغیر علم کے ترقی ممکن نہیں ہے ۔ علم کے دو ہی حصے ہیں، ایک وہی جو آسمانی علوم ہوتے ہیں ۔ دوسرا

سائنس اور ٹیکنالوجی ہے، جو مادی علوم ہوتے ہیں اور مادی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس وقت اگر "عالمی ظالم" حملہ آور ہے تو مادی طور پر ہم اس کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی مد میں انہوں نے اتنی ترقی کی ہے کہ ہم مشورے تو کرلیتے ہیں، منصوبے تو بنا لیتے ہیں لیکن اس ظلم کے خلاف دیوار نہیں بن سکتے۔ اس وجہ سے کہ ہماری قوم کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے علم سے محروم رکھا گیا۔

میں بصد احترام جناب چیئرمین صاحب! اگر یہ عرض کروں کہ چین ہمارے اس ملک خداداد سے ایک سال بعد آزاد ہوا ہے لیکن سائنس اور ٹیکنالوجی میں انہوں نے دنیا کو حیران کردیا۔ اس وقت وہ دنیا کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ اسی طریقے سے اگر اللہ ہمارے ملک کو سائنس اور ٹیکنالوجی کا علم دے دے، فارمولے کا علم ہمیں دے دے۔ اگر نظر دوڑائی جائے تو سائنس کا علم جو ہمارے ملک میں دیا جا رہا ہے وہ باقاعدہ نوٹس سے دیا جا رہا ہے۔ فارمولے کا علم ہمارے ملک میں نہیں ہے اور ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت سائنس اور ٹیکنالوجی کے علم سے ہماری قوم کو محروم رکھا جا رہا ہے۔ پھر بدقسمتی سے اس کے لئے مذہبی لوگوں کو نشانہ بناتے ہیں کہ مذہبی لوگ سائنس اور ٹیکنالوجی کے علم کے خلاف ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی یونیورسٹی حکومت نے بنائی ہو اور مذہبی لوگوں نے بند کی ہو لیکن اس بات پر سوچا جائے کہ ہماری یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں سے وہ لوگ کیوں نہیں نکل رہے جو سائنس اور ٹیکنالوجی کی مد میں دنیا کا مقابلہ کریں۔ چنانچہ جب تک ہم طویل المدت منصوبہ تیار نہیں کرتے ہیں، جب تک ہم سائنس اور ٹیکنالوجی کی مد میں اور اس کے علم میں اپنی نوجوان نسل کو نہ ڈالیں، اس کو یہ علم نہ دیں، تو سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا کہ آگے چل کر ہم قوموں کی صفوں میں کوئی کردار ادا کرسکیں۔

طویل المدت منصوبہ میرے ذہن میں یہ ہے اور آپ اس ایوان سے باقاعدہ پاس کرائیں کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی مد میں جو کمزوریاں ہیں، ان کو دور کیا جائے۔ اس قوم کو علم کی دولت سے مالا مال کیا جائے۔

جناب چیئرمین: عراق پر بات ہو رہی ہے، عراق پر مہربانی کرکے بات کریں۔

مولانا گل نصیب خان: اور دوسری بات یہ ہے کہ قوموں کے درمیان اتحاد و اتفاق انتہائی ضروری ہے ۔ اس کے لئے باقاعدہ پلان بنایا جائے تا کہ امت مسلمہ متحد ہو جائے ۔

عراق پر بات ہو رہی ہے تو اسی کے لئے طویل المدت منصوبہ بیان کر رہا ہوں کہ اپنی قوم کو اس کے لئے کس طرح تیار کیا جائے ۔ اس وقت جو قلیل المدت منصوبہ ہے، میرے خیال میں باقاعدہ ملکی سطح پر اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لئے یہاں سے ایک کمیٹی تشکیل دی جائےجو حزب اختلاف، حزب اقتدار اور پوری قوم کے درمیان اتحاد کی فضا پیدا کرے اور اس کے بعد عراقی عوام کے ساتھ اس وقت ادویات کی، مالی تعاون اور جس قسم کا تعاون بھی حکومت کے بس میں ہے وہ کریں۔

ہماری خارجہ پالیسی اس وقت کسی حد تک اچھی ہے لیکن نقائص پھر بھی ہیں اور وہ نقائص اگر ہم دور نہ کریں تو آئندہ نسلوں کے لئے ہم کوئی اچھا پیغام نہیں چھوڑیں گے۔ میری گزارش یہ بھی ہے کہ خارجہ پالیسی کی بنیاد پر ہم جو بار بار کہتے ہیں کہ ہماری خارجہ پالیسی آزاد ہے تو باقاعدہ عملی طور پر آزاد خارجہ پالیسی بنائی جائے۔

اس وقت بابر خان غوری صاحب موجود ہیں، انہوں نے مذہبی لوگوں کو خوب اشتعال دلایا لیکن میرے خیال میں ہم سیاسی لوگ ہیں، اشتعال کی بجائے اگر ہم حقائق اور دلائل کی طرف دیکھیں اور ملک کو اس وقت بحران سے نکالیں تو یہ زیادہ بہتر رہے گا اور ان کے لئے میرا ایک شعر ہے کہ

ہم تو دشمن کو بھی پاکیزہ سزا دیتے ہیں
ہاتھ ڈالتے نہیں آنکھوں سے گرا دیتے ہیں۔

ان کے لئے ایک اور شعر بھی ہے کہ

خیر کچھ پروا نہیں جاؤ خدا حافظ مگر
بھول مت جانا ہمیں سرکار سے رشتہ جوڑ کر

و آخر الدعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ۔ آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ خان صاحب، پروفیسر محمد ابراہیم خان صاحب۔

پروفیسر محمد ابراہیم خان۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم، اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ جناب چیئرمین صاحب! سب سے پہلے اس مقدس ایوان کی سربراہی سنبھالنے پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کی وساطت سے آپ کے second in command جناب کمانڈر خلیل الرحمان صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔

پروفیسر محمد ابراہیم خان۔ جناب والا! اس وقت ایوان کو جس انداز سے چلایا گیا اس کا سہرا آپ کے سر بھی ہے اور قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان کے سر بھی، ان کو بھی میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں ۔ اس وقت جس مسئلے پر بات ہو رہی ہے میں یہ درخواست کرنا چاہوں گا کہ کئی فاضل ممبران نے مختلف موضوعات پر جو میں اس سے متعلق سمجھتا ہوں بات کی ہے، اس لئے میری درخواست ہوگی کہ اگر میں ان موضوعات پر بات کرنا چاہوں تو مجھے اس کی اجازت دے دی جائے۔ اصل مسئلہ تو عراق کا ہے اور صرف عراق کا مسئلہ نہیں ، عراق پرحملہ آور امریکہ کے کردار کا بھی اتنا ہی مسئلہ ہے جتنا کہ عراق کا مسئلہ ہے بلکہ وہ زیادہ ہے اور دنیا میں اس وقت امریکہ کا جو بھی کردار ہے اور جہاں بھی ہے، وہ اس مسئلے سے بہت قریبی تعلق رکھتا ہے ۔ عراق مٹتا ہے یا رہتا ہے، میں عرض کروں گا کہ عراق کے مٹنے اور نہ مٹنے سے کوئی فرق واقع نہ ہوگا ۔ میں روح اقبال سے معذرت کے ساتھ تھوڑے سے تصرف کے ساتھ ان کے کلام کو پیش کروں گا ۔

تو نہ مٹ جائے گا عراق کے مٹ جانے سے
نشہ مئے کو تعلق نہیں پیمانے سے
ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے
کشتی حق کا زمانے میں سہارا تو ہے
عصر نو رات ہے دھندلا سا ستارا تو ہے

میں یقین سے کہتا ہوں کہ عراق رہے گا لیکن مجھے یہ بھی یقین ہے کہ امریکہ بکھر کر رہے گا۔ دنیا میں تہذیبیں اگر برسرعروج رہتی ہیں اور وہ عالم کی قیادت کے منصب پر فائزرہتی ہیں تو عدل و انصاف کی بنیاد پر اور جب وہ عدل و انصاف کا راستہ چھوڑ کر ظلم و زیادتی اختیار کر لیتی ہیں تو وہ فنا کے گھاٹ اتر جاتی ہیں۔ اس وقت امریکہ نے جو کردار اپنایا ہے وہ ظلم اور فساد کا کردار ہے۔ اس لئے یہ نوشتہ دیوار ہے کہ امریکہ اب زیادہ دیر تک برسراقتدار بھی اس دنیا میں نہیں رہ سکتا اور امریکی تہذیب اب غالب تہذیب نہیں رہ سکتی ' امریکہ فنا کے گھاٹ اترنے والا ہے۔ یہ بات کہ عراق کے بعد کس کی باری ہو گی ' میں کہتا ہوں کہ عراق کے بعد نہیں ' عراق سے پہلے امریکہ کی باری شروع ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! یہ جنگ 20 مارچ 2003 سے شروع نہیں ہوئی بلکہ یہ جنگ 1990 سے شروع ہے اور عراق کے مظلوم مسلمان ' عراق کے بچے ' عراق کی خواتین جو ہماری مائیں اور بہنیں ہیں ' جو ہمارے بچے ہیں ' وہ اس مصیبت کو جھیل رہے ہیں اور عراق پر یہ جنگ اس وقت مسلط کی گئی جب اس جنگ میں مسلم حکمران استعمال ہوئے اور مسلم حکمران امریکہ کے مہرے بنے جن میں صدام حسین بھی شامل ہے ' کویت کے امیر بھی شامل ہیں ' سعودی عرب کے شاہ بھی شامل ہیں۔ سب سے پہلے عراق میں امریکہ کی خاتون سفیر صدام حسین سے ملی اور اس کو یہ باور کرایا کہ اگر آپ کویت پر حملہ کریں گے تو ہمارا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہو گا اور عراق کو یہ راستہ دکھایا گیا۔ اور تیل کی خاطر صدام حسین نے کویت پر حملہ کر دیا اور کویت پر قبضہ کر لیا۔ کویت کو پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ آپ پر حملہ ہو جائے تو آپ فکر نہ کریں ' پرواہ نہ کریں ہم موجود ہیں لیکن وہ موجود نہیں تھے ' انہوں نے قبضہ مکمل کروا لیا اور قبضہ مکمل کرانے کے بعد سعودیوں کو عراقی ٹینک سعودی سرحد کی طرف بڑھتے ہوئے دکھائے اور اس کے بعد سعودی عرب، کویت، بحرین اور پوری خلیج میں لاکھوں کی تعداد میں امریکی فوج داخل ہوئی اور عراق پر حملہ آور ہوئی اور وہ جنگ آج تک جاری ہے۔

اس وقت عراق پر جو sanctions لگیں ' ان sanctions کے نتیجے میں پانچ لاکھ عراقی معصوم بچے اللہ کو پیارے ہو گئے ' انہوں نے جام شہادت نوش کیا اور جب امریکی فارن

سیکرٹری میڈلین البرائٹ سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ ہاں پانچ لاکھ بچے تو جان بحق ہوئے ۔ عراق نے جو کچھ کیا تھا یہ اس کی قیمت ہے ان معصوم بچوں کا خون بھی امریکہ کی گردن پر ہے۔ اس سے پہلے افغانستان پر امریکہ حملہ آور ہوا ' اگر افغانستان میں امریکہ کو روکا جاتا تو شاید عراق پر دوسرا حملہ نہ ہوتا لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایسا نہ ہو سکا۔ افغانستان کے اندر معصوم بچے ' معصوم خواتین ' عزت مآب خواتین امریکی بمباریوں کا نشانہ بنتی رہیں اور یہاں تک کہ شادی کی بارات پر بھی حملہ کر دیا گیا اور خواتین زخمی حالت میں جام شہادت نوش کر گئیں۔ ان کی برہنہ لاشیں پڑی تھیں اور امریکی فوجی ' امریکی کمانڈوز ان کی تصویریں بنا رہے تھے ' ان کی ویڈیو فلمیں تیار کر رہے تھے ۔ جب کسی نے ان پر پردہ ڈالا ' چادر ڈالی تو اس کو ہٹا دیا گیا ۔ افغانستان میں یہ کھیل جاری رہا ۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان شہید ہوئے اور امریکی بمباری کی وجہ سے شہید ہوئے لیکن محترم چیئرمین صاحب! میں عرض کروں گا کہ مجھے امریکہ سے کوئی گلہ نہیں ہے ۔

(فارسی)

جناب چیئرمین صاحب! ہمیں امریکہ سے ڈرایا گیا ' ہمیں بتایا گیا کہ امریکہ بہت بڑی قوت ہے اور ہم امریکہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور اگر ہم نے امریکہ کو راستہ نہ دیا تو پاکستان کو بھی ملیا میٹ کر کے رکھ دیا جائے گا اور ہم نے اپنے ہوائی اڈے ' ہم نے اپنا intelligence سسٹم ' ہم نے اپنے راستے ' ہم نے اپنی فضائیں اور اپنی ہوائیں امریکہ کے حوالے کر دیں اور اس وقت جناب چیئرمین صاحب ! میں عرض کروں گا کہ ہم آزاد اور خود مختار ملک نہیں رہے۔ یہ اس ایوان کا فرض ہے اور آپ ہمارے سربراہ ہیں کہ اس ملک کی خود مختاری کو بحال کریں' اس ملک کی حاکمیت اعلیٰ کو ہم بحال کریں۔ اس وقت ہم امریکی کالونی بن کر رہ گئے ہیں اور ہم امریکہ کے دست نگر ہیں۔ یہاں جن عربوں کو گرفتار کیا گیا کوہاٹ کے ایئر بیس پر صرف ایک نیکر پہنے ہوئے دسمبر کی سردیوں میں ان کو طیاروں پر بٹھایا گیا اور ان کو گوانتا ناموبے کے پنجروں میں بند کر دیا گیا۔ اور جناب چیئرمین! صرف عرب ہی نہیں تھے' ہمارے پاکستانی آج تک وہاں پڑے ہوئے ہیں' ہم نے خود اپنے شہریوں کو گرفتار کر کے ایف بی آئی کے سامنے پیش کر دیا۔ ہم نے اپنے ڈاکٹروں کو ایف بی آئی کے سامنے پیش کر دیا۔ ہم نے اپنے جوہری سائنسدانوں کو ایف

بی آئی کے سامنے پیش کردیا۔ مولانا گل نصیب خان صاحب کہتے ہیں کہ ہمیں ٹیکنالوجی میں ترقی کرنی چاہیئے۔ ہم اپنے اثاثوں کو دشمن کے حوالے کر رہے ہیں اور ہمارے حکمران ہیں جو یہ کام کر رہے ہیں۔ کہاں ہے ہماری ـــــ خودمختاری اور کہاں ہے ہماری سالمیت؟ اس بات کی ضرورت ہے کہ اس خودمختاری اور سالمیت کو ہم بحال کردیں۔

میں کہوں گا ہوانا میں واقعات ہوئے۔ ہمارے فوجی اس میں جاں بحق ہوئے اور ہمیں یہ کہتے ہوئے شرم محسوس ہوئی کہ ہم اپنے فوجیوں کو شہید کہیں۔ فوج کے لئے ہمارے دل میں احترام ہے۔ فوج ہمارے دست و بازو ہیں لیکن غیر کے لئے، امریکی کے لئے، یہودی کے لئے اور عیسائی کے لئے اپنے مسلمان بھائی کو نشانہ بنانا، کوئی انسانیت نہیں ہے۔ یہ محض بزدلی اور محض ڈر کی وجہ سے ہم یہ کام کرتے رہے اور ہمیں اس میں کوئی بات محسوس نہیں ہوئی۔

اس کے بعد پھر کوہاٹ کا واقعہ پیش آیا۔ اور کئی واقعات اس طرح کے پیش آتے رہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ بتایا جائے کہ القاعدہ کا وجود کہاں ہے؟ ہمارے وزیر داخلہ صاحب کا آج بھی بیان چھپا ہے، وہ کہتے ہیں کہ we will dub Al-Quaida's terrorists اور سیانے نے خوب کہا ہے کہ "مرے کو مارے شاہ مدار"۔ وزیر داخلہ صاحب! القاعدہ کا وجود نہیں ہے۔ امریکہ جسے دہشت گرد کہتا ہے تم بھی اسے دہشت گرد کہتے ہو۔ میں کہتا ہوں دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد امریکہ ہے۔ اگر جرأت ہو تو آئیے ذرا امریکہ کو دہشت گرد کہہ دیجیئے جو عراق کے اندر ظلم کیا، جس نے عراق میں آج بھی معصوم بچوں کو تہہ تیغ کیا ہے، جو عراق میں نہتے لوگوں کو کھڑا کر کے ان پر گولیاں برسا رہے ہیں اور ان پر بم برسائے جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس وقت weapons of destruction کی دو اقسام ہیں اور دونوں کے لئے WMD کی abbreviation استعمال ہوتی ہے لیکن دونوں کے الگ الگ الفاظ بنتے ہیں۔ ایک WMD کی معنی ہیں weapons of mild destruction اور ایک WMD کے معنی ہیں (weapons of mass destruction. جو اسلحہ امریکیوں کے ہاتھ میں ہو وہ WMD تو ہوتا ہے but that is the weapon of mild destruction. چاہے وہ ہیروشیما اور ناگاساکی پر پھینکا جانے والا ایٹم بم ہی کیوں نہ ہو اور چاہے وہ mother of all bombs ہی کیوں نہ ہو۔ اور جو اسلحہ مسلمان کے ہاتھ میں ہوتا ہے چاہے وہ کھلونا کلاشنکوف ہی کیو نہ ہو، وہ weapon of

mass destruction کہلایا جاتا ہے اور اس کی بنا پر مسلمان کو terrorist declare کیا جاتا ہے اور مسلمانوں پر حملے ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہمیں کہا گیا کہ کشمیر کی جہادی تنظیمیں چندہ جمع کر رہی ہیں اور اس کی وجہ سے یہ terrorism ہو رہا ہے۔ کشمیر ہماری شہ رگ ہے۔ بابائے قوم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی اور بالکل درست فرمائی تھی۔ اور شہ رگ دشمن کے پنجے میں ہے اور پاکستانی فوج کا فرض ہے کہ وہ اپنی شہ رگ کو دشمن کے پنجے سے چھڑائے اور اگر وہ نہیں چھڑاتی تو پاکستانی فوج اپنا کردار ادا نہیں کرتی۔ ہمیں مجاہدین کو خراج تحسین پیش کرنا چاہیئے' ان کو terrorist قرار دینا اور ان کی کارروائی کو terrorism قرار دینا' میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔ یہ ملک اور قوم کے ساتھ کوئی بھلائی نہیں ہے۔

کشمیر میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ آزادی کی جنگ ہے اور اس جنگ کو جاری رہنا چاہیئے اور ہم پر فرض ہے کہ ہم اس جنگ میں ساتھ دیں۔ اگر مادی ساتھ نہیں دے سکتے تو کم از کم یہ بات تو نہیں کہنی چاہیئے جو کہی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین! یہاں پر کہا گیا کہ اسلام اور کفر کی جنگ ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ کشمیر جنگ کے ذریعے آزاد نہیں ہوسکتا۔ ابھی وہ افراد ایوان میں موجود نہیں ہیں' وہ موجود ہوتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ کشمیر کے اندر جنگ کس نے چھیڑی ہے؟ 7 لاکھ فوج کس کی موجود ہے؟ اس کو نہیں کہتے جو سات لاکھ فوج کے ساتھ ہماری بیٹیوں اور بہنوں کی عصمتیں تار تار کر رہے ہیں اور ہمیں کہا جا رہا ہے کہ کشمیر کو جنگ کے ذریعے آزاد نہیں کرایا جا سکتا۔

جناب چیئرمین! کہا گیا کہ اسلام اور کفر کی جنگ نہیں ہے' یقیناً محض اسلام اور کفر کی جنگ نہیں ہے' درندگی اور انسانیت کی جنگ ہے' امریکہ درندہ بن کر انسانیت پر حملہ آور ہوا ہے۔ لیکن جو نشانہ بن رہے ہیں وہ بدقسمتی سے مسلمان ہیں اور مسلمان کے بارے میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ (عربی آیت) ترجمہ: جو اپنی جان کی حفاظت میں مارا گیا' وہ شہید ہے' جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا گیا' وہ شہید ہے' جو اپنی عزت و آبرو کی حفاظت میں مارا گیا' وہ شہید ہے اور جس جنگ میں مسلمان شہید ہوتا ہے وہ جنگ جہاد فی سبیل اللہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (عربی آیت) ترجمہ: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کے راستے میں

جنگ نہیں لڑتے (عربی) ترجمہ : اور کمزور لوگ' اور دبائے گئے مرد اور عورتیں چیخ چیخ کر پکار رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال لیجئے' جہاں کے رہنے والے ظالم ہو گئے ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی مددگار مقرر کیجئے اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی والی و وارث مقرر کیجئے۔

جناب چیئرمین، اب ختم کریں' وقت کافی ہو گیا ہے۔

پروفیسر محمد ابراہیم : جناب چیئرمین ! یہاں پر کہا گیا کہ اگر ہم سوویت یونین کو ختم نہ کرتے تو دنیا اس وقت unipolar نہ ہوتی۔ میں عرض کرنا چاہوں گا کہ کیا سوویت یونین کو بحال اور برقرار رکھنا ہماری ذمہ داری تھی۔ سوویت یونین نے افغانستان میں لاکھوں کی تعداد میں فوج ڈال دی تو یہ اس کی اپنی غلطی تھی جس کے نتیجے میں اس کا وجود بکھر کر رہ گیا اور وہ ہوا میں تحلیل ہو گیا۔ سوویت یونین اپنے ہی بچوں کو افغانستان کے اندر کھاتا رہا' ان کا خون پیتا رہا۔ ظاہر شاہ کون تھا؟ سوویت یونین کا دوست تھا' اس کا تختہ سوویت یونین نے الٹ دیا۔ سردار داؤد کون تھا؟ وہ بھی سوویت یونین کا دوست تھا اور اس کو اپنے بچوں کے ساتھ قصر گل خانہ' کابل میں خون میں نہلایا گیا اور اس کے بعد نور محمد ترہ کئی کون تھا؟ سوویت یونین ہی اس کو لائی تھی اور اسی نے اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ حفیظ اللہ امین سوویت یونین ہی کا ساتھی تھا' اس کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا۔ سوویت یونین اپنے ہی بچوں کو کھاتا رہا' اپنی ہی غلطیوں کے نتیجے میں وہ فنا کے گھاٹ اترا۔ ہمارے دوست کہتے ہیں کہ سوویت یونین کو آپ نے ختم کیا۔ میں کہتا ہوں کہ ہم تو کمزور ہیں لیکن ہمارا رب بڑا زبردست اور قوی ہے ۔ اگر اس نے ہمیں یہ قوت دی کہ ہم نے سوویت یونین کو ختم کر دیا ہے تو مجھے اس لا یزال قدرت سے یقین ہے کہ انشاء اللہ وہ ہمیں یہ طاقت بھی فراہم کرے گا کہ ہم امریکہ کو بھی ختم کر کے رکھ دیں گے۔

جناب چیئرمین ! میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اس اقوام متحدہ کے بارے میں علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا : انہوں نے اقوام عالم کے بارے میں کہا تھا لیکن اقوام متحدہ کے بارے میں وہ بات بالکل fit ہے۔ انہوں نے کہا تھا

من بیش ازین ندانم که کفن دزدے چند

بہر تقسیم قبور انجمنے ساختہ اند

جناب والا! اب کیا کرنا چاہیئے ؟ اس وقت ایوان کی رائے ہے کہ ایک متفقہ قرارداد پاس ہو۔ مجھے اس سے بھی اتفاق ہے۔ میں تجویز کروں گا کہ حکومت فوری طور پر پارلیمنٹ کا Joint Session بلائے اور اس میں بھی متفقہ قرارداد پاس کرائے۔ اور میری تیسری تجویز یہ ہو گی کہ OIC کو فعال بنایا جائے ۔ اس کے بارے میں کسی نے کہا تھا کہ یہ Organization of Islamic Conference نہیں ہے بلکہ یہ "Oh I See" ہے ۔ دنیا میں مسلمانوں کے خلاف جو واقعہ رونما ہوتا ہے ، اس پر مسلمان حکمران بیٹھ جاتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ' Oh I see محض نشستند ، گفتند ، برخاستند۔

میں اپنی بات سمیٹ رہا ہوں ۔ علامہ اقبال ہی کے شعر پر میں اپنی بات ختم کروں گا۔ انہوں نے اتحاد و اتفاق کے بارے میں کہا۔ میری تجویز ہے کہ OIC کو ایک حقیقی organization بنایا جائے۔ اس کردار کی ادائیگی میں اس بات کی ضرورت ہے کہ پاکستان میں قانون کی حکمرانی ہو ۔ یہاں LFO کی بات میں نہیں کرتا۔ میں یہ بات کرتا ہوں کہ ایک فرد واحد کے ہاتھ میں پوری قوم کے اختیارات دینا یہ قانون کی حکمرانی نہیں ہے ۔ یہ حکمران کی زبان کو قانون کا درجہ دینا ہے۔ ایک فرد سے اختیارات لے لئے جائیں۔ پارلیمنٹ کے اندر LFO کو discuss کیا جائے ۔ جن چیزوں کو پارلیمنٹ قبول کرتی ہے ان کو رکھا جائے ، جن کو رد کرتی ہے ان کو ختم کر دیا جائے ۔ وہ فرد واحد پارلیمنٹ کو اسکی صوابدید پر چھوڑ دے۔ پارلیمنٹ کو اپنی صوابدید کے تحت نہ رکھے۔ اس طریقے سے ہمارا اپنا یہ طریقہ بحال ہو سکتا ہے، ہمارا اپنا نظام بحال ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد پھر مسلمانوں کا اتحاد ضروری ہے، اقبال نے کہا تھا۔

نے افغانیم و نے ترک و تاتاریم مسلمانیم و زیک شاخساریم

تمیز رنگ و بو برما حرام است که ما پرورده یک نو بهاریم

اور اب جو نقشہ ہے وہ بھی اقبال نے اس وقت کھینچا تھا۔ اس نے افرنگ کہا تھا اور افرنگ سے مغرب ہی مراد ہے، اس وقت امریکہ اور افرنگ دونوں ہیں۔ علامہ اقبال نے کہا تھا کہ:

فریاد ز افرنگ و دلآویزی افرنگ فریاد و زشیرینی و پرویزی افرنگ

عالم ہمہ ویرانہ چنگیزی افرنگ معمار حرم بازبہ تعمیر جہاں خیز

از خواب گراں خواب گراں خواب گراں خیز از خواب گراں خیزاور انہوں نے کہا تھا کہ

از ہندو سمرقند و عراق و ہمدان خیز — از خواب گراں خواب گراں خواب گراں خیز

بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین، شکریہ جی۔

مخدوم سید فیصل صالح حیات ، جناب صبح کے اجلاس میں ایک point raise کیا گیا تھا۔ اس بارے میں، میں ایک statement House میں دینا چاہوں گا۔ جناب چیئرمین! کل اکتیس تاریخ کو تقریباً پچیس تیس لوگ جو ایک مخصوص قبیلے کے تھے، انہوں نے کشمور شہر میں آ کے attack کیا اور ہماری تحقیقات کے مطابق ان لوگوں کی پرانی دشمنیاں تھیں۔ وہاں پر ایک شخص 'سہراب مزاری' اس کو انہوں نے سب سے پہلے فائرنگ کر کے قتل کیا۔ اس کے بعد شہر میں انہوں نے indiscriminate firing کی جس کے نتیجے میں پندرہ دیگر innocent لوگ مارے گئے۔ یہ واقعہ صبح آٹھ یا ساڑھے آٹھ بجے کے قریب پیش آیا یہ سب لوگ جس تیزی سے آئے، بلوچستان کی سرحد سے اسی طریقے سے یہ تین ڈبل کیبن اور سنگل کیبن گاڑیوں میں واپس بلوچستان چلے گئے۔ total سولہ لوگ ــــــ

(اس وقت ہاؤس میں اذان مغرب سنائی دی)

Mr. Chairman: The House is adjourned for Mughrib prayers and Insha Allah meet again at ten minutes to seven.

[The House was then adjourned for Maghrib prayers]

(وقفہ نماز مغرب کے بعد اجلاس کی کارروائی جناب چیئرمین (جناب محمد میاں سومرو) کی زیر صدارت دوبارہ شروع ہوئی)

جناب چیئرمین: جی رضا محمد صاحب۔

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! پروفیسر ابراہیم صاحب نے افغانستان کی نہایت اہم شخصیات جناب شاہ ظاہرشاہ' جناب داؤد خان' جناب نور محمد ترکئی' جناب حفیظ اللہ امین کی شان میں نہایت نامناسب الفاظ استعمال کئے۔ ہمارے نزدیک یہ افغانستان کے صدور ہیں جنہوں نے آزاد اور تاریخی افغانستان کے ملی استقلال اور حاکمیت' افغانستان کے دفاع' اور مملکت کی تعمیر و ترقی میں نہایت اہم اور قابل افتخار رول ادا کیا ہے۔جناب مہتاب عباسی نے افغانستان میں سوویت یونین کی aggression کی جو بات کی ہے' دراصل افغانستان کی تمام تبدیلیاں وہاں کا داخلی مسئلہ تھا۔ افغانستان میں تبدیلی آئی ظاہر شاہ کی بجائے سردار داؤد خان نے اقتدار سنبھالا۔ یہ افغانستان کی داخلی تبدیلی تھی۔ داؤد کے بعد افغانستان میں انقلاب رونما ہوا نور محمد ترکئی کی راہنمائی میں ' یہ افغانستان کی داخلی تبدیلی تھی۔ افغانستان کے خلاف یہاں سے خارجی ممالک نے' افغانستان کے دشمنوں نے مداخلت کی' جارحیت کی اور جس کے نتیجے میں اس خطے کی حالت میں یہ تبدیلیاں رونما ہوئیں جو اس عالمی صورتحال کی شکل میں آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ میں معزز ممبران سے یہ غرض کروں کہ وہ افغانستان کی ایسی شخصیات کی شان میں نامناسب الفاظ سے اجتناب کریں جو افغانستان کی تاریخ میں' افغان ملت کی نظروں میں انتہائی محترم ہیں اور جن کا انتہائی اہم رول ہے۔ جن قوتوں نے یہاں سے افغانستان میں مداخلت کی ان کو شرمناک شکست ہوئی۔ افغانستان ایک آزاد ملک کی حیثیت سے قائم ہے۔ شاہ ظاہر شاہ کی سربراہی میں افغان لوئی جرگہ کی ایک نمائندہ حکومت قائم ہے۔ جس کو اقوام متحدہ کی حمایت حاصل ہے' سیکورٹی کونسل کی حمایت حاصل ہے۔ افغانستان کی تعمیر و ترقی' باالخصوص افغان غیور ملت کی' تمام جمہوری اور ترقی پسند وطن دوست قوتوں کی' تمام ہمسایہ ممالک کی ایک ذمہ داری ہے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: آپ نے اپنے خیال کا اظہار کیا ۔ میرے خیال میں اب debate پر چلیں۔ مہیم خان صاحب۔

جناب مہیم خان بلوچ: شکریہ جناب چیئرمین! آج ہم جس مسئلے پر اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں یقیناً یہ مسئلہ کسی ایک ملک کا نہیں ہے بلکہ یہ پوری دنیا کے تمام ممالک اور تمام

انسانوں کا مسئلہ ہے۔ آج کے اکیسویں صدی کے دور میں پوری دنیا ایک کوزے میں بند ہے۔ آج سائنس اور ٹیکنالوجی اتنی ترقی کر چکی ہے کہ انسان گھر بیٹھے تمام دنیا کو بیک وقت جس نقطہ نگاہ سے چاہے دیکھ سکتا ہے اور محسوس کر سکتا ہے۔ آج دنیا معاشی اور معاشرتی حوالے سے جڑی ہوئی ہے۔ کوئی ملک اپنے آپ کو بین الاقوامی سیاست سے الگ نہیں رکھ سکتا۔ کوئی ملک اپنی معیشت کو، اپنی ضروریات کو دنیا کے دوسرے ممالک سے الگ نہیں رکھ سکتا۔ آج سائنس اور ٹیکنالوجی اتنی ترقی کر چکی ہے کہ ہر ملک اس کوشش میں ہے کہ میں اپنے کلچر کو دنیا میں متعارف کراؤں اور میں ایک بہترین صحتمند معاشرہ کے طور پر اس کو پیش کروں ۔ لہذا وقت کا تقاضہ یہی ہے ، ہم سب کی بھی یہی ضرورت ہے کہ ہم اب اپنی مذہبی ترجیحات کا احترام کرتے ہوئے، بلا امتیاز مذہب، رنگ و نسل، دنیا کو انسانیت کے حوالے سے دیکھیں۔

جناب چیئرمین ! آج کسی بھی ملک کے لئے، کسی بھی قوم کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں۔ نمبر ایک، تعلیم، نمبر دو، ٹیکنالوجی اور نمبر تین وسائل۔ آج دنیا میں سارے ممالک کی کوشش ہے کہ میں اس وقت ہر بین الاقوامی ادارے میں دوسرے ملک سے آگے جاؤں۔ آج عراق کا مسئلہ صرف سیاسی نہیں ہے۔ حادثاتی نہیں ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ وسائل کی جنگ ہے۔ آج دو ہفتے ہونے والے ہیں کہ امریکہ اور اس کے اتحادی جس درندگی کے ساتھ، جس بربریت کے ساتھ، جس ظلم کے ساتھ ایک آزاد اور ایک خودمختار ملک اور اس کے ڈھائی کروڑ انسانوں پر اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لا کر نہتے معصوم بچوں، عورتوں، نوجوانوں اور بزرگوں کو لقمہ اجل بنا رہے ہیں۔ یہ دنیا کی تاریخ میں اور آج کے دور میں بد ترین کارروائی ہے۔ لہذا ایسے اقدام کی ہم جتنی بھی مذمت کریں گے وہ کم ہے۔

جناب چیئرمین! میں یہ واضح کردوں کہ آج جو کچھ عراق پر ہو رہا ہے یہ نئی بات نہیں ہے۔ یہ ایک طویل ماضی بھی رکھتا ہے۔ جنگ عظیم دوم کے بعد جب 1945 میں اقوام متحدہ، بنی اس کے بعد دنیا اسی دن اس حوالے سے تقسیم ہوئی ۔ کافی عرصے تک سرد جنگ کی شکل میں یہاں کشیدگی رہی۔ اس دوران تاریخ گواہ ہے کہ ویت نام اور کوریا کی جنگ کیوں ہوئی۔ وہاں امریکہ کیوں ناکام ہوا۔ میں برملا کہتا ہوں کہ اس جنگ میں ویت نام کے عوام کے ساتھ اس وقت سویت یونین اور چائنا نے انسانیت کے حوالے سے ان کا ساتھ دے کر امریکہ کو مجبور کر دیا کہ وہ

اپنے ہتھیاروں کا بہت بڑا ڈھیر چھوڑ کر ویت نام سے نکلے۔سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد اس سرزمین پر ' دنیا کے سارے خطے پر' ایک سپر طاقت کے حوالے سے صرف اور صرف امریکہ رہ گیا ۔ اس نے اپنی حکمت عملی' سفارتی حوالے سے تیز کر دی ۔ آج ہم سب کے سامنے ہے کہ افغانستان میں کیا ہوا ؟ کیسے ہوا؟ کیوں ہوا؟ یہاں ہر پارٹی کے دوستوں نے اور ابھی میرے ایک دوست نے اپنی پارٹی کے نقطہ نگاہ سے بات کی ہے ۔ہم افغانستان کو ' افغانستان کے عوام کی سرزمین سمجھتے ہیں ۔وہاں حکومت کرنا افغان عوام کا حق ہے لیکن آج وہاں افغان عوام کی منتخب حکومت نہیں ہے ۔وہاں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی ایک monitering team ہی حکومت کر رہی ہے ۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ جب تک افغانستان میں منتخب حکومت نہیں آتی ' اسے ہم تمام پاکستان اور بالخصوص بلوچستان کے حوالے سے تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔

جناب چیئرمین! ان تمام حالات میں رہتے ہوئے آج وہی امریکہ ہے جس نے عراق پر یلغار کر دی ہے ۔اقوام متحدہ میں ایک مستقل نمائندہ ہونے کے باوجود ' سلامتی کونسل کے rule and laws کا احترام کئے بغیر اس نے جنگ شروع کر دی ہے ۔دنیا میں انسانی رائے عامہ کی جو ایک آواز ہے کہ ہم جنگ نہیں چاہتے ' امن چاہتے ہیں ' اس کو پامال کر دیا گیا ہے ۔ دنیا کی مذہبی شخصیات ' جن میں پوپ پال بھی شامل ہیں ' نے واضح طور پر عراقی عوام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا ہے ۔پوری دنیا میں اسلامی نقطہ نگاہ سے بھی عراق کے حوالے سے ایک رائے موجود ہے بالخصوص پاکستان میں۔ ان سب باتوں کا احترام کئے بغیر عراق کی سرزمین پر یلغار کی گئی ہے ۔ میں عراق کے عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں' عراقی حکومت کو سلام پیش کرتاہوں ' جو اپنی سرزمین کی بقا اور اپنے تشخص کی خاطر آج اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے ' پرانے ہتھیاروں سے ' اپنی سرزمین کا دفاع کر رہی ہے' قربانیاں دے رہی ہے' موت کو قبول کر رہی ہے۔ اگر ہم عراق پر نظر ڈالیں تو وہاں دھواں ہی دھواں ہے ۔ خون ہی خون ہے لیکن اس کے باوجود ان کا عزم ہے کہ ہم نے اپنے سرزمین کا دفاع کرنا ہے ۔

جناب والا ! میں ان کو بھی سلام پیش کرتا ہوں کہ جو صدام کے ساتھ اختلافات رکھتے تھے اور مختلف ممالک میں جلا وطن تھے ' آج وہ اپنے اختلافات بھلا کر صرف اس لئے واپس اپنی سرزمین پر آ رہے ہیں کہ اس وقت ان کی سرزمین کی بقا کا سوال ہے' تشخص کا سوال ہے'

وسائل کا سوال ہے، مستقبل کا سوال ہے ۔یہ بھی قابل سلام ہیں ۔

جناب چیئرمین ! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جنگ یہاں ختم نہیں ہوگی ۔یہ جنگ اب شروع ہوئی ہے ۔یہ جنگ کیا شکل اختیار کرے گی ' یہ آنے والے دن بتائیں گے لیکن ہم اپنے ذہن میں، مجموعی طور پر' یہ سمجھ لیں کہ دنیا میں جنگ ہے ۔ اب یہ نئے رخ اختیار کر رہی ہے اور اس نئے رخ میں نئی آوازیں کھل کر سامنے آ رہی ہیں ۔اب آواز آ رہی ہے کہ یہ جنگ ظالم اورمظلوم کی جنگ ہے ۔یہ جنگ امن پسند، جمہوریت پسند' انسان دوست ملک اور ایک طاقت ور اور ایک ظالم ملک کے درمیان ہے ۔یہ جنگ دنیا کے وسائل کو برابری اور انصاف کی بنیاد پر تقسیم کرنے والے ممالک اور دوسری جانب ان ممالک کے درمیان ہے جو اپنی ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ذریعے دنیا کی پیداوار کو اپنے ہاتھوں میں رکھنے اور مجموعی طور پر دنیا کے وسائل پر اپنی گرفت کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ ایک دانشور نے کہا کہ آج کے دور میں قومی ریاست کی بات نہیں ہوتی۔ آج کے دور میں قومی معیشت کی بات ہوتی ہے۔ ملک اگر قومی معیشت کے حوالے سےمضبوط ہے تو وہ مضبوط ہے۔ اگر قومی معیشت کے حوالے سے ملک مضبوط نہیں ہے تو قومی ریاست مضبوط ہو ہی نہیں سکتی ہے ۔آج چھوٹے چھوٹے ممالک جو سیاسی' معاشی اور معاشرتی مسائل کا شکار ہیں۔ اور وہ ممالک جو اس وقت ان تمام میدانوں میں آگے ہیں' ان کے درمیان ایک جنگ ہے ۔ اگر ہم معاشی طور پرکمزور ہیں تو ظاہر بات ہے کہ ہم دوسروں کے دست نگر ہیں۔پھر ہم آزاد نہیں ہیں۔ملک کی آزادی کا دارومدار پولیٹیکل stability پر بھی ہو سکتا ہے۔ملک کی آزادی کاسب سے بڑا دارومدار معاشی مضبوطی پر بھی ہوتا ہے۔ملک کی مضبوطی کا دارو مدارتعلیم اور ٹیکنالوجی میں ترقی پر بھی ہوتا ہے ۔اگر ان میدانوں میں ملک کمزور ہےتو یقینی طور پر میں ملک کو غلام سمجھتا ہوں۔ آج اس غلامی سے نکلنے والے ممالک اور اس دنیا میں غلاموں کو مزید غلام بنانے والے ممالک کے درمیان یہ جنگ ہے۔

جناب چیئرمین ! یقیناً ایسے ہی حالات سے دوچار پاکستان بھی ایک ملک ہے ۔ ہم کمزور سہی ،لیکن آزاد ہیں۔ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ اس ملک کی بقاء و سلامتی کو اولیت دیں۔ اس کے لئے ہم لائحہ عمل بنائیں کہ اس دنیا میں بدلتی ہوئی صورت حال میں ہم اپنی آزادی، تشخص اورخود مختاری کو کیسے برقرار رکھیں ۔یہ ایوان اپنے ذہن میں رکھے کہ ہمارے جو اندرونی مسائل ہیں۔جس

میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کی مضبوطی شامل ہے ' اسے ہمیں اولیت دینی چاہیئے تاکہ ہم آنے والے دنوں میں یہاں پر جمہوریت اور جمہوری اداروں کو مضبوط کریں ۔ جمہوریت اور جمہوری ادارے مضبوط ہوں گے تو یقینی طور پر یہاں تعلیم اور معاشی ترقی کی ارتقاء ہوگی۔ ہم اندرونی طور پر مضبوط ہوں گے۔ جب ہم عراق کے حوالے سے خارجہ پالیسی کی طرف دیکھیں تو اس وقت ہماری حکومت نے دو باتیں واضح کی ہیں جو قدرے مثبت اور پائیدار ہیں۔ یہ جنگ شروع ہونے سے پہلے انہوں نے واضح کر دیا کہ ہم عراق کے خلاف جنگ میں سلامتی کونسل کا ممبر ہوتے ہوئے بھی اپنا ووٹ وہاں نہیں دیں گے۔ ظفر اللہ جمالی صاحب نے یہاں بالکل واضح کر دیا کہ ہم اس جنگ کی حمایت نہیں کرتے اور اسے ایک مثبت عمل نہیں سمجھتے۔لہذا اس جنگ کو فوری طور پر بند ہونا چاہیئے۔ اس تناظر میں اپنے ملک کے عوام کے جذبات اور احساسات کو سامنے رکھتے ہوئے ' اپنے ملک کے ہر پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے' یو این او میں تمام ممالک کی ترجیحات اور پالیسیوں کو سامنے رکھتے ہوئے ' سلامتی کونسل کا ممبر ہوتے ہوئے' اس کے رولز آف لا کا جو دفاع ہو رہا ہے'۔ اس کو سامنے رکھتے ہوئے اور دنیا میں امن کی طرف' جنگ کے خلاف جو آواز ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے' عراق کے حوالے سے ہم نے جو پالیسی بنائی ہے اس پر ہم وقتاً فوقتاً نگاہ ڈالتے رہیں تاکہ ہم دنیا کے ساتھ جو ایک قوت بننے کی طرف جا رہی ہے' ہم اس قوت کا حصہ بنیں۔

پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ کشمیر کا مسئلہ ہے اور کشمیر کا مسئلہ جب تک حل نہیں ہوگا پاکستان اور انڈیا کے تعلقات استوار نہیں ہو سکتے ۔ انڈیا ہر وقت اس کوشش میں ہے کہ وہ ایسے حالات پیدا کرے کہ پاکستان مسائل سے دوچار ہو اور وہ اس سلسلے میں ہر وقت مصروف رہتا ہے ۔ ہمارا سب سے اچھا دوست چین ہے ۔ اس نے ماضی میں ہمارا اعلیٰ طور پر ساتھ دیا ۔ اس کی ترجیحات کو بھی سامنے رکھتے ہوئے ہم عراق کے مسئلے پر انسانیت اور رول آف لاء کی بنیاد پر عراق کے عوام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کریں ۔ ہماری کوشش ہو کہ یو این او زندہ رہے اور سلامتی کونسل جلد سے جلد جنگ بند کرائے ۔ آج ایک خبر آئی ہے کہ عرب ممالک نے یو این جنرل اسمبلی کے صدر سے اپیل کی ہے کہ اجلاس ہو تاکہ یہ جنگ بند ہو سکے جو منفی جنگ ہے ' ظلم ہے ۔ اس کو بند کرانے کے لئے جنرل اسمبلی زور دے سکتی ہے کہ امریکہ یہ جنگ بند

کرے ۔ انہی الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین:وزیر داخلہ صاحب ! آپ اپنی statement دے دیں ۔

STATEMENT OF INTERIOR MINISTER; RE:

KASHMORE FIRING INCIDENT.

مخدوم سید فیصل صالح حیات ۔ جناب چیئرمین ! سب سے پہلے میں معافی چاہتا ہوں کہ میں تھوڑا late ہوگیا ۔ جناب چیئرمین! میں عرض کرتا ہوں کہ کل جو واقعہ پیش آیا اس میں افسوسناک پہلو یہ ہے کہ سولہ آدمی اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ۔ بیس زخمی ہوئے اور آٹھ کو یرغمال بنا لیا گیا ۔ جناب! میں اس کی تھوڑی سی background عرض کرنا چاہوں گا ۔ یہ پنجاب اور سندھ کا سرحدی علاقہ ہے ۔ وہاں پر دو قبائل بگٹی اور مزاری آباد ہیں ۔ ان کے درمیان ایک بڑا پرانا جھگڑا چل رہا ہے اور اس کی وجہ سے ماضی میں بھی چند ایک نہایت ناخوشگوار واقعات پیش آ چکے ہیں ۔ حکومت نے اپنے طور پر اس کو ڈائیلاگ کے ذریعے سیاسی طور پر حل کرانے کی کوششیں کی تھیں اور ابھی بھی وہ کوششیں جاری ہیں ۔ اس کا کسی قسم کی تخریب کاری سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کے اوپر حملہ آور ہوتا ہے ۔ ایک دوسرے کی installations کو تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور دوسرا پھر respond کرتا ہے ۔ وہاں پر ہم نے extra forces بھجوائی ہیں ۔ صوبائی حکومتوں نے بھی اپنے طور پر انتظامات کئے ہیں اور وفاقی حکومت نے بھی ان کو backup support مہیا کی ہے ۔اس صورتحال کے پیش نظر ہم نے اپنی وفاقی اور صوبائی ایجنسیوں ، پولیس، لیویز،بارڈرملٹری پولیس ، ایف سی اور رینجرز کے ذریعے فوری طور پر انتظامات کردیئے ہیں ۔ وہاں پر جن لوگوں نے یہ حرکت کی ہے وہ بگٹی قبائل سے تعلق رکھتے ہیں اور ہم نے فوری ایکشن لینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ تھوڑی سی میں مزید وضاحت بھی کرنا چاہوں گا ــــــ

(مداخلت)

مخدوم سید فیصل صالح حیات ۔ آپ ابھی نہیں بول سکتے ۔ میری وضاحت کے بعد بول سکتے ہیں ۔ جناب! ماضی میں بھی یہاں پر ایسے واقعات ہوتے رہے ہیں ۔ جناب چیئرمین !

یہ سب سے آسان بات ہوتی ہے کہ آپ کسی ایسے واقعہ کو دیکھیں اور آپ حکومتی ایجنسیوں کو کہیں کہ آپ لشکرکشی کر رہے ہیں ۔ اس کا ہمیں شاید فوری طور پر تو point scoring relief مل جائے لیکن short term, medium term اور long term میں خاص طور پر اس کے محرکات اور implications ہم نے ماضی میں دیکھے ہیں، وہ کبھی خوش آئند نہیں ہوئے ۔ اس لئے ہم انتہائی ضبط کے ساتھ اس کو چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کسی نہ کسی طور پر یہ دونوں قبائل ہمارے لئے بڑے اہم اور بڑے قابل احترام ہیں، ان میں آپس میں صلح ہو جائے ۔ اس میں وفاقی اور صوبائی حکومتیں بھی اپنی اپنی کوششوں میں مصروف ہیں ۔ ہمیں یہ پورا یقین ہے کہ کچھ دنوں میں اس کے بڑے مثبت نتائج سامنے آئیں گے ۔ اس ضمن میں اس ہاؤس کے معزز اراکین سے بھی عرض ہے کہ مثبت تجاویز دی جائیں تو یقیناً ہم ان پر غور کریں گے ۔ یہ تو جناب کل کے واقعے کے بارے میں ہے ۔ ابھی وقفے سے پہلے ہمارے ایک معزز رکن یہاں عراق کی صورتحال پر تقریر فرما رہے تھے، اس حوالے سے میں صرف ایک نکتے پر گزارش کرنا چاہوں گا ۔ جناب والا، انہوں نے یہاں پر القاعدہ کی بات کی ہے اور کہا ہے کہ حکومت القاعدہ کو غیرقانونی قرار دینے کی کوشش کر رہی ہے تو میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا وہ چاہتے ہیں کہ ہم القاعدہ کو غیرقانونی قرار نہ دیں اور ہم ان کو allow کرتے رہیں کہ پاکستان میں وہ operate کرتی رہے کیونکہ میں ابھی تک یہ بات سمجھنے سے قاصر ہوں کہ جب وہ القاعدہ کی بات کر رہے تھے تو ان کا مفہوم اور مقصد کیا تھا کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم القاعدہ کے network کو، جس کے متعلق پاکستان نے ایک بڑا clear cut decision لیا کہ یہاں پر جو بھی دہشت گردی کے ادارے اور تنظیمیں ہیں ہم نے ان کے خلاف بلاتفریق اقدامات لینے ہیں ۔ تو کیا یہ القاعدہ کے اقدامات کو جائز قرار دے رہے تھے، کیا اس کی حمایت کر رہے تھے۔ اگر کر رہے تھے تو یقیناً ہم چاہیں گے کہ وہ اس بارے میں مزید روشنی ضرور ڈالیں۔ شکریہ۔

POINT OF ORDER; RE: STATEMENT OF THE INTERIOR MINISTER CONCERNING THE KASHMORE FIRING INCIDENT.

جناب چیئرمین۔ امان اللہ خان صاحب ۔

جناب امان اللہ خان کنرانی ۔ جناب والا ! وزیر داخلہ صاحب نے اپنی جان چھڑانے کے لئے اس کو دوقبیلوں کا جھگڑا قرار دے دیا ہے جبکہ اس میں قبیلہ نہیں ہوتا ۔ افراد کی غلطی ہو سکتی ہے ۔ ان افراد کے نام لئے جائیں اور ان کو book کیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ سندھ میں اور بالخصوص جیکب آباد میں جو law and order situation ہے وہ سب کے سامنے ہے کہ تھانے کے سامنے سے پولیس کو اٹھا کر لے جاتے ہیں اور یرغمال بناتے ہیں۔ہماری پولیس والے خود ملے ہوتے ہیں اور پولیس والے ڈاکوؤں کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ وہاں پر پولیس کی appointment, posting ڈاکوؤں کی مرضی پر ہوتی ہے۔ on record بات ہے بارڈر ایریاز میں جب تک ڈاکوؤں کے سرغنہ سے ایس پی صاحب consultation نہیں کرتے وہاں پر تھانے میں کوئی پولیس والا جا ہی نہیں سکتا اور پورے باہو تھانے میں ۔ ٹھل تھانے میں ، کندھ کوٹ تھانے میں ، بخشا پور تھانہ ، یہ سارے تھانے ڈاکوؤں کے ہاتھوں یرغمال بنے ہوئے ہیں۔ اس کے بارے میں وزیر داخلہ صاحب کچھ نہیں کہتے۔ ان کی ساری ایجنسیاں سندھ میں بھی ڈاکوؤں سے ملی ہوئی ہیں اور بلوچستان کے بارڈرز پر بھی جو کچھ ہو رہا ہے وہ قبیلے کا مسئلہ نہیں ہے وہ حکومت کی نااہلی ہے جو law and order control کرنے میں ناکام رہی ہے۔ آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جناب عبدالرزاق تھیم میں عرض کروں گا کہ رولز کے مطابق وزیر صاحب کے بیان کے بعد questions نہیں ہونے چاہییں۔ معاملے کی نزاکت کے پیش نظر مختصر سی بات کرلیں تاکہ ہمارا main issue نہ رہ جائے۔

جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھیم ، جناب والا ! عراق سے بھی زیادہ اہم معاملہ جیکب آباد کا ہے ۔ آپ سندھ کے گورنر بھی رہ چکے ہیں ، آپ کا جیکب آباد سے واسطہ بھی ہے۔ یہ تو ایک واقعہ ہوا جس کو قبائلی رنگ دیا گیا ہے ۔ اس میں قبائل کے علاوہ اور کتنی عورتیں، مرد اور دوسری قوموں کے آدمی بھی مارے گئے ہیں یا یرغمال بنا لئے گئے ہیں۔ جناب والا! آپ کو معلوم ہے جب آپ گورنر تھے کہ کشمور میں پہلے کتنے واقعات ہوئے ہیں ۔ چھ سال کا راجکمار بچہ لے گئے، وہ واپس آ گیا لیکن ملزم نہیں پکڑے گئے۔پھر ابھی ایک مہینہ ہوا کندھ

کوٹ سے چار سال کا بچہ لے گئے، کوئی واپس آ جاتا ہے کوئی نہیں آتا۔ ایسے کشمور کے بیسیوں واقعات ہیں ۔ آپ خود کشمور گئے بھی تھے۔ آپ نے لوگوں سے ہمدردی بھی کی تھی۔ وہاں جنگل کا قانون ہے۔ ٹھل سے لے کر کشمور تک آئے دن واقعات ہوتے ہیں، میں وزیر داخلہ سے مودبانہ عرض کروں گا کہ یہ سارے حقائق بیان کریں کہ کتنے ملزم پکڑے گئے ہیں کتنوں کو سزا ہوئی ہے۔ وہاں ہم جیکب آباد میں گھر سے نکل نہیں سکتے، یہ امن و امان کی حالت ہے۔

باقی رہ گیا کہ پولیس اور ڈاکو ملے ہوئے ہیں، میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ پہلے والا ایس۔پی نا اہل تھا آپ کو معلوم ہے میں کہنا نہیں چاہتا کہ وہ کیسا تھا اس کو نکالا گیا ہے۔ نیا ایس پی آیا ہے ۔ میں ابھی آیا ہوں۔ آئی جی صاحب تین روز سے جیکب آباد بیٹھے تھے اور چھ مہینے پہلے میری بھی discussion ہوئی تھی۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اپریشن کی تیاری کر رہے ہیں۔ جناب والا! یہاں بیس آدمی مارے گئے ہیں اور کچھ بھی نہیں ہوا۔ ہمیں وزیر داخلہ صاحب بتائیں کہ کیا انتظامیہ کے خلاف قدم اٹھایا گیا ہے، آئی جی پولیس تین دن وہاں بیٹھے رہے، آپ کے زمانے میں بھی resist کرتے رہے۔ دوسرے کسی کی transfer پر تو میں عرض کروں گا کہ جیکب آباد کا یہ صرف ایک واقعہ نہیں ہے۔ جیکب آباد، کشمور ٹھل ڈاکوؤں کی کالونی بنا ہوا ہے، میرا دل جلتا ہے اسی واقعہ پر، چھ سال کے معصوم بچے کو لے جائیں اور پیسے دے کر واپس لائیں، ملزم ایک بھی نہیں پکڑا گیا، کیسی یہ protection کر رہے ہیں۔ رینجرز بھی ہیں، ایجنسیز بھی ہیں، خدا را ہمیں protection دو۔ ہمارے آدمی اغوا ہو رہے ہیں۔ کتنے واقعات ہوئے ہیں، میں عرض کروں گا وزیر داخلہ سے کہ یہ سارے ہاؤس کے آگے تفصیل پیش کریں، کتنے واقعات ہوئے، کتنے پکڑے گئے، کتنے نہیں پکڑے گئے۔ یہ ایک واقعہ نہیں ہے۔ ہر وقت یہ سنتے ہیں کہ ہم اس پر ایکشن لیں گے۔ جناب! ابھی تک ایکشن نہیں لیا گیا۔ مجھے بتائیں کہ پولیس کی وین کھڑی ہے، اس کے ٹائر برسٹ کر کے خود کھڑے ہوئے ہیں، نہیں گئے ہیں۔ اتنے واقعات ہوئے ہیں کوئی ایکشن پہلے نہیں ہوتا۔ جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے کہتے ہیں کڑی سزا ملے گی۔

جناب والا! جیکب آباد جل رہا ہے، دل ہمارا رو رہا ہے۔ یہ ایک واقعہ نہیں ہے بیسیوں واقعات ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ یہ فیئر ہوں، ہمیں اس ملک کی بقاء چاہیئے، ہمیں safety چاہیئے، سیکیورٹی چاہیئے بچوں کی اور سب کی یہ میری مودبانہ گزارش ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب ثناء اللہ صاحب۔ ذرا مختصر رکھیئے۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: شکریہ جناب چیئرمین! محترم جناب وزیر داخلہ صاحب نے ایک افسوسناک واقعہ کا ذکر کیا جو کشمور میں رونما ہوا ہے۔ یہاں ابھی تک نہ تو کوئی ملزم پکڑے گئے ہیں اور نہ ہی کسی قبیلے کی شناخت ہوئی ہے ۔ یہ حقیقت ہے کہ کشمور یا جو ہمارے تین صوبوں کے جنکشن پر واقع علاقہ ہے' یہاں پر مزاری اور بگٹی دو بلوچ قبائل آباد ہیں۔ ان کے درمیان شکررنجی موجود ہے۔ یہ کافی عرصے سے ہے لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جناب والا! کہ اگر ایسے معاملات کو صرف اور صرف پولیس' رینجرز یا فرنٹیئر کور کی طاقت کے ذریعے سے حل کرنے کی کوشش کی گئی تو resentment بڑھے گی' شکر رنجیاں بڑھیں گی۔ شاید کسی ایک فریق کی زیادہ مدد کی جائے اور ایک فریق کو کم سپورٹ ملے جس کی وجہ سے یہ conflict بڑھ بھی سکتا ہے ۔ اس سینیٹ میں علماء صاحبان بھی ہیں' بڑے مہربان سندھ سے' پنجاب سے' بلوچستان سے دوست موجود ہیں۔ بلوچستان سے سارے قبائلی' ہمارے جو سردار ہیں ان سے بھی بات ہوئی ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لئے انہوں نے ایک اچھی تجویز دی کہ اس کو جناب وہاں جو ایک کلچرل' ایک ٹرائیبل سسٹم موجود ہے۔ اس کے ذریعے سے حل کرنے کی کوشش کریں تاکہ وقت بھی کم خرچ ہو' پیسہ بھی کم خرچ ہو۔ دو قبائل آپس میں بھائی ہیں اور ان کے جو سربراہ ہیں ان کا ہم احترام کرتے ہیں' ان کے ساتھ باقاعدہ ملاقات کے لئے یہاں سے 'سینیٹ کا کوئی وفد بنائیں ' وہ ان کے ساتھ بات چیت کرے۔دونوں قبائل کی طرف سے جو بھی نقصان ہو گا وہ ultimately اس ریاست کا نقصان ہے۔ یہاں کے شہریوں کا نقصان ہے۔

جناب والا! ہماری یہی گزارش ہے کہ اس سلسلے میں پولیس اور رینجرز کو ذمہ داری نہ دیں۔ یہ قبائلی لڑائیوں میں آگ لگاتے ہیں۔ اس کا بلوچستان میں ہمیں کافی تجربہ ہے ' جتنے بھی قبائلی جھگڑے ہیں ان کو ہوا دینے میں خود ریاستی اداروں نے ایک خاص کردار ادا کیا ہے۔ اس میں جناب! پارلیمنٹ کے دوستوں کو لیں' ہم سب اس خیرخواہی کے کام کو سرانجام دینے کے لئے تیار ہیں۔

جناب والا! ایک دوسری طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں ' میرے پاس روزنامہ "

انتخاب" ہے جس میں ایک خبر چھپی ہے ۔ جناب ہم گزشتہ پانچ دنوں سے یہاں پر سینیٹ میں عراق کے مسئلے پر بحث کر رہے ہیں۔ ہمارے وزیر خارجہ صاحب بار بار کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کسی قسم کا تعاون امریکہ اور اس کے اتحادیوں سے نہیں کر رہا لیکن جناب والا! یہاں پر خبر چھپی ہے ' میرا ہی ہوم ڈسٹرکٹ ہے ' ڈسٹرکٹ خاران میں واقع جو ایئر پورٹ ہے وہاں سے اتحادی فوجیں اپنی کارروائیاں عراق کے معصوم عوام کے خلاف جاری رکھے ہوئے ہیں۔ وزیر خارجہ صاحب کو یہاں پر موجود ہونا چاہیئے تھا ۔ ہماری یہ تمام بحث ' یہ ہماری تمام بات چیت ' عراقی عوام کے ساتھ ہماری یکجہتی ' ان کے ساتھ ہماری محبت ' ان معصوموں کے ساتھ ہماری ہم آہنگی یہ ساری ضائع جا رہی ہے۔ یہ جناب ! میرے خیال میں ہمارے لئے ایک المیہ ہے کہ پاکستان ایک طرف تو جنگ کی مذمت کر رہا ہے ' جناب اس سلسلے میں خصوصاً آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ وزیر خارجہ صاحب کو ایسے حساس موضوع پر جو بحث کے وقت اس ایوان میں موجود ہونا چاہیئے تھا لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج پھر وہ موجود نہیں ہیں ' کم از کم اس کی وضاحت اگر وزیر داخلہ صاحب بھی کرتے ہیں تو میں ان کا مشکور ہوں گا۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ وزیر خارجہ دن کو آئے تھے ' اسی سلسلے میں میٹنگ تھی۔ وہ دن کو مصروف رہے ' عراق کے سلسلے میں ' انشاء اللہ بعد میں بھی آئیں گے یا جیسے ہی وہ فارغ ہوں گے تو آئیں گے۔

Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Point of self explanation.

جناب چیئرمین: زیادہ طویل نہ ہو ۔

پروفیسر محمد ابراہیم خان : جی میں مختصر عرض کروں گا۔ میں زیادہ سوال نہیں پوچھتا۔ قاعدے کا میں احترام کرتا ہوں۔ میں جواب دینا چاہتا ہوں جو سوال وزیر داخلہ صاحب نے مجھ سے پوچھا ہے۔ میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ القاعدہ کے لوگوں کو گرفتار کر کے قانون کی رو سے پاکستان کی عدالت کے سامنے پیش ہونا چاہیئے تھا۔ اگر وہ مجرم تھے تو پاکستان کی عدالت انہیں سزا دیتی ' جیل میں بند کرتی۔ اگر وہ غیر ملکی ہیں تو اس کے ملک کے حوالے کرتی لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ شیخ احمد خالد جو پنڈی سے گرفتار ہوئے ' وہ کویت کے

باشندے تھے۔ ان کو کویت کے حوالے کرنے کی بجائے ان کو امریکہ کے حوالے کیا گیا اور پھر " عذر گناہ بدتر از گناہ" یہ کہا گیا کہ کویت کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔ یہ بالکل بھونڈا جواب ہے۔ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ کویت کو اعتراض تھا یا نہیں تھا، پاکستان کی حکومت اسے کویت کے حوالے کرتی۔ پھر کویت جانتا اور امریکہ جانتا لیکن یہاں سے تو پاکستانیوں کو اٹھا کر امریکہ کے حوالے کیا گیا ہے اور وہ (Guantanamo Bay) گوانتاناموبے کے پنجروں میں بند ہیں اور آج تک جناب وزیر داخلہ اور وزیر خارجہ اپنے لوگوں کا نہیں پوچھ سکے۔ میں صرف ایک جملہ اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترم وزیر داخلہ جماعت اسلامی کو بار بار دھمکیاں دیئے جا رہے ہیں۔ اس رویے کو ترک کرنا چاہیئے۔ ہم قانون کا احترام کرتے ہیں۔ ہمیں بالکل عدالت کے سامنے پیش کیا جائے لیکن اس وقت حکومت جو کچھ کر رہی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ قانون کی پابندی اور اس کی حفاظت ان کا فرض ہے اور میں عرض کروں گا کہ:

اس چمن کا حال کیا مالی جو پامالی کرے
اور مالی جو پامالی کرے پھر کون رکھوالی کرے

Mr. Chairman: Now, we will continue with the main issue.

نہیں نہیں اس طرح تو پھر چلتا رہے گا اور main issue ہمارا رہ جائے گا۔

ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی، گزارش یہ ہے کہ وزیر داخلہ صاحب نے فرمایا کہ چند دنوں میں حالات ٹھیک ہوجائیں گے کیونکہ میرا ڈسٹرکٹ بھی جیکب آباد کے بالکل نزدیک سے شروع ہوتا ہے۔ مزے کی بات میں آپ کو بتاؤں، ایوان کے through ، کہ جج کو اغوا کر لیا گیا دن میں۔ وہ سولہ دن قید میں رہا اور ماشاء اللہ بخیر و عافیت ٹھیک ٹھاک واپس آ گیا۔ میں آپ کو مبارک دے رہا ہوں۔ اس لئے، شاید پیسے تو اس نے دیئے ہوں گے، بہر حال اب ٹھیک ٹھاک ہے۔ وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ آج سے پندرہ دن پہلے چھ آدمیوں پر اس قسم کی فائرنگ بختیار آباد یا بیلپٹ میں کی گئی وہ کس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے اور جیکب آباد سے لے کر سبی تک روزانہ جو ڈاکے ہوتے ہیں وہ کس قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیا اس کے متعلق ان کے پاس کچھ وقت اور معلومات ہیں۔ کیا وہ اس کی وضاحت فرمائیں گے۔

مخدوم سید فیصل صالح حیات: میرے دوست بلوچستان سے جو ہیں ثناء اللہ صاحب انہوں نے بڑی اچھی باتیں کہیں جناب۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا جناب کہ جو میں نے آپ کے سامنے statement دی جناب چیئرمین! وہ حقائق پر مبنی ہے اور ہماری تحقیقات کے بعد وہ سامنے آئی ہے۔ جب میں نے یہ کہا کہ جو لوگ حملہ آور ہوئے تھے ان کا تعلق بگٹی قبیلے سے تھا' تو اس کی تحقیقات کے بعد ہی آپ کے سامنے یہ میں نے بیان دیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کشمور میں جو حملہ کیا گیا وہ غلام حسین مزاری کے گھر پر کیا گیا تھا۔ غلام حسین مزاری کی بگٹی قبیلے کے لوگوں کے ساتھ پرانی دشمنی چلی آ رہی ہے اور اس حملہ میں ان کے بھائی سہراب خان کو قتل کیا گیا ہے۔ لہذا اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے کہ کونسا قبیلہ اس میں ملوث تھا۔ لیکن جب قبیلوں کی ہم بات کرتے ہیں تو یہ قطعاً بات نہیں آتی ہے کہ تمام کا تمام قبیلہ اس میں ملوث ہے۔ ان کے بہت سے دیگر خدشات جن کے متعلق انہوں نے باتیں کی ہیں۔ وہ اپنی جگہ جائز اور درست ہیں۔ اسی سلسلہ میں سندھ اور بلوچستان کے آئی جی صاحبان' ہوم سیکرٹری' ڈی جی رینجرز' متعلقہ آئی جی ایف سی اور دیگر جو law enforcement کے اداروں کے لوگ ہیں' ان تمام کو ہم نے وہاں بھجوایا ہے اور اسی غرض سے بھجوایا ہے کہ یہ صورتحال انتہائی تشویشناک ہو گئی ہے۔ ہم نے اس بارے میں جو dialogue شروع کیا تھا۔ اگر وہ اپنے منطقی انجام تک نہیں پہنچتا' تو یقیناً حکومت کو دوسرے اقدامات کے بارے میں بھی غور کرنا پڑے گا لیکن وہ ہمارا آخری حربہ ہو گا۔

جناب والا! ہم قطعاً یہ نہیں چاہیں گے کہ کسی طریقے سے ہم ایسا کوئی اقدام کریں جیسے کل یہی ہمارے جو معزز رکن اٹھ کر کہیں کہ حکومت نے کتنا بڑا ظلم کر دیا۔ لہذا اسی لئے جناب میں نے یہاں پر گزارش کی تھی کہ اپنی تجاویز دیں کہ یہ مسئلہ صرف جیکب آباد' کشمور اور بلوچستان کے ان علاقوں' سندھ کے ان علاقوں کا یا پنجاب کے نواحی علاقوں کا نہیں' ان border areas کا نہیں ' یہ ایک قومی مسئلہ ہے۔ آپ سب ہمیں اس بارے میں اپنی اپنی آراء سے مستفید کریں اور انشاء اللہ اس کا حل جلد ہی نکلے گا۔

دوسری بات جو کہ القاعدہ کے متعلق کی گئی ہے' میں یہ واضح طور پر کہنا چاہوں گا اور یہ

on record بات ہے کہ آج تک جو بھی ہم نے پاکستانی nationals پکڑے ہیں، کسی کو بھی کسی دوسرے ملک کے حوالے نہیں کیا گیا۔ جناب والا ! میں categorically کہنا چاہوں گا کہ اگرکسی پاکستانی کو کسی کے حوالے کیا گیا ہے تو یہ ثبوت لے کر آئیں۔ جہاں تک غیرملکیوں کا تعلق ہے---

(مداخلت)

مخدوم سید فیصل صالح حیات: جناب والا! ایمل کانسی کو 1997ء میں امریکہ کے حوالے کیا گیا تھا۔ آپ دہشت گردی کی بات کریں۔ بلیدی صاحب آپ نئے نئے ایوان میں آئے ہیں، آہستہ آہستہ آپ یہاں کے قواعد بھی سیکھ جائیں گے۔ بات یہ ہے جناب! کہ غیرملکیوں کے لئے set procedure ہے دوسرے ملکوں کے حوالے کرنے کا۔ اگر ان کے متعلقہ ممالک، جہاں کے وہ باشندے ہیں، ان کو نہیں لینا چاہتے تو ہم ان کو جس ملک کے حوالے کرنا ہو کر دیتے ہیں۔ لیکن پاکستان کے متعلق ہماری clear cut policy ہے۔ لیکن آج تک انہوں نے مجھے جواب نہیں دیا کہ کیا یہ القاعدہ کو سپورٹ کرتے ہیں؟ یا اس کو condemn کرتے ہیں، ہمیں یہ تو بتائیں تاکہ بات تو واضح ہو سکے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: دیکھیں ! عراق کی debate پھر رہ جائے گی۔

پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب والا! اگر وزیر داخلہ سوال کریں گے تو جواب دینا پڑے گا۔

جناب چیئرمین: آپ کی مرضی ۔ اس طرح تو آپ کا main Iraq issue رہ جائے گا۔ جس کے لئے آپ نے اجلاس requisition کیا ہے، وہ issue رہ جائے گا۔

پروفیسر محمد ابراہیم خان: جناب والا! انہوں نے پوچھا ہے کہ القاعدہ کا جماعت اسلامی سے کیا تعلق ہے؟ میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ وزیر داخلہ صاحب ہمیں یہ ثابت کر دیں کہ القاعدہ کیا ہے؟ میں یہ اس ایوان میں دعوے سے کہتا ہوں کہ القاعدہ کا کوئی وجود نہیں ہے۔ امریکہ نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لئے القاعدہ کی ایک اختراع ڈھونڈ نکالی ہے اور پاکستان کی حکومت امریکہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان لوگوں کو جو یہاں پناہ لینے کے لئے

آتے ہیں، گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کرتی ہے۔

جناب والا! میں یہ کہوں گا کہ اسلام آباد میں افغانستان کے طالبان دور کے سفیر، جنہوں نے پناہ کے لئے درخواست بھی دی، پاکستان کی حکومت نے اس کو گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کر دیا۔ یہ شرم کی بات ہے کہ کسی سفیر کو، جس نے کسی جنگی کارروائی میں کوئی حصہ نہیں لیا تھا، اس کو بھی ان کے حوالے کر دیا۔

جناب والا! Guantanamo Bay میں اس وقت بھی پاکستانی پڑے ہیں، ہمیں ان کے خطوط مل رہے ہیں۔ وہ کون ہیں اور کس نے ان کو ان کے حوالہ کیا ہے؟ جہازوں پر بٹھا کر ان کو لے جایا گیا اور ان میں عربوں کے ساتھ ساتھ پاکستانی بھی ہیں۔ وزیر داخلہ صاحب اور وزیر خارجہ صاحب یہ بتائیں کہ وہ وہاں کیسے پڑے ہوئے ہیں اور کب وہ وہاں سے رہا ہوں گے؟ یہ ہمیں بتا دیں کہ القاعدہ کیا ہے؟ میں صاف انکار کرتا ہوں ۔ القاعدہ کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن سے امریکہ خوش تھا کہ وہ افغانستان میں تھے ۔ جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کر دیا تو ان لوگوں پر، جنہوں نے امریکہ کے خلاف کوئی ہتھیار نہیں اٹھایا تھا، حملہ کیا گیا۔ وہ پناہ گزین ہیں، وہ مظلوم ہیں، وہ مجبور ہیں اور مقہور ہیں۔ اگر یہ پناہ نہیں دے سکتے تو کم از کم ان کے حوالے تو نہیں کرنا چاہیئے جہاں پر کوئی قانون نہیں ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا کہ Guantanamo Bay میں قید لوگوں کو عدالت کے سامنے پیش کیا جائے۔ پاکستان کی حکومت اس جرم میں برابر کی شریک ہے کہ ان لوگوں کو قانون کے خلاف وہاں رکھا گیا ہے ۔ دنیا کے کسی قانون کے تحت کسی ملکی یا غیرملکی کو امریکہ کے حوالے نہیں کیا جانا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: کیا وہ پاکستان سے گئے تھے؟

پروفیسر محمد ابراہیم خان: بالکل جناب والا! کوہاٹ کے ائیر بیس سے ان کو عربوں کے ساتھ طیاروں پر بٹھا کر وہاں بھیجا گیا۔

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ۔ وزیر داخلہ نے القاعدہ کے

بارے میں سوال کیا ہے۔ میں پوری ذمہ داری سے یہ بات کہتا ہوں کہ جو چیز فی الحقیقت terrorism ہے یعنی violence کا استعمال civilians کے خلاف، خواہ کوئی بھی کرے، وہ غلط ہے۔ اسلام نے بھی اس کو غلط قرار دیا ہے۔ ہم اس کے مخالف ہیں اور اس کے لئے جو بھی اقدام کیا جائے ہم اس کی تائید کرتے ہیں لیکن میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس ملک کی سپریم کورٹ نے اپنی judgement میں صاف الفاظ میں یہ بات کہی ہے کہ حکومت پاکستان نے آج تک القاعدہ کو ایک terrorist organization declare نہیں کیا، notify نہیں کیا اور اس notification کے بغیر یہ لوگوں کو گرفتار بھی کر رہے ہیں interrogate بھی کر رہے ہیں اور extradite بھی کر رہے ہیں۔ یہ illegal ہے۔ جو شخص پاکستان میں آ گیا، وہ کہیں کا بھی ہو، اس کو بھی اس بات کا حق ہے کہ وہ اپنا دفاع کرے۔ اسے آپ موقع دیں۔ judicial inquiry کروائیں، اگر کوئی criminal ہے تو ضرور سزا دیجئے۔ اگر نہیں ہے تو اس کا دفاع ہمارا اخلاقی اور قانونی فرض ہے۔ جو اس ملک میں legitimately داخل ہوا ہے، خواہ وہ citizen ہو یا نہ ہو، جب تک وہ ہماری سرزمین پر ہے وہ اسی طرح قانون کی protection میں ہے جس طرح باقی تمام حضرات۔ یہ بات بھی میں آپ سے عرض کروں کہ کیا وہ یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ جنہیں وہ القاعدہ کہہ رہے ہیں، ان میں سے کوئی ایک بھی پاکستان کی سرزمین پر کسی کرائم، کسی violation of law میں involve ہے؟ اگر ہے تو بتائیے ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ اگر نہیں ہے تو پھر آپ خدا کے لئے قانون کا احترام کیجئے اور یاد رکھیئے کہ آپ نے بھی ایک دن خدا کے سامنے جواب دہی کرنی ہے۔ صرف یہی زندگی نہیں ہے۔ اگر آپ مظلوموں کے ساتھ ظلم کرتے ہیں تو آپ کو یہاں بھی جوابدہی کرنی ہوگی اور آخرت میں بھی کرنی ہو گی۔ شکریہ۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین صاحب point of order -

جناب چیئرمین: جی بلیدی صاحب کو بھی سن لیں تا کہ وہ بھی آپ کے اسی جواب میں cover ہو جائے۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین صاحب! یہ وزیر داخلہ بہت اہم شخص ہیں

اور یہاں جو وہ statement دے رہے ہیں اس کا حقیقت سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: کون سی statement?

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: القاعدہ کی جو اصطلاح وہ بیان کر رہے ہیں' یہاں تو القاعدہ کی یہ اصطلاح دی جا رہی ہے کہ جس نے داڑھی رکھی ہے' جو نماز پڑھتا ہے' جو اللہ کا نام لیتا ہے اس کو القاعدہ سے تصور کیا جاتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ اسلامی ملک ہے اور جناب چیئرمین! یہ ثابت ہے کہ پاکستان میں کوئی محفوظ نہیں ہے۔ امریکہ جس وقت بھی کسی کو نا پسند قرار دے کہ مجھے یہ پسند نہیں' یہ اس کو القاعدہ تصور کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! ہم دہشت گردی کو خود condemn کرتے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہاں دہشت گردی نہیں ہے۔ یہ امریکہ' پاکستان پر' اس موجودہ جنگ کے بعد حملہ کرنے کے لئے بہانہ بنا رہا ہے۔ یہی اسامہ' جس کو اس نے دہشت گرد اور القاعدہ سے مشابہہ کیا' جب روس اور افغانستان کی جنگ ہو رہی تھی تو افغانستان میں وہ سب سے بڑا مجاہد تھا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے بلیدی صاحب آپ کی بات ہو گئی' شکریہ۔

جناب کامران مرتضیٰ: جناب وزیر موصوف کشمور کے بارے میں بتا رہے تھے۔ آج اس اخبار میں خبر چھپی ہے کہ یہ جو حملہ آور تھے levy کی وردیوں میں تھے۔ اس بارے میں وزیرداخلہ نے کچھ نہیں فرمایا۔

جناب چیئرمین: بس جی یہ جواب دے لی then let us continue discussion on Iraq.

(Interruption)

مخدوم سید فیصل صالح حیات: میں بڑی مختصر سی گزارش کروں گا جناب۔ جب القاعدہ کی بات شروع ہوئی تھی' تو معزز رکن نے اپنی تقریر میں القاعدہ کا خود ذکر کیا۔ اگر ان کے بقول القاعدہ کا وجود نہیں ہے تو انہوں نے القاعدہ کی بات کیوں کی۔ میں نے تو اس حوالے سے القاعدہ کی بات کی ہی نہیں ان کے سامنے۔ اب جب ان پر onus آ پڑا تو انہوں نے اپنی بات کو بدل لیا اور کہا کہ جی القاعدہ کا وجود ہی نہیں ہے۔ میں عرض کروں گا جناب' یہ چونکہ عراق پر

debate چل رہی ہے، اور یہ ایک بڑی طویل debate بن جائے گی، میں اس کو کھینچنا نہیں چاہتا، ورنہ میں یہ بھی بات کر سکتا ہوں کہ جن بے قصور innocent پاکستانیوں کی یہ بات کرتے ہیں کہ وہ کیوبا میں پڑے ہوئے ہیں، ان سب لوگوں کو افغانستان کس نے بھجوایا؟ یہ بہت بڑی debate ہو جائے گی اور آج تک ان کا کوئی پرسان حال بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ابھی آپ کشمور پر بات کریں۔ جس کے لئے پہلے ایک سوال ہوا تھا اس کے بعد اگر دوسری بات چاہیں we can follow that.

مخدوم سید فیصل صالح حیات: گزارش یہ ہے کہ اس بارے میں، میں آپ کے توسط سے ایک دفعہ پھر عرض کرنا چاہوں گا۔ حکومت نے مکمل طور پر ایک plan بنایا ہے کہ ہم نے ان واقعات کا دوبارہ اعادہ نہیں ہونے دینا اور دیکھئے، اگر ہم یہ کہیں کہ جی 100 % آپ اس چیز کو fool- proof بنائیں۔ دنیا میں کسی جگہ بھی آپ security کو 100% fool-proof نہیں بنا سکتے۔ ہم نے اسی قسم کے واقعات کی روک تھام کے لئے ایک ماحول وہاں پیدا کرنا ہے اور ماحول پیدا کرنے کے لئے ہمارے یہ معزز اراکین ہمیں اپنے مشوروں سے ضرور نوازیں۔ جناب، جہاں تک جیکب آباد سے، سندھ سے ہمارے معزز رکن کا تعلق ہے، انہوں نے جن حقائق کی بات کی ہے، اگر یہ سوال دیں گے تو کیونکہ اس میں بہت ساری details آئیں گی، بہت ساری اس میں macro level کی باتیں آئیں گی، تو question hour میں اس کا جواب ضرور پیش کریں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ Let's continue the debate on Iraq Syed Dilawar Abbas.

سید دلاور عباس: جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم بحث میں مجھے اپنے حصے کا حق ادا کرنے کا موقع دیا۔ اس معزز ایوان میں ہم 27 تاریخ سے ایک اہم اور سنگین مسئلے پر بحث کر رہے ہیں، جو ہمارے سامنے آچکا ہے اور ایک زمینی حقیقت بن چکا ہے۔ اس حقیقت کے پیچھے کیا حقائق کارفرما تھے، کیا سچ تھا، کیا جھوٹ تھا، اس تفصیل میں جانے کے لئے اب وقت نہیں رہا۔ اب وقت آچکا ہے کہ ہم اصل ضرورت کی طرف پیش رفت کریں کہ اس

جنگ کو بند کیسے کرایا جائے۔ اس وقت تک جو ظلم ہو رہا ہے' جو بربریت ہو چکی ہے' اس کو کس طرح سے روکا جائے۔ یہ معاملہ اتنا آگے جا چکا ہے کہ جس کے لئے اگر کوئی عملی قدم جو ہم من حیث القوم اٹھانا چاہتے ہیں یا اٹھا سکتے ہیں اور وہ اٹھانا چاہیں تو وہ کس صورت میں ہوگا اور کیا عمل ہو گا۔

یہ بات ایک حقیقت ہے کہ جنگ' جس کو ایک بین الاقوامی مسئلے کے طور پر سب جنگ کہہ رہے ہیں' وہ یک طرفہ جارحیت کا قدم ہے۔ ہمارے عوام اور حکومت نے بڑا واضح طور پر امریکی حکومت کو بتا دیا تھا کہ ہم اس کا ساتھ نہیں دے سکتے اور نہ دیں گے۔ اسی معاملے میں' میں اپنی سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے راہنماؤں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پرامن ریلیوں کا اہتمام کیا اور ان ریلیوں میں اپنے بھرپور جذبات کا اظہار کیا کہ عراق کے عوام کے ساتھ ہم شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ ہم ان کے دکھ درد اور ہر مصیبت میں ساتھ ہیں۔ میں اپنی حکومت کے اس عمل کو بھی قابل تحسین سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ان پرامن مارچوں کو پرامن ہو کر چلنے دیا' ہر قسم کا تحفظ مہیا کیا۔ یہ پہلی دفعہ پاکستان کی تاریخ میں ہوا ہے کہ یہ مارچ پرامن رہے۔ نہ پتھراؤ ہوا' نہ لاٹھی اٹھی۔ اس عملی قدم سے یہ ثابت ہو گیا کہ پوری قوم متحد تھی اور وہ اس cause پر' جس کو ہم انسانیت کا cause کہیں گے' اس پر وہ ساتھ ساتھ چلے۔

میرے معزز سینیٹر ساتھیوں نے بہت سیر حاصل بحث کی ہے۔ انہوں نے ہر قسم کا تجزیہ بھی پیش کیا ہے اور future کے' عمل کی بھی بات کی ہے۔ اتنی تفصیل میں جانے کی بجائے میں دوبارہ اس طرف آؤں گا کہ کیا عملی اقدام اٹھائے جا سکتے ہیں۔ میری تجویز ہے کہ ہم ایک متحدہ resolution پیش کریں جو اس ایوان کی strength اور اس ایوان کی آواز ہو گی۔ اس عمل میں ہمیں شرکت کرنا ہے جو اس جنگ کو فوری بند کرانے کے لئے کیا جا سکتا ہے۔ اس میں یو این او' سکیورٹی کونسل اور ان تمام ممالک کا ہمیں ساتھ دینا ہے اور بھرپور انداز میں اپنی آواز اٹھانی ہے تاکہ وہ ادارے اپنا مضبوط قدم اٹھا سکیں اور امریکی حکومت اور اس کے اتحادیوں پر بھرپور وزن پڑے تاکہ جنگ کو جلدی بند کرایا جائے۔ میرا خیال ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور سوچ کی طرف ہمیں نہیں جانا چاہیئے کیونکہ جتنی دیر یہ جنگ چلے گی' عراقی عوام پر ایک بلا نازل رہے گی۔ وہاں پر کشت و خون اور بربریت رہے گی ۔ وہاں پر جو جانی اور مالی نقصان

ہو گا بڑی مشکل سے اس کا ازالہ ہو سکے گا۔

دوسرا ہمیں یہ کرنا ہے کہ ہم اتنا strong resolution پیش کریں کہ یہ جو جنگ و جارحیت عراق کے اوپر آئی ہے، اس میں جتنا نقصان ہوا ہے، وہ امریکہ کی حکومت اور اس کے اتحادیوں پر لازم ہو کہ وہ اٹھائیں اور جتنی جلدی ممکن ہو، تندہی اور نیک نیتی سے عراق کے عوام کی بحالی کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ یہ ہمارے لئے بہت ضروری ہوگا کہ ہم کس رخ کی طرف دیکھیں۔ ہم اس معاملے کو، جو کہ بین الاقوامی معاملہ ہے، اسی انداز سے سوچیں اور دیکھیں جیسے زندہ قوم کو جب ایسا مسئلہ درپیش آتا ہے تو وہ اس کی طرف دیکھتی ہے۔ رہا ہماری خارجہ پالیسی کا معاملہ، میں سمجھتا ہوں کہ وزیر خارجہ نے شروع میں پبلک فورم پر بات کہی ہے کہ یہاں کی پالیسی ہماری اپنی ہے، ہمیں کوئی باہر سے dictate نہیں کرا سکتا اور نہ کرایا گیا ہے۔ میں سمجھتا کہ وزیر خارجہ کو ہماری طرف سے یہ پیغام ہونا چاہئے کہ ہم نے جتنی بحث کی ہے وہ ایک مشاورت کا حصہ ہے۔ بجائے اس کے کہ صرف bureaucratic lines پر ہماری خارجہ پالیسی بنے اس فورم سے ، اپنے سینٹ سے، جو ہمارا Upper House ہے اس کی input اس Foreign Policy میں شامل کرنا مستقبل کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس کو اس ہی انداز سے دیکھا جائے جس نظر سے ہمارے یہاں کے معتبر اور لائق ممبران نے اس ہاؤس میں contribution کی ہے چونکہ ہمیں مستقبل کو دیکھنا ضروری ہے کہ حالات کس طرف جا رہے ہیں، زمینی حقائق کیا ہیں، مستقبل میں زمینی حقائق کیا ہونگے اور ان پر نظر رکھنا ، اور ان کو دیکھتے ہوئے قدم بڑھانا ، خارجہ پالیسی کا ضروری اور اہم حصہ ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح کسی ملک کی معاشی پالیسیز اور اقتصادی پالیسز اس کی ترقی میں ایک شہ رگ ہوتی ہیں، اسی طرح ایک آزاد ملک کی خارجہ پالیسی اتنا ہی اہم اورضروری حصہ ہوتی ہے۔ خارجہ پالیسی کے ذریعے ہی ہم اپنا image باہر build up کرتے ہیں اور as a nation image build up ہوتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ اس پر نظر ثانی کی جائے۔ جہاں پرہمیں اپنا رخ اور راستہ بدلنا ہے اس کو اس ہی سوچ کے ساتھ بدلا جائے جو ہمارے مستقبل کی ایک درخشاں حقیقت بن سکے ۔

میں سمجھتا ہوں کہ وزیر خارجہ کو اب ہاؤس میں آکر بحث میں شامل ہونا چاہئے کیونکہ

اب ہم wind up کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ان کا یہاں موجود ہونا اب ضروری ہے۔ جناب چیئرمین! اب میں یہ بھی عرض کروں گا کہ

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ہوش سے عمل کرنا ہے اور ہوش سے آگے بڑھنا ہے اور ہوش کا عمل اسی ایوان بالا سے شروع ہو گا۔ ہم اپنی قوم کو اس مجلس شوریٰ کے ذریعے ہی، جس میں ہمارے دونوں ہاؤس شامل ہیں اس چیز کی نوید دے سکتے ہیں کہ ہم کس طرف بڑھ رہے ہیں۔ ہمارا مستقبل کتنا درخشاں ہے اور کتنا ہونا چاہئے جس کے لئے ہم اپنی تمام کاوشیں اور کوششیں کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ دلاور صاحب۔

جناب محمد اسلم بلیدی: پوائنٹ آف آرڈر جناب۔

جناب چیئرمین: جی فرمائیے۔

جناب محمد اسلم بلیدی: ہمیں پہلے یہ کہا گیا تھا کہ آپ سب لوگوں کو تقریر کا موقع دیں گے۔ میں یہاں دیکھ رہا ہوں کہ شاید آپ wind up کی طرف جا رہے ہیں ' kindly اس سے پہلے مجھے موقع دیا جائے تا کہ میں اپنی پارٹی کا موقف پیش کروں۔

جناب چیئرمین: انشاء اللہ موقع ملے گا تسلی رکھیئے۔ جناب محمد انور بھنڈر۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب چیئرمین، ہم جس موضوع پر گفتگو کر رہے ہیں وہ عراق کی جنگ ہے اور یقیناً عراق کی جنگ اکیسویں صدی کے اوائل کا بہت بڑا المیہ ہے، یہ ایک بہت بڑا واقعہ ہے۔ جب مورخ یہ تاریخ لکھے گا اور اگلے آنے والے وقت میں لوگ اس واقعہ کو پڑھیں گے تو یقیناً وہ ضرور متاثر بھی ہوں گے اور اس کو کبھی بھی مستحسن نگاہوں سے نہیں دیکھیں گے۔ یہ بہت بڑا واقعہ جو رونما ہوا ہے ساری دنیا میں اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے یہ کم ہے۔

جناب والا! بڑی قومیں جب کسی جنگ کا آغاز کرتی ہیں تو یہ فیصلہ کرتی ہیں اور فیصلہ

کرنا تو قوموں کے اختیار میں ہوتا ہے لیکن بعد ازاں جنگ اپنا رخ خود متعین کر لیتی ہے اور بعد کے واقعات نہ اُن کے بس میں ہوتے ہیں اور نہ اُس پر وہ کنٹرول کر سکتے ہیں۔ وہ واقعات پھر ان کی بساط سے باہر ہو جاتے ہیں۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کی تاریخ ہمارے سامنے ہے کہ وہ واقعات کہاں سے شروع ہوئے اور کہاں تک پہنچے، کہاں سے ابتداء ہوئی اور کہاں انتہا ہوئی، کس چھوٹے سے واقعہ سے بات شروع ہوئی اور کتنی تباہی اور بربادی ہوئی۔ ان واقعات کو اگر سامنے رکھا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ امریکہ نے یہ جو فیصلہ کیا ہے شاید یہ فیصلہ تو ان کا ہو لیکن آنے والے وقت میں یہ فیصلہ ان کے بس میں نہ رہے۔ جس طرح عالمی واقعات چل رہے ہیں، جس طرح یہ جنگ آگے بڑھ رہی ہے اگر اس جنگ کے اثرات ساری دنیا تک بھی پھیل جائیں تو یہ بعید از قیاس نہ ہو گا بلکہ یہاں قوی امکان یہ ہے کہ شاید ایسا نہ ہو کہ اللہ نہ کرے، نہ کرے کہ یہ جنگ ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے لیکن جس صورت سے یہ واقعات آگے چل رہے ہیں اور بڑھ رہے ہیں یہ چیز بعید از امکان نہیں ہے۔

جناب والا! آج کی صورتحال کو اگر دیکھا جائے تو اس جنگ کے ذریعے سے جو مظالم عراق کے عوام پر ڈھائے جا رہے ہیں وہ ہمارے لئے ایک لمحہ فکریہ ہیں۔ وہاں کے عوام ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ ہمیں اس ناطے سے بہت زیادہ تکلیف اور دکھ ہے۔ انسان ہونے کی حیثیت سے بھی، ہمیں بہت دکھ ہے۔ ہم عراقی عوام کے دکھ اور تکلیف میں برابر کے شریک ہیں۔

جناب والا! میں عرض کروں کہ اگر یہ دیکھا جائے کہ اس جنگ کا جواز کیا تھا تو مجھے تو اس جنگ کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔ اس کے جواز میں سب سے پہلے امریکہ نے یہ کہا کہ ہم دہشت گردی کو روکنا چاہتے ہیں۔ وہ کون سی دہشت گردی تھی جو عراقی عوام نے کی تھی۔ کیا اس بات کا کوئی ثبوت تھا کہ 11 ستمبر کا واقعہ عراقیوں نے کیا تھا یا 11 ستمبر کے واقعہ میں وہ ملوث تھے یا صرف exclusively یعنی کلی طور پر اس میں عراق ذمہ دار تھا۔ یقیناً عراق ملوث نہیں تھا اور اس کا عراق ذمہ دار بھی نہیں تھا۔

دوسرا جواز جو پیش کیا جا رہا ہے وہ یہ تھا کہ عراق کے پاس mass destruction کے جو weapons ہیں ان کو ختم کیا جائے اور ان کو ہم ختم کرنا چاہتے ہیں۔ دنیا سے دہشت گردی کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ جناب والا! mass destruction کے ہتھیار کس نے شروع کئے

تھے، کس نے پیدا کئے ہیں۔ وہ سب سے زیادہ کس کے پاس ہیں، یہ سب لوگ جانتے ہیں، تمام قومیں جانتی ہیں، سارے ملک جانتے ہیں کہ سب سے زیادہ atom bombs امریکہ کے پاس ہیں، سب سے زیادہ ایسے weapons امریکہ کے پاس ہیں۔ سب سے زیادہ جراثیمی ایٹم بم، hydrogen bombs ہیں nitrogen bombs ہیں، ہمیں تو سب کے نام بھی نہیں آتے، وہ سارے تباہ کن ہتھیار ان کے پاس ہیں۔ ان کے پاس اتنے مہلک ہتھیار ہیں۔ اگر ساری دنیا کو تباہ کرنا چاہیں تو وہ کر سکتے ہیں۔ جناب والا! اس چھوٹے سے ملک کے خلاف انہوں نے یہ الزام لگایا ہے کہ ہم نے یہاں وہ ہتھیار ضائع کرنے ہیں، وہ مقصد بھی نہیں تھا۔ وہ اگر مقصد تھا تو جناب والا! United Nations کے ذریعے شروع کیا گیا تھا، انسپکٹروں کو بھیجا تھا، Inspectors وہاں گئے، ایک دفعہ نہیں گئے، دو دفعہ نہیں گئے، کئی دفعہ گئے۔ اس کے بعد report کیا آئی، وہ ساری دنیا جانتی ہے، سارا زمانہ جانتا ہے، سارا عالم جانتا ہے کہ وہ report negative تھی۔انہوں نے یہ کہا تھا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ mass destruction کے کوئی ہتھیار سامنے آئے ہوں۔ جناب والا! آج اس جنگ کو شروع ہوئے گیارہ، بارہ دن ہو گئے ہیں تو اب تک کونسے mass destruction کے ہتھیار ملے۔ اگر عراق کے پاس mass destruction کے ہتھیار موجود ہوتے تو کونسا اور زمانہ آنا تھا، کونسا اور دن آنا تھا کہ وہ اب mass destruction کے ہتھیاروں کو استعمال نہ کرتے، mass destruction کے کوئی ہتھیار منظر عام پر نہیں آئے۔ ان لوگوں کی report دیکھ لیجئے یہ لوگ United Nations کے ماتحت تھے، یہ عراق کے لوگ نہیں تھے، یہ کسی مسلم ملک سے بھیجے ہوئے نمائندے نہیں تھے، یہ United Nations کے نمائندے تھے اور ان کے Inspectors تھے، ان کی report سے بھی یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ عراق میں mass destruction کے ہتھیار موجود تھے۔اس لئے یہ بھی کوئی جواز نہیں ہو سکتا۔

جناب والا! تیسرا جواز یہ پیش کیا گیا کہ صدام ظالم ہے اس کو صدارت سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ کسی ملک کو اور کسی شخص کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔ اب جناب والا! ہماری خودمختاری پر، ہمارے ملک کے متعلق یا کسی اور ملک کے متعلق ہم اگر بات کریں کہ ہم فلاں کو ہٹانا چاہتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ ہمارا تو یہ بھی اختیار نہیں ہے کہ ہم کسی صوبے کے متعلق بات کریں کہ فلاں صوبے میں یہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ کسی ملک کی خودمختاری

کے متعلق ، کسی دوسرے ملک کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ اس کی خودمختاری میں مداخلت کرے اور یہ اعلان کرے کہ ہمیں وہ نامنظور ہے۔ یہ عوام کا حق ہے، عوام جس کو لائیں، عوام جس کو پسند کریں، عوام جس کو حکومت دیں، عوام جس کو برسراقتدار لانا چاہیں، اسی کا حق ہے کہ وہ اس ملک پر حکومت کرے۔ پھر جناب والا! اس بات کا شاید زعم تھا کہ جب امریکہ حملہ کرے گا تو پھر تمام عوام اٹھ کھڑے ہوں گے۔ خیال یہ تھا کہ عوام اس کے خلاف ہیں اور اس کو ہٹانا چاہتے ہیں۔ جناب والا! کوئی عوام اٹھے کسی نے ان کو ہار پہنائے، کسی نے ان کا استقبال کیا، کسی نے استقبال نہیں کیا۔ جہاں تک ان کا تعلق ہے تو یہ ان کی خودمختاری کا سوال ہے، اس ملک کی خودمختاری کا سوال ہے، عوام کا فیصلہ ہے، جیسے وہ کریں، کسی ملک کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ فوج کشی کرکے کسی regime کو الگ کرے یا کسی regime کو منظر عام سے دور کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن اس کے بعد بھی White House کے ترجمان نے کہا کہ صدام چھوڑے یا نہ چھوڑے ہم حملہ کریں گے تو وہ جواز از خود ختم ہوگیا۔ جب انہوں نے یہ کہہ دیا کہ صدام چھوڑے یا نہ چھوڑے ، صدام والی بات بھی غلط تھی۔ مقصود یہ تھا، مطلوب یہ تھا کہ ہم نے حملہ کرنا ہے اور ضرور حملہ کرنا ہے۔

جناب والا! پھر انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم مشرق وسطیٰ میں جمہوری عمل لانا چاہتے ہیں۔ ہم جمہوری حکومتیں لانا چاہتے ہیں۔ اس کا کیا مقصد ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دوسرے ملکوں کی خودمختاری، جس کے لئے اقوام متحدہ ضامن بنی ہوئی ہے، جس کے لئے United Nations کا چارٹر موجود ہے، جس کے لئے بین الاقوامی سطح پر قوانین موجود ہیں، ان سب کی خلاف ورزی کا کس کو حق حاصل ہے۔ دوسرے ملک میں بادشاہت ہو ، دوسرے ملک میں جمہوریت ہو ، دوسرے ملک میں کوئی مطلق العنان حکومت کر رہا ہو کس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس کی خودمختاری پر بات کرے۔ لیکن انہوں نے واشگاف الفاظ میں کہا۔ اس لئے کہ وہ جو وقتاً فوقتاً جواز پیدا کئے جاتے رہے وہ دراصل کوئی جواز نہیں تھے۔ شاید اصل مقصد اور تھا۔

جناب والا، پھر انہوں نے United Nations سے اجازت مانگی۔ یہ ایک انٹرنیشنل لاء تھا کہ وہ اس کے مطابق United Nations میں جائیں۔ United Nations میں گئے۔ کئی ہفتے بحث ہوتی رہی اس نے بہت کوشش کی اثرانداز ہونے کی لیکن وہاں سے بھی کامیابی نہ ہوئی،

وہاں سے بھی ووٹ نہ مل سکا 'وہاں سے بھی یہ بات کلئیر نہ ہوسکی کہ آپ کو اجازت ہے کہ آپ جا کر عراق پر حملہ کردیں۔ اس معاملے میں پاکستان کا کردار قابل تحسین تھا۔ پاکستان کسی دباؤ میں نہیں آیا اور پاکستان نے کسی قسم کا دباؤ قبول نہیں کیا اور یہ اقرار نہیں کیا کہ ہم اس کی اجازت دیں گے بلکہ یہی کہا کہ ہم جنگ کے خلاف ہیں اور جنگ کی اجازت کسی صورت نہیں دے سکتے ۔ اس لئے وہ انٹرنیشنل فورم جو کہ ہمیشہ سے امریکہ کے لئے سہارا بنا رہا' جس کے بل بوتے پر دوسرے ملکوں پر فوج کشی کی گئی' جس کے بل بوتے پر انہوں نے بہت سے اقدامات اٹھائے اور اپنی غرض و غایت پوری کی' اس سے بھی ان کو approval نہیں مل سکی ۔ یہ ان کے لئے لمحہ فکریہ ہونا چاہیے تھا۔ وہ جو موجد ہیں' وہ جو بنانے والے ہیں United Nations کے' ان کو یہ سمجھ لینا چاہیے تھا کہ اگر United Nations سے بھی ہمیں کلیرنس نہیں ملتی تو ہمیں یہ اقدام نہیں اٹھانا چاہیے ۔یونائیٹڈ نیشنز ایک ایسا ادارہ ہے جہاں چھوٹے ملک یا غریب ملک جاسکتے ہیں' اپنی فریاد کرسکتے ہیں' کسی کے خلاف زیادتی کی شکایت کرسکتے ہیں اس کو کمزور کرنا اور اس کی بات نہ ماننا پھر جب UN نے اجازت نہیں دی تو پھر اس کے باوجود بھی انہوں نے کہا کہ ہم نے حملہ کرنا ہے ۔

جناب والا' میں عرض کروں کہ جب United Nations جیسے ادارے کو بھی' جو انہوں نے خود بنایا' جس کا آج تک وہ سہارا لیتے رہے' اس کو بھی اگر انہوں نے تسلیم نہیں کیا' اس کی بھی بات نہیں مانی تو پھر یہ مطلق العنانی ہے۔ یہ کسی لحاظ سے بھی justify نہیں کیا جاسکتا کہ عراق پر امریکہ کے حملے کا کوئی جواز تھا۔ دوسرے عوامل یہ کہ وہ خلیج میں اپنا تسلط بٹھانا چاہتے ہیں یا وہ تیل پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ ہوسکتے ہیں لیکن اتنے بڑے وسیع ملک کو کہ جن کی 52 states ہیں اور ایک ایک سٹیٹ پاکستان سے بڑی ہے' اتنے بڑے وسیع ملک کا اتنا چھوٹا دل تو نہیں ہونا چاہیے ۔اتنا ظلم تو نہیں ہونا چاہیے ۔ پہلے ہی وسعت بہت ہے' پہلے ہی ملک بہت زیادہ ہیں' پہلے ہی تمام وسائل موجود ہیں۔ ان سارے وسائل کے ہوتے ہوئے ان سارے extended areas کے ہوتے ہوئے' اتنی بڑی وسیع مملکت ہوتے ہوئے' اتنا چھوٹا دل اور اتنا بڑا ظلم کسی صورت بھی' کسی اخلاقی لحاظ سے بھی روا نہیں ہے۔

جناب والا ! بین الاقوامی سیاست میں' اگر دیکھا جائے تو امریکہ isolate ہوا ہے ۔ یہ بات

امریکہ کے حق میں نہیں تھی۔ ان کو سوچنا چاہئیے تھا یہ صحیح ہے کہ وہ بہت بڑی طاقت ہے' یہ بات صحیح ہے کہ وہ super power ہے' یہ بات صحیح ہے کہ Russia کے disintegrate ہونے کے بعد امریکہ اپنے آپ کو نمبر ایک نہیں بلکہ بہت زیادہ طاقتور خیال کرتا ہے؛ لیکن یہ بات ضروری ہے کہ اقوام عالم میں یا اس دنیا میں اگر رہنا ہے تو پھر isolate ہو کے رہنا مناسب نہیں ہوتا خواہ کتنی بھی کوئی بڑی پاور ہو ۔ اس وقت حالات یہ ہیں کہ عراق پر حملہ کرنے سے امریکہ isolate ہو چکا ہے۔ فرانس کا سٹینڈ دیکھئے ' جرمنی کا سٹینڈ دیکھئیے روس کا سٹینڈ دیکھئیے' چین کا سٹینڈ دیکھئیے اور دوسرے ممالک کا سٹینڈ دیکھئیے۔اس وقت تقریباً تقریباً کوئی بھی ملک' سوائے سپین کے' شاید ایسا نہ ہو جو کہ امریکہ کی اس پالیسی کی اور اس جنگ کی حمایت کر رہا ہو۔ international politics کے لحاظ سے بھی یہ بات امریکہ کے حق میں نہیں جاتی اور ان کو یہ سمجھنا چاہیئے تھا۔ امریکہ کے عوام کے مطالبات دیکھ لیجئے۔ ان کی agitations دیکھ لیجئے' ان کے جلوس دیکھ لیجئے اور ان کے تین سفارتکار مستعفی ہو چکے ہیں۔ ان کی پالیسی سے differ کرتے ہوئے ان کے اپنے لوگ مستعفی ہو رہے ہیں ان باتوں کو سمجھنا چاہیئے ۔ ان باتوں کو مدِنظر رکھنا چاہئیے کہ ہماری isolation بھی دنیا میں نہ ہو اور ہمارے اپنے عوام کی خاطر ہی اس پالیسی پر وہ نظرِثانی کرے ۔ اس پالیسی کو چھوڑ دے ۔ اس پالیسی کو ترک کر دے۔

جناب والا! میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ اردن ' شام اور ایران کو دھمکی دی جا چکی ہے۔ دوسرے ممالک کو بھی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ پاکستان کے متعلق بہت سے خدشات کا' میرے فاضل دوستوں نے اظہار کیا ہے۔ ان سارے معاملات کو اگر دیکھا جائے اور ایک نظر سے دیکھا جائے تو عالمی جنگ کے چھڑنے کا شدید خطرہ ہے ۔ آج اگر عالمی جنگ شروع ہوتی ہے تو اس کا واحد ذمہ دار یہ اکیلا ایک ملک ہو گا۔ اس بات کو بھی مدِنظر رکھئے۔ عالمی جنگ کسی صورت' کسی ملک کے لئے فائدہ مند نہیں ہے۔ کیا جناب والا! یہ معاملہ' اس لئے اٹھایا گیا ہے کہ ساری دنیا کو اس میں ملوث کر دیا جائے اور اس جنگ کی آگ میں جھونک دیا جائے۔

جناب والا ! ہم بات تو کرتے تھے ورلڈ آرڈر کی۔ ورلڈ آرڈر کیا دیں گے۔ ورلڈ آرڈر خوشحالی کا دیں گے' ورلڈ آرڈر امن کا دیں گے' ورلڈآرڈر غربت کو دور کرنے کا دیں گے' ورلڈ آرڈر جہالت کو دور کرنے کا دیں گے لیکن کیا آج ہم وہ ورلڈ آرڈر دے رہے ہیں۔ آج ہم وہ ورلڈ آرڈر

نہیں دے رہے ۔ آج امریکہ وہ ورلڈ آرڈر نہیں دے رہا۔ آج اس جنگ کی آگ میں جھونکنے کا ورلڈ آرڈر کسی صورت بھی قبول نہیں ہے ۔ جنابِ والا' آنے والی نسلیں بھی ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ کیا اس وقت' اس دور میں' ان ہتھیاروں کے ساتھ ان ایٹم بموں کے ساتھ دنیا کی تباہی نہیں ہو گی۔ اگر دنیا تباہی ہو گی تو کیا وہ ورلڈ آرڈر قائم ہو گا' جس کا تصور ہم مہذب لوگ اور مہذب قومیں رکھتی ہیں۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیا کی economic position بڑھائی جائے اور کم ترقی یافتہ ممالک کو ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ لائیں۔ سائنس نے کیا اس لئے ترقی کی تھی کہ انسانیت کو ختم کیا جائے ۔ کیا سائنس نے اس لئے ترقی کی تھی کہ ایٹم بم برسائے جائیں۔ کیا سائنس نے اس لئے ترقی کی تھی کہ ملک کے ملک تباہ کر دیئے جائیں' یقیناً نہیں۔ جنابِ والا! ہمارا مقصد یہ تھا کہ خوشحالی کا ورلڈ آرڈر ہو۔ ہمارا مقصد یہ تھا کہ ورلڈ آرڈر امن کا ہو' بد امنی کا ورلڈ آرڈر نہ ہو۔ اس لئے ہمیں کوشش یہ کرنا ہو گی کہ ہم ایک ایسا ورلڈ آرڈر دنیا کو دیں جس پر آنے والی نسلیں بھی فخر کر سکیں اور ہم بھی یہ کہہ سکیں کہ اس دور میں ہم موجود تھے جب ایسا ورلڈ آرڈر تشکیل پایا تھا۔

آخر میں جناب! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پاکستان نے United Nations میں بھی اپنا بالکل صحیح stand لیا۔ اس وقت بھی پالیسی درست ہے لیکن چند ایک امور ایسے ہیں جن کے متعلق ضرور خیال کرنا چاہیئے۔ نمبر ایک تو یہ ہے کہ اپنے ہمسایہ ممالک سے خبردار رہنا چاہیئے کہ اس وقت کو وہ exploite نہ کر سکیں۔ ان حالات کو وہ اپنے مفاد کے لئے استعمال نہ کر سکیں۔ نمبر دو یہ ہے کہ مسلم امہ کے ساتھ ہمارے تعلقات نہایت خوشگوار ہوں اور اس معاملے میں ہمیں مسلم امہ کے ساتھ چل کر اس جنگ کو بند کرانا چاہیئے۔ تیسری بات یہ ہے کہ جنگ بندی کے متعلق United Nations کی وساطت سے کوشش کی جائے تاکہ جنگ فوری طور پر بند ہو۔ تمام ورلڈ فورم سے' یونائیٹڈ نیشنز کے فورم سے' مسلم امہ کے فورم سے یہ کوشش کریں کہ یہ جنگ جلد از جلد بند ہو تاکہ انسانیت کا تحفظ ہو سکے اور عراق اس ساری خوفناک صورتحال سے بچ سکے۔ Thank you very much sir

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ مسٹر محمد اسلم بنیدی۔

جناب محمد اسلم بلیدی، شکریہ جناب چیئرمین۔ سب سے پہلے میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی بلوچستان نیشنل موومنٹ کی طرف سے آپ کو بحیثیت چیئرمین سینٹ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اسی طرح کمانڈر صاحب کو بحیثیت ڈپٹی چیئرمین سینٹ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ ملک کے اس اعلیٰ ترین منتخب آئینی ادارے کی بالادستی کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے۔

جناب چیئرمین! میں سلام پیش کرتا ہوں عراق کے ان غیور عوام کو جو اپنے مادر وطن کے دفاع کے لئے، جو اپنی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے، جو اپنی بقا کے لئے ایک ظالم اور جابر سامراج سے برسرپیکار ہیں۔ یقیناً وہ بہادر انسان، وہ بہادر قوم قابل خراج تحسین ہیں جو اس بے سرو سامانی کے عالم میں دنیا کی so-called سپرپاور کی کھلی جارحیت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے سلام پیش کرتا ہوں دنیا کے ان امن پسند انسانوں کو، دنیا کے ان جمہوریت پسند انسانوں کو کہ انہوں نے بلا تفریق رنگ و نسل، بلا تفریق مذہب و فرقہ یک زبان ہوکر اس کھلی جارحیت کی مذمت کی اور مغرب سے لے کر مشرق تک اس جارحیت کے خلاف سراپا احتجاج ہیں۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں ان انصاف پسند حکمرانوں کو جنہوں نے اپنے اقتدار کی پرواہ کئے بغیر، اپنے ذاتی مفادات کو، اپنے وقتی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر سامراجی کوششوں کا ساتھ نہیں دیا۔ اس کھلی جارحیت کا، اس بربریت کا ساتھ نہیں دیا۔ یقیناً وہ حکمران قابل تحسین ہیں۔

جناب چیئرمین! اس معزز ایوان کے توسط سے میں مذمت کرتا ہوں ان بزدل حکمرانوں کی جنہوں نے اپنی عوامی رائے کو بالائے طاق رکھ کر امریکہ کے اس ظلم و بربریت اور جبر کا ساتھ دیا ہے۔ وہ یقیناً قابل مذمت ہیں۔ عرب لیگ اور OIC میں شامل دو چار حکمرانوں کو چھوڑ کر باقی تمام حکمرانوں نے اس جارحیت کا ساتھ دیا اور وہ منافقت بھی کر رہے ہیں۔ ایک طرف کہہ رہے ہیں کہ جنگ بند ہونی چاہیئے۔ جنگ نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ ظلم ہے زیادتی ہے لیکن دوسری طرف ان کو facilities provide کر رہے ہیں۔ ان کو اپنی زمین اور سمندری حدود استعمال کرنے کی اجازت دے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک منافقت ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ

حملے ایک عرب ملک پر ہو رہے ہیں۔ باقی دنیا سے پہلے عرب لیگ اور تمام عرب اقوام کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اس کھلی جارحیت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے اور اپنے بھائیوں کا ساتھ دیتے۔

جناب چیئرمین! اس جنگ کے لئے یہ جواز پیش کیا جارہا ہے کہ ہم دنیا کو، عراقی عوام کو ایک جابر اور dictator سے نجات دلائیں گے۔ دوسرا جواز یہ پیش کر رہے ہیں کہ عراق سے ساری انسانیت کو خطرہ ہے۔ عراقی مملکت سے ساری انسانیت کو خطرہ ہے کیونکہ اس کے پاس وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والا اسلحہ موجود ہے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ دونوں جواز خود ساختہ ہیں۔ اپنی اس جارحیت کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے غلط جواز پیش کر رہے ہیں۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ صدام ایک جابر ہے، صدام ظالم ہے، صدام ایک قاتل ہے لیکن صدام کا جبرآج شروع نہیں ہوا۔ صدام اس وقت بھی جابر تھا جب انہوں نے اس کو ایران کے مظلوم عوام کے خلاف استعمال کیا۔ صدام اس وقت بھی جابر تھا جب صدام کو کردستان کے حریت پسند عوام کے خلاف استعمال کیا۔ جب کردستان کے عوام اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے، جب اپنے حق خودارادیت کے لئے جدو جہد کر رہے تھے تو امریکہ نے ان کو مسلح کر کے کرد حریت پسندوں کے خلاف استعمال کیا۔ اسی طرح صدام حسین کو امریکہ نے ایران کے مظلوم اور معصوم عوام کے خلاف استعمال کیا۔ آیا اس وقت یہ صدام جابر نہیں تھا۔ آیا اس وقت یہ صدام قاتل نہیں تھا۔ صدام اس وقت بھی قاتل تھا اور صدام آج بھی قاتل ہے۔ صدام اس وقت بھی dictator تھا اور صدام آج بھی dictator ہے لیکن جناب! اس جنگ کے کچھ اور factors بھی ہیں۔ سب سے پہلا factor کہ عرب دنیا کے وسائل، عرب دنیا کی energy پر قبضہ ہے۔ امریکہ کا موجودہ صدر جارج ڈبلیو بش خود امریکن انرجی مافیا کا سربراہ ہے اور وہ اسی ایجنڈے کو آگے لے جارہا ہے اور پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسی ایجنڈے کے حوالے سے اس نے افغانستان کو تہہ تیغ کیا۔ وہاں لاکھوں عوام کا خون کیا اور آج اسی ایجنڈے کے سلسلے میں اسنے عراق کے مظلوم اور معصوم عوام پر جارحیت مسلط کی ہے۔ انہوں نے innocent عوام کا قتل عام شروع کیا ہے۔ یہ اسی ایجنڈے کا حصہ ہے۔

ایک سروے کے مطابق دنیا میں اس وقت جو energy پائی جاتی ہے، اس کا 40%

سنٹرل ایشیا اور Middle East 30% میں ہے۔ Central Asia میں اس نے نام نہاد terrorism کے حوالے سے جا کر ڈیرے ڈال دیئے۔ افغانستان کو اپنے سامنے رکاوٹ سمجھ کر ان کو crush کیا۔ بش کو عراقی حکمران سے اب بھی کوئی خطرہ نہیں تھا۔ صدام کل بھی ان کا ایجنٹ تھا اور آج بھی ان کا ایجنٹ ہے لیکن انہیں خطرہ تھا تو عراقی غیور عوام سے، کہ شاید ان کا جو پلان بن رہا ہے عراقی عوام اس کے سامنے رکاوٹ بن جائیں ۔ وہ صدام سے بھی نہیں لڑ رہا ہے، وہ عراقی عوام سے لڑ رہا ہے۔

یہ بات ایک دفعہ آپ سب لوگوں کے سامنے آئی تھی کہ صدام ملک چھوڑ کر چلا جائے گا لیکن اس نے کہا کہ صدام جائے یا نہ جائے، میں تو عراق پر قبضہ کرونگا۔ اس سے ہم یہ بات اخذ کرتے ہیں کہ ان کی جنگ صدام کے خلاف نہیں ہے، ان کی جنگ عراق کے غیور عوام کے خلاف ہے۔ جناب والا! اس صورتحال میں super power کا جو interest تھا اور جس کے لئے وہ اتنا کشت و خون کر رہا ہے، ہمارا ملک بھی اسی خطے میں واقع ہے، Middle East and Central Asia کے درمیان پاکستان located ہے، اس گھمبیر صورتحال میں ہم اپنے آپ کو کس طرح بچا سکتے ہیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے دو راستے ہمارے پاس ہوں گے۔ ایک یہ کہ ہم امریکی سامراج کی تمام باتوں کو من و عن تسلیم کریں ۔وہ جو کہتا ہے ہم اسے تسلیم کریں تو پھر شاید وہ ہم پر کوئی بڑا حملہ یا اس طرح کا کوئی قدم نہیں اٹھائے گا ۔ اگر ہم نے اس کی سامراجی حکمت عملی کے سامنے، اس کے سامراجی عزائم کے سامنے رکاوٹ بننے کی کوشش کی تو پھر ہماری باری بھی آ سکتی ہے ۔ ان حالات میں دوسرا راستہ اپنے آپ کو بچانے کا یہ ہے کہ national consensus پیدا کیا جائے ، قومی یکجہتی پیدا کی جائے لیکن قومی یکجہتی کے لئے ہم اس وقت تک لوگوں کو اکٹھا نہیں کر سکتے ہیں جب تک اس ملک کے اندر تمام مکتبہ فکر کے لوگ اس ملک کے حکمرانوں سے، اس ملک کی پالیسیوں سے مطمئن نہ ہوں ۔جب تک ہم مطمئن نہیں ہوں گے تو ہم قومی یکجہتی کو develop نہیں کر سکتے ۔ آج کے حالات ہمارے سامنے ہیں ۔ ہم سب دیکھ رہے ہیں کہ کسی بھی مکتبہ فکر کے لوگ حکمرانوں کی پالیسی سے مطمئن نہیں ہیں ۔ نہ یہاں کے سیاست دان مطمئن ہیں اور نہ یہاں کے چودہ کروڑ عوام مطمئن ہیں ۔ ہونا یہ چاہئیے کہ جمہوریت کو بحال کرکے ، سب مکتبہ فکر کے لوگوں کو ایک ساتھ بٹھا کر، ایک

national consensus develop کریں ۔ سیاست دان ' عوام ' Armed forces ' اس ملک کے تمام ادارے جب تک اکٹھے نہیں ہوتے ہیں اس جارحیت کے خلاف اور ان حالات کے خلاف تو میں سمجھتا ہوں کہ اپنے آپ کو protect کرنا ' اپنے ملک کو protect کرنا ' اپنے مفادات کو protect کرنا شاید ایک ادارے کے بس کی بات نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین ! اس سلسلے میں میری کچھ تجاویز بھی ہیں ' وہ اس طرح ہیں کہ پاکستان کے لئے یہ کہنا کافی نہیں ہے کہ ہم اس جنگ کی مذمت کرتے ہیں ' جنگ بند ہونی چاہیے ۔ بلکہ اس سے آگے کچھ پیش رفت بھی کرنی چاہیے ۔ وہ اس طرح ہے کہ پاکستان سیکورٹی کونسل کا non permanent member ہے ۔ پاکستان کو وہاں ایک ریزولیوشن ' وہاں پر ایک قرار داد پیش کرنا چاہیے ۔ موجودہ حکومت کو delegations بنا کر ساری دنیا کے ملکوں میں بھیجنا چاہیے تاکہ وہ اپنے اصولی موقف کے حوالے سے سیکورٹی کونسل میں اس طرح کی قرار داد پاس کرے جس سے جنگ بند ہونا ممکن ہو ۔ so-called terrorism war کے زمانے میں ہم نے ' ہمارے حکمرانوں نے انہیں logistic facilities provide کی تھیں ۔ یہاں پر انہیں اپنے air bases دی تھیں ۔ اس لئے میں حکومت وقت سے اس ایوان کے توسط سے پر زور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ facilities ان سے واپس لی جائیں تاکہ جابر کو یہ احساس ہو جائے کہ میں یہ غلط کام کر رہاہوں ۔

جناب چیئرمین! اسی طرح میری تیسری تجویز یہ ہے کہ FBI کے جو اہل کار جو پاکستان میں دندناتے پھر رہے ہیں ' چادر اور چاردیواری کا خیال نہیں کرتے ہیں ' معزز شہریوں کو پکڑ کر سر عام torture کرتے ہیں ۔ اس سلسلے کو بھی بند ہونا چاہیے ۔ FBI اور امریکی سی آئی اے کے جو اہل کار اس ملک میں موجود ہیں ' جو لوگوں کو گرفتار کر رہے ہیں ' لوگوں کو بے عزت کر رہے ہیں ' اس ملک کے شہریوں کو بے عزت کر رہے ہیں ۔ حکومت کو چاہیے کہ ان اداروں کو پاکستان سے فوراً نکال دیا جائے ۔

جناب چیئرمین : آپ عراق تک محدود رہیں تاکہ تقاریر ختم ہوں ۔

جناب محمد اسلم بلیدی: جناب چیئرمین! یہ سارے مسائل عراق سے related

ہیں ۔ ہم ایک طرف ان کی دبے لفظوں میں مخالفت کرتے ہیں لیکن وہ ساری facilities جو ہم نے ان کو دی ہیں ، وہ ابھی تک جاری و ساری ہیں ۔ جب ہم عراق کی جنگ سے خوش نہیں ہیں ۔ عراقی عوام کے قتل عام سے خوش نہیں ہیں تو ہم ان کو احساس دلائیں کہ ہم کسی بھی صورت میں آپ کا ساتھ نہیں دیں گے۔ اس صورت میں آپ کا ساتھ دیں گے کہ عراق کی عوام کے خلاف جو آپ نے ننگی جارحیت شروع کی ہے ۔ وہ سب کچھ آپ بند کریں۔ تو تب جا کر کچھ بات بن سکتی ہے۔ تو انہی الفاظ کے ساتھ میں آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ شکریہ جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین: شکریہ، مسز فوزیہ فخر زمان خان۔

مسز فوزیہ فخر الزمان خان: اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد ۔

عالم اسلام تو پہلے ہی ساڑھے تیرہ سو سالوں سے کربلا کے قصّے کو دہرا دہرا کر رو پیٹ رہا تھا۔ ابھی پھر محرم کے مہینے میں یہ ایک اور کربلا ٹوٹ پڑی۔ تب تو پیاسوں پر تیروں کی بارش تھی۔ اب آسمان آگ اگل رہا ہے ۔ ہم کتنے بے بس اور مجبور ہیں۔ اس کا انداز پہلی دفعہ ہوا۔ ساری دنیا میں جلوس نکل رہے ہیں۔ لوگ بہت اچھی اچھی باتیں کر رہے ہیں۔ لیکن حل کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں ۔ وہ ایک monster ہے جس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ اب خود بھی بش چاہے تو نہیں روک سکتا۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمسب مل کر پاکستان کو مضبوط کریں۔ ہم حزب اختلاف اور اقتدار کے چکروں سے باہر نکل آئیں ہم اپنے اندر کے شیطانوں کو سلا دیں۔ انسانوں کو زندہ رکھیں اور ہمارا صرف ایک مقصد ہونا چاہیئے کہ ہم سب کا ہر قدم پاکستان کی مضبوطی کی طرف اٹھے۔ اب زیادہ باتیں تو سب کر چکے ہیں میرے کہنے کو کچھ باقی نہیں رہا ہے ۔ میں تو یہاں ایک دعا کرنا چاہوں گی کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ انسان تو اس کو نہیں روک سکتے۔ خدا تو روک سکتا ہے ۔ چودہ دن سے ہم دن رات دعائیں کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے گھر میں دیر ہے اندھیر نہیں ہے اور ابھی مسلمان خدا سے مایوس نہیں ہوئے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اے میرے پروردگار ہم تیرے عاجز اور گناہگار بندے اس سے پہلے تو کبھی اتنے بے بس مجبور اور لاچار نہ تھے لیکن ابھی بھی ہمیں تیری ذات پر پورا بھروسہ ہے کہ تو ہمارے گناہ معاف کر دے گا اور ہمیں اس ظلم

سے نجات دلا دے گا۔

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لیے
بادلو ہٹ جاؤ دے دو راہ جانے کے لیے
خدا سے میں یہ کہہ رہی ہوں کہ
رحم کر، تو نہ اپنے عہد کرم کو بھول جا
ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا

جناب چیئرمین: شکریہ بی بی یاسمین شاہ۔

بی بی یاسمین شاہ: شکریہ جناب چیئرمین صاحب آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ آج پوری دنیا کے لوگ اور پوری دنیا کے مسلمان عراق کے عوام کے ساتھ ہیں۔ہم وزیر اعظم جمالی صاحب کی حکومت کی پالیسی کو سو فیصد صحیح سمجھتے ہیں اور وہ موجودہ حالات کے مطابق ہے۔ ہم عراقی عوام کے ساتھ ہیں اور عراق کی عوام کی زندگی کو لاحق خطرات کو بڑی تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کو اس مصیبت سے نجات دلائے۔عراق کو ان حالات پر ان کے حکمرانوں نے پہنچایا ہے۔ان کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے آج عراق کی عوام کی زندگی کو خطرات لاحق ہیں اور ان معصوم لوگوں کو اپنے پیاروں کی قربانیاں دینی پڑ رہی ہیں اور مشکل حالات سے گزرنا پڑ رہا ہے۔میں چاہتی ہوں کہ اس ہاؤس میں بجائے آپس میں لڑنے سے بہتر ہے کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ جنگ تو ہونے کے لیے ہو گئی۔اب ہم کس طرح عوام اور انسانیت کی مدد کر سکتے ہیں اور ان کی خدمت کر سکتے ہیں۔

کیوں تم نہیں سمجھتے انسان کی عظمت کو
کیوں آنکھ میں تمہاری پہچان نہیں ہے
مایوس ہو چکی ہے سب خلق خدا
اک صرف یہاں یاسمین حیران نہیں ہے

(ڈیسک بجائے گئے)

اس ہاؤس میں عراق پر کافی بات ہو چکی ہے۔ اور اب سوچنے اور عمل کرنے کا وقت

ہے ۔ ہم لوگ کس طرح عراق کے لوگوں کی مدد کرسکتے ہیں ۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کے لئے حکومت کو کوئی ٹھوس قدم اٹھانے چاہییں اور جنگ بند کروانی چاہیے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ اب پاکستان کی باری آئے گی ۔ تو میں یہ بتا دوں کہ الحمدللہ ' پاکستان کی ڈور مضبوط ہاتھوں میں ہے ۔ میں یہ نہیں کہوں گی کہ آ بیل مجھے مار ' لیکن ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں اللہ کی ذات کے علاوہ کسی اور سے نہیں ڈرنا چاہیے۔ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔ اور میرا ایمان ہے کہ مارنے والے سے بچانے والا ' بہت بڑا ہے ۔ جنگ کسی بھی ملک میں ہو ' ان کے نتیجے خطرناک ہی نکلتے ہیں ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ چنگاری کہیں خطرناک آگ کی شکل اختیار لے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ جتنے مسلم ممالک ہیں ان کو آپس میں مل کر کوئی قرارداد پیش کرنی چاہیے ۔ یہ قرارداد او آئی سی کے پلیٹ فارم سے پیش کی جاسکتی ہے ۔ جس کے تحت یہ جنگ فوراً بند کرائی جاسکتی ہے ۔ اتحادی افواج شاید یہ جنگ جیت بھی لیں ۔ مگر اس کے دور رس نتائج میں شاید یہ جیت ہار میں تبدیل ہو جائے۔

پاکستان امن چاہتا ہے ۔ اگر پاکستان امن نہ چاہتا پتہ نہیں کتنا پہلے پاکستان ہندوستان کی جنگ ہو چکی ہوتی ۔ اور میں دعا کرتی ہوں کہ عراقی عوام کو خدا اس مصیبت سے نکالے اور ان کو صبر دے ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین: شکریہ ۔ مسٹر محمد اجمل خان ------- مسٹر نعیم حسین چٹھہ ۔

جناب نعیم حسین چٹھہ: جناب چیئرمین ! بہت شکریہ کہ آپ نے غیرمتوقع طور پر مجھے بھی چند الفاظ ہاؤس کی نذر کرنے کا موقع دیا ۔ بہرحال میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں بھی ان بھائیوں کے ساتھ ہوں جو امریکہ کو جارح سمجھتے ہیں اور یہ جنگ کوئی جنگ نہیں ہے ۔ دراصل ایک ملٹری ایکشن ہے ۔ ایک طرف دنیا کی بدترین طاقت اور دوسری طرف خاص طور پر نہتا ' چھوٹا اور بہت مفلوک الحال بے بس ملک ۔ بہرحال میں یہ سمجھتا ہوں اس میں بہت سارے عوامل شامل تھے۔ کسی لحاظ سے بھی اس جنگ کا کوئی جواز نہیں ہے سراسر تکبر اور سینہ زوری ہے ۔ یو این او کا کردار میں اس لحاظ سے قابل تعریف سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ہرمقام اور سطح پر اس کو resist کرنے کی کوشش کی۔ گو اس میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ اس فرعون کا ہاتھ پکڑ سکے ۔ بہرحال میں خاص طور پر ان اسلحہ انسپکٹرز کو قابل تعریف سمجھتا ہوں جنہوں نے بہت مشکل بلکہ

مخالف حالات کے باوجود ہر لحاظ سے عراق کے حق میں رپورٹ دی - اور امریکہ کی ہر contention کی نفی کی - لیکن اس کا کوئی جواز اس کے ہاتھ نہیں آنے دیا - اور بلکہ اپنے مشن کو جاری رکھنے کے لئے مزید مہلت طلب کی اور یہ کہا کہ امریکہ کے پاس کوئی جواز نہیں کہ وہ حملہ کرے - مگر اس کے باوجود ساری دنیا میں ان کے حق میں، عراق کے حق میں، احتجاج ہوتا رہا - بلکہ ان کے اپنے ملک میں بلکہ so much so میں سمجھتا ہوں پوپ جان پال نے جس طرح متنبہ کیا اور جس طرح warning کی وہ یقیناً قابل تحسین ہے - یہ جنگ جو امریکہ نے اپنی ساری سینہ زوری کی بنا پر جاری کی - اس کے باوجود اس کے بہت سارے فوائد بھی ہوئے ہیں - روس، فرانس، بلجیم، جرمنی، چین، ایران، پاکستان اور دوسرے بے شمار ممالک نے اس جارحیت کو یقیناً ناپسند کیا ہے اور اس کی مذمت کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بڑے دور رس نتائج برآمد ہوں گے - جیسا کہ ابھی میری بہن کہہ رہی تھی کہ شاید امریکہ جیت جائے لیکن ultimately امریکہ نے ہارنا ہے چونکہ یہ جنگ انسانیت کے خلاف ہے اور بے بس مسلمانوں کے خلاف ہے - میں اسے وحشت اور ننگی بربریت کہوں گا میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ تاریخ عالم میں کوئی ایسا اور واقعہ شاید نہیں ہوا ہوگا - مگر میرا خیال ہے کہ اس پس منظر میں اگر اس کو دیکھا جائے کہ اس ساری جنگ کا جیسا کہ میرے بھائیوں نے بڑی دلیل کے ساتھ ثابت کیا کہ کسی قسم کا کوئی جواز نہیں تھا، جو بھی انہوں نے جواز پیش کئے صدام کو ہٹانا ہے، جمہوریت کو لانا ہے یا تیل پر قبضہ کرنا ہے - میں سمجھتا ہوں یہ ساری فروعات ہیں اس میں ایک گہری منصوبہ بندی ہے - اس کے پس منظر میں بہت کچھ اور بھی عوامل شامل ہیں اور اس میں میں سمجھتا ہوں کہ پہلا یہ ہے کہ اسلامی ملکوں کو یا چھوٹے کمزور ملکوں کو ختم کرنا اور ان کے وسائل پر قبضہ کرنا یہ ایک بلاشرکت غیرے ساری دنیا پر تسلط قائم کرنے کا ان کا ایک وسیع تر ایجنڈا ہو سکتا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ہے کہ پاکستان نے افغانستان میں سوشلزم کو شکست دی - میرے کئی بھائی کہتے ہیں کہ وہ غلط ہوا میں سمجھتا ہوں کہ تاریخ نے یہ ثابت کیا کہ پاکستان کا وہ عمل اور افغانی بھائیوں کی وہ امداد یقیناً ایک قابل تحسین کارنامہ تھا اور اس سے ایک بہت بڑی سپر پاور پاش پاش ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ اسی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو یہ جنگ محض عراق کی جنگ نہیں، اگر وہ افغانستان والی جنگ پاکستان کی اپنی جنگ تھی تو میں آج بھی یہ سمجھتا ہوں کہ عراق کی جنگ بھی پاکستان ہی کی

جنگ ہے ' ایران ہی کی جنگ ہے بلکہ وسطی ایشیا کی جنگ ہے اور ہمیں سب کو اس طرح آنکھیں بند کرکے دیکھنا نہیں چاہیے کہ عراق نمٹ لے گا یا یہ ہوگا'

میں سمجھتا ہوں کہ ultimately جیسا کہ کشمیر کا سلسلہ ہے ہماری قراردادیں اس سے بہت پہلے کی ہیں وہ زیادہ جاندار ہیں اوز انڈیا کی درخواست پر وہ منظور ہوئی ہیں کہ وہاں استصواب رائے ہونا چاہیے۔ لیکن ان کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ بلکہ تمسخر کے ساتھ اکثر اب یہ کہا جاتا ہے کہ وہ فرسودہ ہو چکی ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ یہ پاکستان کا معاملہ ہے' اسلام کا معاملہ ہے۔ اسرائیل اور بھارت کی نازبرداریاں دیکھتے ہوئے یہ سب کچھ کہا جاتا رہا ہے بلکہ پاکستان کا تمسخر اڑایا جاتا ہے کہ یہ failed state ہے یہ دیوالیہ ہونے والی ہے ' ڈکٹیٹر کا بہانہ لگایا جاتا ہے ' کئی قسم کے الزامات لگا کر تجارتی اور معاشی پابندیاں عائد کر دی جاتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں حالیہ کہوٹہ پر پابندیاں عائد کرنا کہ خاص طور پر ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہےہمیں اپنے مستقبل کے لئے کوئی نہ کوئی حکمت عملی اور منصوبہ بندی کرنا ہوگی' صرف آنکھیں بند کرکے بیٹھے رہنا اورسوچنا کہ امریکی ہمارے دوست ہیں اور ہماری باری نہیں آئے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سارے فلسفے ہیں اور ہمیں اس پر خاص طور پر امریکہ پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ امریکہ نے ہمیشہ پاکستان کو استعمال کیا ہے۔ مگر کبھی بھی میں سمجھتا ہوں کہ انڈیا کے خلاف ہو یا کسی اور کے' کسی آڑے وقت میں پاکستان کی حفاظت نہیں کی '، امداد نہیں کی اور اس کی عزت افزائی کبھی نہیں کی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ آج ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بدرجہا بہتر ہوا کرتی ہے ۔ اس طعنہ زنی سےہمیں گریز کرنا چاہئے کہ صدام نے ہمیشہ انڈیا کے ساتھ دوستی کی ہے پاکستان کے مفاد کو اس نے فوقیت نہیں دی۔ اسی طرح یاسرعرفات ہے اسی طرح اور ہیں بلکہ حال ہی میں میں نے سنا ہے کہ انڈیا میں کویت حکومت نے یہ اشتہار دیئےہیں کہ ہمیں انڈیا سے غیر مسلم employees چاہییں ' ہمیں Muslim employees نہیں چاہییں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ رویہ قابل غور ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہمیں عربوں کو یہ طعنے دینے یا یہ کہنے سے گریز کرنا چاہیئے کہ او آئی سی اپنا رول ادا نہیں کر رہی یا عرب لیگ اپنا مفاد نہیں دیکھ رہی ۔ اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ اپنی بقا ومستقبل کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اس وقت پوری طرح عراق کی امداد کرنی چاہیئے اور ظالم کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اللہ

کے فضل و کرم سے ہمارے پاس وسائل بھی ہیں، ہم ایٹمی قوت بھی ہیں ، اگر پاکستان یا اسلام کسی وقت خدا نخواستہ اتنی تکلیف یا اتنی بے بسی کا شکار ہوتا ہے تو پھر ہمیں زیبائش کی یا اس کے بنانے کی ضرورت کیا تھی - یہ محض زیبائش نہیں ہمیں اسے استعمال کرنا ہوگا اور ہمیں یہ سب اپنی عزت و وقار کے لئے کرنا ہے -

تو اس لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں فیصلہ کرنا چاہیئے - ہم اس کشمکش میں پڑے ہوئے ہیں کہ یہ عراق والا واقعہ افسوسناک ہے، ہم مذمت نہیں کرتے - میں واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ جو آپ سمجھ رہے ہیں کہ مذمت کرنا زیادہ مشکل ہے اور افسوس کرنا mild ہے، شاید اس سے امریکہ کچھ خوش ہو- دونوں صورتوں میں ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا - امریکہ کا اپنا ایجنڈا ہے- جس طرح وہ پاکستان کے خلاف سوچتا ہے، جس طرح وہ اسرائیل اور بھارت کی نازبرداریاں کر رہا ہے اس کے پیش نظر ہمیں یقیناً اس بات کا اندازہ لگا لینا چاہیئے کہ وہ ہمارا دوست نہیں ہے-

ہم چونکہ مسلمان ہیں بلکہ بڑے فعال اور موثر مسلمان ہیں ، جب کسی جگہ بھی اسلام کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یقیناً پاکستان کے لوگ اس کا درد محسوس کرتے ہیں اور اس کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دینے سے کوئی دریغ نہیں کرتے- یہ اصول اور یہ باتیں ساری کی ساری ان کی بھی نظر میں ہوتی ہیں- میں سمجھتا ہوں کہ حال ہی میں پچھلے دنوں صدر محترم کا دورہ ماسکو بہت بر وقت اور برمحل تھا اور میرینظر میں اس کے جو اثرات بین الاقوامی سطح پر ہونے چاہیئں تھے وہ کافی حد تک ہوئے ہیں - اس کے بعد عراق کی حمایت نے کافی تقویت پکڑی اور کافی ساری قوتیں پیدا ہوئیں- اس کے بعد وزیر اعظم کا چین کا دورہ بھی یقیناً قابل قدر ہے - چین نے ہمیشہ ہمارا ساتھ دیا ، ہمیشہ ہمارا trusted ثابت ہوا ، ہمیں اس کی عزت کرنی چاہئیے اور اس کے ساتھ تعلقات میں کسی قسم کی کنجوسی ، بخیلی یا کوئی reservation نہیں ہونی چاہیئے-

جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے لئے یہ اشد ضروری ہے کہ اسلامی ممالک کے علاوہ جو ریجنل ممالک ہیں مثلاً افغانستان ہے، ایران ہے ، چین ہے، ان کے ساتھ ہرصورت اچھے تعلقات ہوں- وہ ہمارے ساتھ ہیں- ہماری کوتاہیوں اور ہماری ناعاقبت اندیشیوں کی بناء پر وہ تھوڑا سا پیچھے ہٹ جاتے ہیں لیکن وہ ہمیں چھوڑ نہیں سکتے- میں یہ سمجھتا ہوں کہ

ہمیں بھی اپنی منصوبہ بندی کے مطابق ان تینوں ملکوں کے ساتھ بہت اچھا تعلق رکھنا چاہیئے۔ اب جیسا کہ یہ ثابت ہوا ہے کہ فرانس، جرمنی، بیلجیم نے بھی بہت اچھا behave کیا ہے، تو ہمیں without annoying to the English speaking countries, ان کے ساتھ بھی بہتر تعلقات cultivate کرنا ہوں گے اور روس سے بھی ہمیں تعلقات بہتر بنانے ہوں گے ۔ ٹھیک ہے کہ وہ پہلے ہمیشہ ہمیں نقصان دیتے رہے لیکن اب روس بھی یہ سمجھتا ہے کہ انڈیا امریکہ کی جھولی میں جا بیٹھا ہے ۔ لہذا ' میں یہ سمجھتا ہوں کہ regionally اب دو بلاک بننے والے ہیں East and West اور ہمیں آج اپنے بلاک میں رہ کر، اپنے مستقبل کو سامنے رکھتے ہوئے اس کے مطابق حکمت عملی اور منصوبہ بندی کرنی چاہیئے۔ میری تجویز یہ ہوگی کہ سب سے پہلے ہمیں عراق کی جنگ کو ختم کرانے کے لئے ہر وہ طریقہ، ہر وہ رویہ اختیار کرنا چاہیئے جو ممکن ہو، چاہے ہمیں سلامتی کونسل جانا پڑے یا یو این او میں جانا پڑے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس جنگ کو ختم کرانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ جتنی جلدی ختم ہو یقیناً انسانیت اور عالم اسلام کا اس میں فائدہ ہے۔ اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے ساتھ ساتھ اسلامی ممالک یا اور کوئی انصاف پسند یا مہذب ملک اس میں شامل ہونا چاہیں۔ ہمیں ایک علیحدہ parallel UNO بھی قائم کرنی چاہیئے کیونکہ یہ بھی وقت کا تقاضہ ہے۔ موجودہ UNO کو آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس نے ہمیشہ طاقتور کا ساتھ دیا ہے، ہمیشہ امیر ملک کا ساتھ دیا ہے۔ غریبوں کی، مظلوموں کی کبھی کوئی توقع، کوئی امید بر نہیں آئی۔

ہمیں ان حالات کے پیش نظر، اسلامی ممالک کی ایک اور parallel UNO بنانی چاہیئے۔ پہلے بھی OIC ہے، عرب لیگ ہے، لیکن کسی نے کوئی مؤثر کردار ادا نہیں کیا۔ اب ایران، پاکستان، ترکی اور ایسے دوسرے ممالک کو بھی آگے بڑھ کر کوشش کرنی چاہیئے کہ جتنی جلدی ہوسکے، ہم عراق کی جنگ کو ختم کرواسکیں۔ عالم اسلام کے تحفظ ' برتری اور عظمت کے لئے کسی قربانی سے ہمیں دریغ نہیں کرنا ہوگا۔ ہمیں اب شرمانا نہیں چاہیئے، ہمیں صحیح طور پر ایک مسلمان ہونے کے، ایک پاکستانی ہونے کے ناطے سے اپنا رول ادا کرنا ہوگا۔

پہلے بہت ساری باتیں ہوچکی ہیں، میں ان کو دہرانا نہیں چاہتا۔ بہرحال میری یہ خواہش ہوگی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ پاکستان کو، سارے عالم اسلام کو اور دنیا کو اس جنگ کے شعلوں سے

محفوظ رکھے اور یہاں امن قائم ہو' یہاں انصاف ہو اور یہاں اسلامی رواداری کے مطابق' اسلامی اصولوں کے مطابق مساوات قائم ہو۔ اس میں کسی کا کوئی تسلط نہ ہو' خاص طور پر امریکہ ' اسرائیل اور بھارت کے جو عزائم ہیں' اللہ انہیں خاک میں ملائے اور کشمیریوں کو' فلسطینیوں کو اور عراقیوں کو اللہ پاک آزادی دے اور عالم اسلام کا اللہ تبارک و تعالی تحفظ کرے۔ آمین۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہوں گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔ جی نگہت مرزا صاحبہ۔

محترمہ نگہت مرزا: محترم جناب چیئرمین صاحب! آجکل عراق میں جو جنگ جاری ہے' وہ کیونکہ جنگ کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتی' اس لئے اسے صرف اور صرف جارحیت ہی کہا جا سکتا ہے۔ جارحیت ہمیشہ مخصوص مفادات کے حصول کے لئے روا رکھی جاتی ہے۔ خواہ وہ اقتدار کے لئے ہو یا geo-political advantage کے لئے' یا محض طاقت کے مظاہرے کے لئے۔ آجکل عراقی عوام جس جارحیت کا نشانہ بنے ہوئے ہیں' وہ لمحہ یکایک ان پر نہیں آیا۔ یہ تو 1991ء کی جنگ کا ہی تسلسل ہے اور یہ بات اخبارات' تبصروں اور دانشوروں کی پیش گوئیوں کے ذریعے ہر جگہ اور دنیا کے ہر ملک تک پہنچی ہوئی تھی کہ Gulf war کے بعد ایک اور جنگ مشرق وسطیٰ پر مسلط ہونی ہے لیکن درمیان میں امت مسلمہ کا reaction دیکھنے کے لئے افغانستان میں جارحیت کی گئی۔ ان دنوں میں نے بھی اپنی متعدد نظموں میں مشرق وسطیٰ کے آنے والے حالات کی نشاندہی کی تھی کہ

سنبھال کر ذرا رکھیئے یہ جبہ و دستار
بکیں گے ایک دن صاحب یہی سربازار
وہ دن دور نہیں جب تمہیں بھی گھیریں گے
ابھی نشانہ مزار شریف' ہرات کابل و قندھار

جناب والا! اور اب عراق پر جارحیت کی گئی۔ یہ دراصل آنے والے عالمی فیصلوں کی طرف پیش قدمی ہے۔ دنیائے اسلام کا امن آج مکمل طور پر یرغمال بن چکا ہے۔ عراق پر مسلط کردہ جارحیت سلامتی کونسل کی قراردادوں کو by pass کر کے تو کی گئی ہے لیکن خود سلامتی

کونسل کا کردار بڑا عجیب و غریب رہا ہے۔ اس کی سامنے کی مثال کشمیر ہے، جس کے عوام سلامتی کونسل کی قراردادوں کی بھینٹ چڑھتے رہے ہیں لیکن بہرحال یہ موضوع نہیں ہے لیکن یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ عراق پر مسلط کردہ جارحیت سے نہ صرف خلیجی ممالک متاثر ہو رہے ہیں بلکہ اس کی دھمک اور آنے والے منفی نتائج کے اثرات ایشیاخصوصاً ساؤتھ ایشیا کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہیں۔

آج کل عراق میں ظلم اور بربریت کا جو بازار گرم ہے اس سلسلہ میں عرب لیگ کی قراردادیں ناکافی ہیں اور بعد از وقت بھی۔ دراصل اسلامی بلاک کا قیام اپنے پہلے ہی روز سے بڑا معنی خیز رہا ہے۔ اس کو isolate کر کے صرف عرب ممالک تک محدود کر دینے کی سازشیں، ایک دانستہ اور سوچے سمجھے منصوبے کا حصہ رہی ہیں ۔ موجودہ عرب دنیا کی صورتحال اسی isolation کا نتیجہ ہے۔ آج کل اسلامی دنیا میں جو سوچ و فکر کی لہریں دوڑ رہی ہیں اورعوامی احتجاج روزبروز زور پکڑتا جا رہا ہے، یہ ایک فطری بات ہے۔ لیکن اس سے ہٹ کرخود امریکہ ، یورپ اور دوسرے غیرمسلم ممالک میں ہونے والا احتجاج ان سب سے زیادہ ہے۔ اس کی اہم اوربنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ دنیا جس میں ہم رہ رہے ہیں، تیزی سے دہشت کی ہولناکیوں کی طرف بڑھ رہی ہے اور آج کل فضاء میں یہ بات گردش کر رہی ہے کہ پہلے افغانستان، پھرعراق اور پھر پاکستان کی باری ہے۔ یہ نمبر دسواں ہو یا دوسرا ہم ان افواہوں کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ بحیثیت مسلمان ہماری جو ذمہ داریاں ہیں وہ تو ہیں ہی، لیکن عالمی سیاسی منظر نامے میں تیزی سے تبدیل ہونے والی صورتحال پر انتہائی تدبر اور تحمل کے ساتھ جائزہ لینے کی ضرورت ہے اور اس کے تحت ہمیں اپنی خارجہ اور داخلہ پالیسی کو ہم آہنگ بنانے کی ضرورت پر زور دینا چاہیے۔ عوام کو ہرلمحہ اعتماد میں لیا جائے، وطن عزیز میں اتحاد و یگانگت کی فضاء پیدا کی جائے اور جذباتی نعروں اورلغو سیاسی انداز فکر کو بالائے طاق رکھ کر تمام تر لسانی اور صوبائی اکائیوں کو متحد کرنے کی کوششیں آج اور ابھی سے شروع کرنی چاہئیں۔ چھوٹے صوبوں اور بڑے صوبوں کی تفریق کو ٹھوس عملی پالیسیوں کے ذریعے حل کیا جائے۔ میں سینیٹ کے معزز اراکین سے چیئرمین صاحب کے توسط سے یہ گزارش کروں گی کہ ایک متفقہ قرارداد منظور کی جائے، جس میں صوبائی خودمختاری اور ضرورت کو اجاگر کیا جائے اور اس کے فوری عملدرآمد پر زور دیا جائے۔

جناب والا! اس کے ساتھ میں ایوان بالا کے اس معزز platform کے ذریعے یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتی ہوں کہ عراقی عوام کی ہرممکن مدد کی جائے اور اس سلسلہ میں جو بھی وسائل موجود ہیں انہیں کام میں لایا جائے' اس کے ساتھ ہی حزب اختلاف اور حزب اقتدار اپنے بیانات اور عوامی تقاریر میں انتہائی ہوش مندی سے کام لیتے ہوئے عوام کو جذباتی کرنے کی بجائے educate کریں کہ انہیں آئندہ صورتحال سے کس طرح نمٹنا ہو گا۔ آپس میں رواداری' محبت اور امن کے عمل کو کس طرح آگے بڑھانا ہو گا؟

جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گی کہ جذباتیت سے قطع نظر عملی کام پر توجہ دی جائے۔ جاگ جائیے' متحد ہو جائیے' اس سے پہلے کہ کسی اور ایوان میں آپ کے لئے دعاؤں کا وقت آ پہنچے اور قراردادیں منظور ہونے لگیں۔

انداز جنون اپنا گر اب بھی نہیں بدلا
پھر وقت کی ٹھوکر سے سنبھلیں گے بھلا کیسے

شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: میر محمد نصیر مینگل صاحب۔

میر محمد نصیر مینگل: نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ کو اور جناب خلیل الرحمن صاحب کو چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ اس منصب کے مستحق تھے' آپ کے والد بزرگوار اور خاندان کی پاکستان کے لئے قربانیاں رہی ہیں۔ ساتھ ہی میں تمام معزز اراکین کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کیونکہ حلف برادری کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ ان سے مخاطب ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ حزب اختلاف اور حزب اقتدار کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ عراق کے ایشو پر ایوان بالا میں جو موقف اختیار کیا گیا ہے' اگر اس انداز سے پوری مملکت کے امور کو چلانے کی کوشش کی جائے اور باہمی یکجہتی کا ثبوت دیا جائے تو انشاء اللہ پاکستان کی عظمت اور سالمیت کے لئے اہم کردار ادا کیا جا سکتا ہے۔

جناب والا! کیونکہ اس وقت موضوع بحث عراق کا ایشو ہے' کچھ اراکین نے صدام

حسین کے متعلق بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ کیونکہ اس وقت صدام حسین ظلم کا شکار ہے اور ہمارے خان قلات نوری نصیر خان مرحوم کے بقول کہ "مظلوم کو کبھی چھیڑا نہ جائے' اس پر میدان جنگ میں وار نہ کیا جائے"۔ تو لہذا صدام میں اچھائیاں یا برائیاں رہی ہیں' لیکن چونکہ اس وقت وہ ظلم کا شکار ہے تو اس پر میں تبصرہ نہیں کروں گا۔ اصل ایشو ہے اس وقت عراق کا کیونکہ عراق پر اس وقت ایک سامراجی طاقت نے حملہ کیا ہوا ہے' عراق کے مظلوم عوام کو اپنا نشانہ بنایا ہوا ہے اور اس سے صرف عراق متاثر نہیں ہو رہا ہے' کہ صرف عراق کا ایشو سمجھ کر ہم اس کو سمجھیں کہ یہ عراق تک محدود ہے بلکہ اس کے geo, socio, political کافی اثرات اس پورے region پر پڑیں گے۔ عالمی سیاست تبدیل ہو سکتی ہے' جیسے بھنڈر صاحب نے کہا کہ تیسری عالمی جنگ کا بھی امکان ہے۔ نقشے بھی بدل سکتے ہیں۔ عراق کے علاوہ اردن' شام اور ایران ان کو بھی تنبیہ کی گئی ہے۔ بار بار کہا جاتا ہے کہ بھائی آپ عراق کی مدد کر رہے ہیں یا اسلحہ اسے مہیا کر رہے ہیں۔ حالانکہ ان کی یہ position نہیں ہے۔ یہ صرف بہانے اور حیلے ہیں اور ساتھ ہی پاکستان کے متعلق' ہمیں ground realities کو ہمیشہ تسلیم کرنا چاہیے۔ اس خوش فہمی میں نہیں ہونا چاہیے کہ جی ہم طاقتور ہیں۔ ایسے تو کئی طاقتور ملک رہے ہیں۔ لیکن جو عزائم ہیں یہ پورے اسلام اور مسلم مملکتیں جو ہیں' ان کے متعلق ہیں۔ ایک سامراجی طاقت ہے' وہ اپنے آپ کو super power کہتی ہے' اس کے عزائم ٹھیک نہیں ہیں۔ تو جیسے کہوٹہ سے کوریا کو آلات supply کرنے کے متعلق کہا گیا ہے یا پابندی لگائی گئی ہے یا دہشت گردی کا بار بار الزام لگایا جاتا ہے' حالانکہ اس سے بڑا دہشت گرد کون ہو سکتا ہے پوری دنیا میں۔ بلکہ میں کہوں گا کہ UNO کی ایک NGO سے بھی کم حیثیت رہ گئی ہے ۔ سلامتی کونسل بھی اس سلسلے میں کوئی اپنا رول ادا نہیں کر سکی۔ UNO کے سیکریٹری جنرل بھی خاموش ہیں۔ پوری دنیا میں احتجاج ہو رہے ہیں، جلوس نکل رہے ہیں' عوامی آواز بلند کی جا رہی ہے۔ پوپ پال فریاد کر رہے ہیں اور دعائیں مانگ رہے ہیں لیکن ایک دہشت گرد ہے' ایک طاقت ہے جس کو روکا نہیں جا سکتا ہے۔ جس کے سامنے کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے' بلکہ وسائل ہی نہیں ہے' یہ ہمت کی بات نہیں ہے یہ وسائل کی بات ہے۔

لہذا یہاں پر جو تبدیلیاں ہو رہی ہیں یا رونما ہونے والی ہیں اس میں نہ OIC نے اپنا

کردار ادا کیا نہ عرب لیگ نے اپنا کردار ادا کیا ہے بلکہ دس سال پہلے جب میں GCC country میں Ambassador تھا تو رونگٹے کھڑے ہوتے تھے جب یہ نقشے دیکھتے تھے۔ دس سال کے بعد وہ چیزیں ہم دیکھ رہے ہیں۔ اس وقت بھی مجھے بتایا گیا اور جو مجھے وہاں معلومات ملیں، البغیدہ، الکثیم، تبوک کے علاقے کو علیحدہ کر کے، دہران کے تیل کے علاقے علیحدہ کر کے، نجد اور یمن کے علاقے، سعودی عرب کو تین حصوں میں تقسیم کرنا، اس طرح اردن کو بھی دو حصوں میں تقسیم کرنا ہے۔ اسی طریقے سے عراق میں شیعہ مملکت کا اس وقت منصوبہ تھا۔ یہی وہ حالات ہیں جس کی وجہ سے آج جو البدر رجمنٹ کے ہیڈ ہیں، ان کے اٹھائیس یا تیس آدمی عراق میں مارے جا چکے ہیں، صدام کے دور میں، وہ ایران میں ہیں۔ اس نے البدر رجمنٹ کو کہا ہے کہ وہاں اپنی مملکت کے لئے لڑیں۔ یہ صدام کا مسئلہ نہیں ہے۔ عراق کے عوام کا ہے اور وہاں کی مملکت کا ہے۔

اسی طریقے سے جو لوگ مہاجر بن کر مختلف ممالک میں چلے گئے تھے، مصر میں ہیں شام میں ہیں، اردن میں ہیں۔ وہاں لائینیں لگی ہوئی ہیں واپس آنے کے لئے۔ یہ صدام کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ عراق کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے۔ اگر اسلامی ممالک اس طرف مزید دھیان نہیں دیں گے، ایک جنگ شروع ہو چکی ہے، UNO اور سلامتی کونسل اسے رکوا نہیں سکے ہیں۔ ابھی ہم جتنی کوشش کریں گے کہ جی UNO سلامتی کونسل اسے رکوائے، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ ground realities کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ وہ ایک دہشت گرد کی حیثیت سے وہاں آ رہا ہے اسے روکنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے، لیکن باقی جو geo-political , socio-political situation ہے، جو تبدیلیاں رونما ہونے والی ہیں۔ ہمیں اس کے لئے سوچنا چاہیے۔ اس کے لئے بھی پیش بندی کرنی چاہیے۔ جنگ کے بعد جو اثرات ہوں گے ان حالات میں ہمیں کیا پالیسی تبدیل کرنی چاہیے؟ عالم اسلام کو کیا کرنا چاہیے؟ تمام اسلامی مملکتیں ہیں، ان کو کیا role play کرنا ہو گا؟ کیونکہ اس کے بعد بہت بڑی تبدیلی آنے والی ہے۔ صرف یہ عراق تک محدود نہیں رہے گا بلکہ جیسے میں نے اردن، شام، ایران اور سعودی عرب کی بات کی، اس کے علاوہ اور اسلامی ممالک ہیں، اس قسم کی وارداتیں اس سے پہلے بھی امریکہ کرتا رہا ہے لیکن وہ ان داخلی ایجنسیوں کے ذریعے کرتا رہا ہے۔ جب کسی نے طاقتور بننے کی کوشش کی یا اسلام میں

اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کی۔ مثلاً شاہ فیصل مرحوم کو جس نے آئیل کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کی دھمکی دی اس کو اس کے بھتیجے سے قتل کروا دیا گیا شہید کروا دیا گیا۔ جب ذوالفقار علی بھٹو نے یہاں اسلامی کانفرنس منعقد کی تو اس کا بھی حشر دیکھا گیا کہ اس کے ساتھ کیا کچھ کیا گیا۔ اس طریقے سے جب ضیاء الحق کے زمانے میں افغانستان میں روس کو شکست دینے کے لئے اہم اقدام کئے گئے کافی پیش رفت ہوئی اس کا بھی حشر یہی ہوا۔ یہ کسی کا دوست نہیں ہے، یہ وقتی طور پر کسی کو استعمال کر کے اس کے بعد اس اپنے محسن کو بھی ختم کر دیتے ہیں۔ لہذا اس سلسلے میں جو یہاں تبدیلیاں آ رہی ہیں اس میں پاکستانی مملکت کے اندر، موجودہ حکومت کو بھی اپنی خارجہ اور داخلی پالیسی کا ازسرنو جائزہ لینا پڑے گا۔ میں نے بحثیت ایمبیسڈر یہ محسوس کیا کہ اگر ہم کوشش کریں تو اس میں کافی پیش رفت ہوسکتی ہے۔ اسلامی ممالک ہیں، عرب لیگ کی کوشش ہونی چاہیئے، ان کی جو سرمایہ کاری ہے یا جو کچھ وہ انوسٹمنٹ کرتے ہیں وہ مسلم ممالک میں ہونی چاہیئے تاکہ اس کے جو فوائد ہونگے وہ مسلمانوں کے لئے استعمال ہوں۔ سفارتی میدان میں پاکستان کو اس سلسلے میں اپنا رول ادا کرنا چاہیئے۔ زیادہ سے زیادہ ہمیں فوائد حاصل کرنے چاہیں۔ ان ممالک کا جائزہ لینا چاہیئے کہ کس طریقے سے اسلامی ممالک کا رجحان اس طرف تبدیل کیا جا سکتا ہے تاکہ وہ یہاں پر سرمایہ کاری کریں۔ ہم ایک ساتھ ہوں۔ کیونکہ یو این او کا جو حشر ہے وہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ اس کی حیثیت اب اتنی نہیں رہی کہ کسی ظالم کو مظلوم پر ہاتھ اٹھانے سے روک سکے۔ یا ظلم کرنے سے باز رکھ سکے۔ اس سلسلے میں یہاں جو تبدیلیاں ہونگی اس سے مزید تبدیلیاں آئیں گی ۔ اس کے سدباب کے لئے اس میں اپنا رول ادا کرنے کے لئے ہمیں دیکھنا ہو گا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔

پرائم منسٹر صاحب نے واضح کیا تھا کہ جو کچھ ہوگا میں اس پارلیمنٹ کو اور عوام کو اعتماد میں لے کر کروں گا۔ یہ پہلی حکومت ہے مجھے اس پر فخر ہے۔ چونکہ وزیراعظم کا صوبہ بلوچستان سے تعلق ہے۔ انہوںنے اپنی commitment کو مکمل کیا۔ انہوں نے یہاں پر آکر، حالانکہ کوشش کی گئی کہ وہ اپنا سٹیٹمنٹ نہ دے سکیں۔ لیکن انہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ Floor of the house پر اپنا statement دیا اور پاکستان کی پوزیشن clear کردی۔ کسی ظالم کا ہم ساتھ نہیں دیں گے۔ کسی طریقے سے ان کی اعانت نہیں کریں گے۔ ساتھ ہی اگلے دن انہوں نے قوم

سے خطاب کیا۔ قوم کو اعتماد میں لیا۔ ساتھ ہی حزب اختلاف کی جو ملین مارچ ہو رہی ہیں، جلوس نکالے جا رہے ہیں اس میں بھی رکاوٹ نہیں ڈالی گئی۔ یہ پہلی دفعہ ہے کہ اس حکومت کے ہوتے ہوئے اس قسم کے اقدامات کئے گئے ہیں جس کی جتنی پذیرائی کی جائے اتنی ہی کم ہے۔ چونکہ غیر اخلاقی اور غیر قانونی جنگ عراق پر مسلط کی گئی ہے اس کی جتنی بھی ممکن ہو مذمت کی جائے اور مختلف طریقے سے اس کو condmen کیا جائے یا جو بھی الفاظ استعمال کئے جائیں تو میری یہ تجویز ہوگی کہ ایک ریزولیوشن پاس کیا جائے جو حزب اختلاف اور حزب اقتدار دونوں کی طرف سے متفقہ ہو۔ بلکہ جب پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلایا جائے اس میں بھی اس قسم کا ریزولیوشن پاس کیا جائے وہ بہتر رہے گا تاکہ ایک اچھا پیغام آئے گا کہ پاکستان نے بھی اپنا حق ادا کیا ہے۔

یہ جنگ صرف صدام کے خلاف نہیں ہے۔ جب انسپکٹروں نے بتا دیا کہ اس قسم کے ہولناک ہتھیار نہیں ہیں۔ تباہ کن ہتھیار نہیں ہیں اس کے باوجود بضد ہیں کہ ہم عراق کے اوپر حملہ کریں گے۔ وہ صدام کے خلاف نہیں ہیں بلکہ وہاں کے وسائل پر قبضہ کرنا چاہ رہے ہیں۔ تیل پر قبضہ کرنا چاہ رہے ہیں۔ صرف عراق کے تیل پر نہیں بلکہ سعودی عرب، مڈل ایسٹ میں جتنے بھی اسلامی ممالک ہیں ان کے تمام وسائل پر اور تیل کا جو ہتھیار ہے اس پر قبضہ کرنا چاہ رہے ہیں تاکہ وہ اسے استعمال نہ سکیں۔ ایک دفعہ اگر یہ داخل ہوگئے تو پھر ان کو یہاں سے نکالنے والا کوئی نہیں، یہ اس سلسلے میں ان کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہو سکتی ہے۔ جیسے میں نے بتایا کہ اس جنگ نے اقوام متحدہ کو ایک NGO کے لیول تک گرا دیا ہے کیونکہ وہ اپنا رول ادا نہیں کر سکی ہے۔ سلامتی کونسل اور UNO کی طرف سے اس بارے میں کوئی اقدام نہیں کیا گیا جو امریکہ کو باز رکھ سکے اور وہاں خون نہ بہایا جائے، ظلم نہ کیا جائے، تباہی و بربادی نہ ہو اور بمباری کو روک سکے۔ جو تباہی عراق کے شہروں میں جدید اسلحے کے ذریعے لائی جا رہی ہے اور جس قدر سویلین لوگوں کا خون بہایا جا رہا ہے اس پر جتنا افسوس کیا جائے اور جتنی اس کی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

لہٰذا اس ہاؤس کو اتحادیوں کی مسلط کردہ اس جنگ کی مذمت کرنی چاہئے اور ہمیں اس جنگ کے اثرات اور دنیا میں بدلتی ہوئی کیفیت کے مطابق اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کرنی

چاہئے اور پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بھی ہمیں ازسرنو جائزہ لینا چاہئے ' اس میں موجودہ حالات کے مطابق ردوبدل کیا جائے ۔ ہمیں عرب ورلڈ سے سبق سیکھنا چاہئے بلکہ اسلامی ممالک کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا چاہئے اور UNO کی شکل میں اسلامی بلاک میں اتحاد ہونا چاہئے ۔ اگر عرب لیگ اور OIC ناکام ہو چکی ہیں تو اس کا جائزہ لیا جائے ۔ کسی بھی طریقے سے کوئی organization قائم کی جائے جو اسلامی ممالک کو ایک پلیٹ فارم پرمتحد کر سکے اور ایسے جارحانہ اقدام کے خلاف اسلامی ممالک کی کسی طریقے سے مدافعت کی جائے۔

چونکہ میں نے resolution کے لئے تجویز دی ہے کہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی طرف سے ہونی چاہیئے اور ساتھ ہی اگر پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلایا جائے اور اس میں بھی resolution پاس ہو تو اور بہتر ہو گا تاکہ اچھا message جائے۔ چونکہ ہندوستان ہمارا ہمسایہ ہے اور اس کے عزائم بھی ہمارے متعلق اچھے نہیں ہیں اور ہمیں over-confident نہیں ہونا چاہئے اور ساتھ ہی اسرائیل کی صورت میں یہودی ریاست کے قیام اور توسیع کے لئے امریکہ اقدامات کر رہا ہے۔ اس کا ارادہ ایک تو تیل پر قبضہ کرنا ہے ' دوسرا یہودی سلطنت کو مضبوط کرنے کا ارادہ ہے اور اسرائیل کی صورت میں جو یہودی سلطنت ہو گی وہ اس کے مقاصد پورے کرے گی ۔ وہ سمجھتا ہے کہ پاکستان کی نسبت ہندوستان کے ساتھ اس کے تعلقات ٹھیک رہتے ہیں تو پاکستان جو ایک عظیم قوت ہے اس کو اسرائیل کے ذریعے کمزور کیا جائے خدا نخواستہ' خاکم بدہن۔

لہٰذا ہمیں اس سلسلے میں غفلت میں نہیں رہنا چاہیئے ۔ اس طرف بھی دھیان کرنا چاہئے کہ آیا عراق کے بعد اس عالمی طاقت ' واحد سپر طاقت کا کس طرف رخ ہو سکتا ہے اور اس کے لئے ہماری حکومت کو پیشگی اقدامات کرنے چاہئیں۔ اور اس سلسلے میں میری حزب اقتدار کے ساتھ ساتھ حزب اختلاف سے بھی یہ گزارش ہے کہ قومی یکجہتی اور ملکی سالمیت کے مسئلے پر مکمل یکجہتی کا اظہار کیا جائے اور پاکستان کی عظمت اور سالمیت کے لئے اتحاد اور اتفاق سے ایک ایسا لائحہ عمل اختیار کیا جائے جس سے ہمارے دشمنوں کو فائدہ نہ پہنچے۔ انہی الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اللہ ہمیں توفیق دے کہ تمام اسلامی ممالک کی ایک یونین اور اتحاد قائم ہو۔

Mr. Muhammad Akram: Thank you Mr. Chairman, for giving me the opportunity to speak. Much has been said in past four days regarding the war and rather the bombing on the Iraqi sides causing loss of precious lives. Mr. Chairman, we have had number of precious views, comments, suggestions, offered in the wake of this madness. However, I feel that there are a few aspects that must be addressed first:

are we, as a nation equipped and geared to counter the war just as aggressively;

are we technologically advanced, both technologically and economically advanced to counter this;and

do we carry the required resources to face the warriors, particularly in the wake of the escalating tension on our borders as was pointed out by Mr. Bhinder as well;

are we united with the rest of the muslim countries and do these muslim countries, share our concerns just as badly or

is it just Pakistan's responsibility to stand up against the world affairs and jeopardize her security and safety, keeping in mind that God forbid, if we are part of this bombing, no muslim country will come to our rescue; last, are we united internally and enjoy the harmony to leave our differences behind and rise to the occasion. Mr. Chairman, we must strengthen our leadership to deal with the challenges ahead of us. This is reality Mr. Chairman, and under the given constraints, we are liable to adopt the policy that protects the interests of Pakistan first. This is

precisely the stand that our President General Pervaiz Musharraf has taken and this will ensure the solidarity of Pakistan. This is exactly the policy that has been adopted by our Prime Minister, Mir Zafarullah Khan Jamali and I feel that it is our duty and our obligation to strengthen our leadership.

Having said this it is not to imply that we are justifying the war and we are justifying the Bush administration. Indeed our thoughts and prayers are with the Iraqi muslim borthers and we must do all what we can possibly do to help the affecties. We must join the rest to continue to voice our concern to stop this brutal war rather put an end to this madness without further loss of precious lives.

Let us continue to give Iraqis required moral support and continue to disburse humanitarian aid to help the affecties. However, this House should pave the way to strengthen Pakistan's economic and political stability before we are considered fit to stand against the aggressors. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: 'Iraqi bothers'. I thought the female gender will rise to the occasion and object to it.
تو اگر اجازت دیں تو معزز رکن خود ہی عراقی people یا عراقی brothers, sisters کے لفظ کو replace کر دیں۔

Mr. Chairman: I think, we can do that. Mrs. Gulshan Saeed.

مسز گلشن سعید: جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ کو اس ایوان کا چیئرمین

منتخب ہونے کی مبارک دیتی ہوں۔ صبح سے اب تک ہم نے جتنی تقریریں سنی ہیں وہ سب عراق اور امریکہ کی جنگ کے حوالے سے ہیں جس پر بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور اس کو بار بار repeat کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آج دنیا میں صرف ایک سپر طاقت ہے ' اس کو امریکہ کہتے ہیں اور وہ اس طاقت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔ سب دنیا جانتی ہے کہ امریکہ ایسا کیوں کر رہا ہے ۔ امریکہ کا عراق پر حملہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہے اور وہ چاہتا ہے کہ عراق کا نقشہ بدل دے اور اس کا تیل حاصل کر لے ۔ وہ greater Israel بنانا چاہتاہے ۔ یہ ایک ایسا سانحہ ہے کہ جس کی وجہ سے تمام ممالک سکتے کی حالت میں ہیں۔ کسی کو یقین نہیں آتا کہ باوجود اتنا احتجاج کرنے کے ' جس میں امریکی عوام بھی شامل ہیں ' ساری دنیا اس کو روکے ہوئے ہے مگر امریکہ اور برطانیہ معصوم عراقی عوام کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہ ایسے زلزلے کی طرح ہے جس نے تمام دنیا کو ہلاکر رکھ دیا ہے کیونکہ کئی اور ممالک اس غنڈہ گردی کی زد میں آنے والے ہیں۔

مستقبل میں بین الاقوامی منظر میں بہت سی تبدیلیاں آئیں گی۔ ساری دنیا امریکہ مخالف ہو گئی مگر اس کو ' اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ اس نے آج تک افغانستان اور کئی دوسرے ممالک پر بہت interference کرنے کی اور نقشے بدلنے کی کوشش کی ہے۔ یہ بھی اس کی اسی طرح کی ایک کوشش ہے۔ اقوام متحدہ' جس کا کام دنیا کی قوموں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا ہے اور راہ دکھا نا ہے ' اس کا بھی role اس نے ختم کر دیا ہے۔ سلامتی کونسل کی تمام قراردادوں کے پرخچے اڑا دیئے ہیں۔ روس ' چین ' جرمنی ' فرانس ' تمام ملکوں نے اتنا احتجاج کیا ہے ' مگر وہ سب بیکار گیا ہے۔ پاکستان کی حکومت کا role اس سلسلے میں بہت مناسب ہے۔ وہ اس aggression کے خلاف ہے اور عراق کے عوام کی ہر سطح پر مدد کرنے کو تیار ہے۔ پاکستانی قوم کا دل اپنے عراقی بھائیوں کے لئے دن رات رو رہا ہے ' مگر وہ کچھ نہیں کر سکتے ' کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ میرا خیال ہے کہ جب تک امریکہ کو اپنا ہدف نہ مل جائے وہ اس کو کم نہیں کرے گا یا جب تک اس کو بہت ہی بڑی super powers زبردستی نہیں روکیں گے۔ میں اس House کی وساطت سے ایسی resolution پاس کرانا چاہتی ہوں جو ساری دنیا کے لئے پیغام ہو کہ ہم پاکستانی قوم کے لوگ امن کے پیامبر ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ اس طرح کی aggression '

امریکہ جو کرنا چاہتا ہے، وہ بند ہو۔

امت مسلمہ سے ہم ایسا پیغام دینا چاہتے ہیں کہ امت مسلمہ آنے والے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہم ملک میں افہام و تفہیم کی فضاء قائم کرکے اپنے ملک میں آنے والے خطرات کے پیش نظر تیار ہو جائیں۔ آج ہمیں بہت زیادہ unity کی ضرورت ہے، آج ہمیں اسلامی مملکت کے طور پر اپنا role ادا کرنا ہے۔ امت مسلمہ کے ساتھ مل کر ہمیں یہ role کرنا پڑے گا اور پاکستان کی سالمیت کی بھی حفاظت کرنا چاہئیے۔ آئیے ہم اپنے اختلافات مٹا کر جو نہ ہونے کے برابر ہیں، اس طریقے سے مثبت قدم اٹھائیں اور پاکستان کو مزید مضبوط بنائیں کہ جتنے خدشات ہمیں پاکستان کے متعلق ہیں وہ دور ہو جائیں۔ پاکستان اتنا کمزور ملک نہیں ہے۔ ہم اپنی حفاظت کرنا جانتے ہیں۔ یہ ایوان چاروں صوبوں کی برابر نمائندگی کرتا ہے، ہمارے آپس میں کوئی اختلافات نہیں ہیں، چھوٹی موٹی باتیں ہیں، ہم ان کو دور کر کے اچھی resolution پاس کریں جو امن کا پیغام ہو اور دوسرا یہ کہ ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان کی حفاظت کے لئے کمیٹی بنائی جائے جس میں سب لوگوں کی نمائندگی ہو اور ہم آپس میں مل بیٹھ کر پاکستان کو مزید مضبوط بنائیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ محمد امجد عباس صاحب۔

Mr. Muhammad Amjad Abbas: Thank you Mr. Chairman. I think Mr. S.M. Zafar has rightly explained the situation in Iraq, when he said, it is not a war, it is a military aggression because the war is between two equals, there is no equality here.

Sir, when we look at the reasons and justifications for this military aggression, that this is a war against terrorism, there is yet to be proved a single link between Iraq and terrorism. This is the war between WMDs. Sir, if we read the Constitution of the United States, it gives the right to American people bear arms for self- defence. When American

constitution allows its citizens to bear arms for self- defence, why a nation is not entitled such right. And yet there is not a single evidence of WMDs in Iraq. Chemical suites, do not constitute an evidence for war against Saddam. So if we look at, American Presidental election, usually less than 40% of Americans exercised their right of vote. Can we say President Bush doesn't enjoy the majority support of the people? It is the right of the American people to decide that he should remain in the office or he should leave. Similarly, it is the right of the Iraqi people, whether Saddam is fair or unfair, just or unjust, but it is the only and only right of Iraqi people to decide whether he should remain as the President or he should quit. I think real reasons for war is oil. The sad part is Sir, that Arab countries possesed this wealth for decades.

مگر انہوں نے پیسہ عیاشی اور محلات بنانے پر خرچ کیا ہے۔

Sir, had they acquired technology, had they built their defence, Iraqi people would not have been suffering today and there are, lessons to be learnt. People are saying over here that Pakistan is next. God forbid if it's next, we should prepare. Let's hope for the best and prepare for the worst.

Third, they say, that this war is for the liberation of Iraqi people. I think we have seen that how Iraqi people are welcoming Americans.

وہ پھول نہیں نچھاور کر رہے وہ گولیوں کی برسات کر رہے ہیں۔

And they say we will reconstruct Iraq, they have reconstructed Afghanistan. Mr Shaukat Aziz has recently visited Afghanistan and he can tell more about this. On the role of UN, I would say Sir,

یہ لوگ ایمان کے آخری درجے پر ہیں۔ شکر ہے۔

this time they did not support them they voted against it. I salute His Holiness, the Pope for his stand on the issue. I salute the Iraqi people for their nationalism, I salute the inspectors for speaking the truth for a change and I demand that Pakistan should use its position in Security Council to put an immediate end to the Amercian aggression in Iraq. Thank you Sir.

Mr.Chairman: Thank you. Prof.Muhammad Saeed Siddiqui.

Prof. Muhammad Saeed Siddiqui : Mr. Chairman before speaking on the topic I would like to draw your attention to the fact that I was one of the members who signed and put their names to speak. I wonder how this list was changed, who reorganized it. Anyhow, many learned speakers of this august House has spoken about all aspects of Iraqi war, military action of US on Iraq its consequences. They feel sorrow, and show concern over the killing of the innocent people, jurisdiction of the country and genocide of the humanity. I share their concern equally and now after some speeches from the learned speakers, members of the Senate. We are approaching towards a resolution. We have been making speeches, passing resoultion, staging demonstrations, could we discourage U.S. or aggerssors? Could we stop them, even United Nations, Security Council, the powerful countries like US, Russia, France, Germany could not do that. I wonder our speeches, our resolutions will do much good to Iraq and Iraqi people. Of course, it will be a positive point, it will be first step in the right direction but it will not be enough. These

resolutions , these speeches are too little and too late. Now what we need, what the world needs is that we should take some measures through UN. Security Council, OIC and Arab League, which can stop the war, stop the aggression and the sufferings of the Iraqi people immediately.

Next, some device, some measures, some steps should be taken. So that in future nobody should think of an aggression like that. People say, a list has been made but who is the next, who will be the next target, we do not know. But in the greater plan, grand designs, the list has been prepared. Now we should think of preparing ourselves to save our beloved country Pakistan from such aggression, God forbid if it comes.

We should face the challenge. We should be able to face the challange and how we can do that? We can do that only through unity, harmony among people. We should stand as one nation. We should stand as one country. We should stand with one aim, one target facing the aggressor. Now, to do that I would suggest that to create harmony, to address the greivances or complaints of the small nations of small provinces, we should call for a Round Table Conference where all provinces, all nations and their true representatives should be invited to discuss problems so that we can stand as one nation. We can face any aggression , God forbid if it comes. So the provinces of Pakistan, smaller or larger nations of Pakistan or tribes of Pakistan, smaller or bigger should come to dialogue, should resolve their differences and we should claim as Pakstani nation. By doing that we will create harmony, integrity and unity of the country. When the country is internally strong, we can face any

aggression and we have been facing it in the past. *Insha allah* we will stand as a nation again, if any aggressor challenges us. if any aggression comes to us then it is not only that the harmony or integrity is required, but we have to equip ourselves with the 21st century technology, with the 21st century equipment, with the 21st century requirments and all this is possible only through education We should educate our people, our youth, our nation. This education can cement us as one nation. This education of Science and Technology must make the country economically stronger and technologically able to face any aggression. So, besides passing the resolution about Iraq war, besides passing any request or motion to the International forum to come forward and to look into this situation seriously, our government should do more effort to educate our people scientifically, technologically to equip them with the requirements of the 21st century and this is only possible when rule of merit prevails. When everybody, every Pakistani is given a fair chance.

Mr. Chairman: Please restrict to Iraq.

Prof. Muhammad Saeed Siddiqui: Thank you sir, I will do that. So, this can be possible only if everyone deserving is given a fair chance but not because he or she belongs to a particular area. We should only consider his or her capability, when it prevails, when fairness comes, when law prevails, when justice is done, then we will see hard and strong Pakistan and then we will see that no aggressor will dare to come or think of aggression on us. Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you, Syed Hidayat Ullah Shah Sahib.

سید ہدایت اللہ شاہ، جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اتنے بڑے منصب پر آپ فائز ہوئے۔ جناب کمانڈر خلیل صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ بڑے چیخ و پکار کے بعد آپ نے شفقت فرمائی اور ہمیں وقت دیا آپ کا شکریہ۔ عراق کا مسئلہ بڑا خطرناک، درد ناک اور افسوسناک ہے۔ اس لئے کہ سامراج نے تمام عالمی قوانین کو بالائے طاق رکھ کر مظلوم مسلمانوں پر، عراق پر کمزور ملک پر حملہ کیا ہے۔ ایسا ملک جس پر عرصہ دراز سے پابندی تھی، اقتصادی لحاظ سے اور ہر طرح کی پابندیاں تھیں۔ عراق کے اندر بچے، بوڑھے اور عورتیں دوائیاں نہ ہونے کی وجہ سے، خوراک کی کمی کی وجہ سے شہید ہو گئے ہیں۔ ایسے کمزور ملک پر امریکہ نے جارحیت کی اور تمام عالمی قوانین کی پرواہ کئے بغیر، تمام بنی نوع انسان کی جو آہ و فریاد تھی امریکہ نے نہ سنا اور عراق پر حملہ کیا۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو حملہ ہے یہ اور مقاصد کے لئے ہے۔ ہمارے یہاں معززین اراکین نے یہ کہا ہے کہ یہ اقتصادی یا تیل کی جنگ ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کفر اور اسلام کی جنگ ہے۔ اس لئے کہ تیل اور اقتصادی نظام اور بھی ممالک جن کو کفار کہا جاتا ہے، کے پاس ہے لیکن یہ اقتصادی نظام جو ہے یہ اسلامی ممالک کے پاس بھی ہے۔ خلیج کے اندر ہے۔ آج اس صورت میں، ہمارے حرمین شریفین بھی غیر محفوظ ہو گئے ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! بش یہ کہتا ہے کہ صدام حسین dictator ہے۔ وہ جمہوری انداز سے نہیں آیا۔ اس نے جمہوری طریقہ نہیں اپنایا۔ کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ کیا جزائر کے اندر جمہوری انداز سے اسلامی جماعتیں کامیاب ہوئیں تھیں۔ جن کو 80% فیصد کامیابی تھی۔ وہاں تو ان کو جمہوریت بھول گئی۔ ترکی کے اندر، اردگان کی حکومت تھی۔ وہاں جمہوری انداز سے وہ آئے تھے لیکن ان کو وہاں جمہوریت بھول گئی۔ میں یہ سمجھتا ہوں امریکہ کا جو ہدف ہے وہ مسلمان ممالک ہیں امریکہ کا جو ہدف ہے وہ مسلمان قوم ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! افسوس یہ ہے کہ ایک سال پہلے جب امریکہ افغانستان میں آیا، لیکن اس نے افغانستان کی ایک اسلامی حکومت کو، طالبان کی ایک اسلامی حکومت، جو امن اور سلامتی کی داعی حکومت جنہوں نے افغانستان میں عورتوں کے حقوق کی حفاظت، مزدوروں کے

حقوق کی حفاظت، بچوں کے حقوق کی حفاظت کی۔ ایسی اسلامی حکومت کو تمام اتحادیوں کے ساتھ ملکر نیست و نابود کیا۔ وہاں بچوں کو شہید کیا اور ایسی مقدس مخلوق کو شہید کیا جو صبح شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدا بلند کرتے ہیں۔ افسوس یہ ہے کہ" اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے" اس میں ہمارے اپنے لوگ بھی شامل تھے۔ ہم یہ کہتے تھے اس وقت بھی، جو دوسرے کے لئے گڑھا کھودتا ہے اس میں خود بھی گرتا ہے۔ آج پاکستان بھی اسی مشکل میں اور ایران بھی اسی مشکل میں شامل ہے۔

جناب چیئرمین! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت اقوام متحدہ جو امریکہ کی لونڈی بن چکی ہے۔ کوفی عنان جو اس وقت اقوام متحدہ کا جنرل سیکریٹری ہے اس کو مستعفی ہونا چاہئے۔ اس نے باقاعدہ سازش کے زریعے سے وہاں ایک ٹیم روانہ کی جس نے ساری جاسوسی کرکے امریکہ کو بتائی۔ آج امریکہ کو پتہ چلا کہ وہاں عراق کے اندر کہاں کہاں اسلحہ ہے آج اس نے جنگ شروع کی۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت دنیا میں اگر کوئی مظلوم قوم ہے، مجبور قوم ہے، وہ صرف اور صرف مسلمان ہیں۔ آج کشمیر کا مسئلہ جو ہے ، ہماری پیاری حکومت یہ کہتی تھی۔ ہمارے صدر صاحب یہ کہتے تھے کہ ہم نے افغانستان کے لئے اس لئے قربانی دی ہے تاکہ ہمارا مسئلہ کشمیر حل ہو جائے ہمیں ڈالر ملیں گے۔ ہمارا اقتصادی نظام بہتر ہوگا لیکن آج اتحادیوں نے کیا کیا ، ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا اتحادیوں نے بھارت کو مجبور کیا اس بات پر کہ آئیں میز پر آئیں، بات چیت کے ذریعے ، امن کے ذریعے مسئلہ کشمیر حل کریں۔ آج وہ اتحادی بھارت کے ساتھ ہیں۔ ہندوستان کے ساتھ ہیں ، ہمارے ساتھ نہیں ہیں اور ہمیں ڈالر بھی نہ ملے ------

جناب چیئرمین: عراق کے مسئلہ پر بات کریں۔

سید ہدایت اللہ شاہ: عراق سے بھی یہ متعلق ہے ۔ یہ عراق کا " مقدمہ" ہے ۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم سے بہت بڑی غلطی ہوئی کہ آج ہماری مغربی سرحد غیر محفوظ ہو گئی ہے ۔ افغانستان میں واجپائی اور امریکیوں کے یار آ کر بیٹھ گئے ہیں ۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عراق کا مسئلہ پورے عالم اسلام کا مسئلہ ہے ۔ یہ مسئلہ صرف اسلام کا مسئلہ نہیں ہے ۔ہم حکومت پاکستان کے مثبت اقدام کو اچھا سمجھتے ہیں ۔ ہم منفی سیاست نہیں کرنا چاہتے ۔ حکومت کے کچھ مثبت اقدام

بھی ہیں لیکن یہ ناکافی ہیں ۔ ہمارے صدر صاحب روس گئے ۔ اب ہمارے وزیر اعظم چین گئے اور انھوں نے امریکہ کا دورہ ملتوی کیا ۔ لیکن یہ ناکافی ہے ۔ وزیر اعظم کو چاہیئے ، ہماری حکومت کو چاہیئے کہ وہ فرانس کا دورہ کرے ، جرمنی کا دورہ کرے اور بین الاقوامی دنیا کو اس طرف متوجہ کرے کہ اس وقت جگہ جگہ مسلمان خربوزے کی طرح شہید ہو رہا ہے ، کٹ رہا ہے ۔ اس وقت مسلمان مظلوم ہے ۔ فلسطین ، اریٹریا ، فلپائن ، چیچنیا اور بوسنیا میں مسلمانوں کا جو حشر ہوا ہے ، اسے تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی ۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے حکمران جو ہمیں یہ کہتے تھے کہ یہ انتہا پسند لوگ ہیں ۔ یہ دہشت گرد ہیں ۔ ارے ! ہم دہشت گرد ہوئے ؟ ہم تو مذاہب اللہ کو یاد کرنے والے ہیں ۔ ہم نماز پڑھتے ہیں ۔ صرف اللہ کے سامنے جھکتے ہیں ۔ ہم نے مساجد اور مدارس کو امن و سکون کا مرکز اور ملجیٰ بنایا ۔ کیا یہ دہشت گرد نہیں ہیں جو اس وقت بچوں کو افغانستان اور عراق میں یتیم کر رہے ہیں ؟ نہ بوڑھے کا خیال کیا جاتا ہے اور نہ عورت کا خیال کیا جاتا ہے ۔ نہ کمزوروں کا خیال کیا جاتا ہے ۔ یہ دہشت گرد ہیں ۔ کیا دہشت گرد یہ ہیں یا ہم ؟

جناب چیئرمین ! ہماری حکومت پاکستان سے مودبانہ گزارش ہے کہ وہ اس طرف توجہ دے ۔ لوگ یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کا نمبر آنے والا ہے ۔ میں بھی یہ کہتا ہوں کہ پاکستان کا نمبر آنے والا ہے ، یقیناً آنے والا ہے ۔ پاکستان کی حکومت کو چاہیئے ، جیسے مولانا گل نصیب خان صاحب نے کہا کہ نوجوانوں کو علوم سائنس پڑھائے جائیں تاکہ مستقبل میں نوجوان اپنی ماؤں اور بہنوں کی عزت کو محفوظ کر سکیں ۔ اس لئے میری ایک تجویز ہے کہ کرکٹ پر پابندی لگائی جائے ۔ اس یہودی کھیل کو بند کر دیا جائے ۔ صبح سے لے کر شام تک ، پورا پورا ہفتہ ، پورا پورا ماہ کرکٹ کا میچ ہوتا ہے ۔ اس دوران نہ تو کوئی ملازم دفتر جاتا ہے اور نہ کوئی اور کام ہوتا ہے ۔ اگر ملازم دفتر جاتا ہے تو وہ T.V کے سامنے بیٹھ جاتا ہے ۔ نوجوان نسل اس وقت تباہ ہو رہی ہے ۔ ہمیں یہ کہتے ہیں کہ ملا دہشت گرد ہیں اور اس وجہ سے ہم ترقی نہیں کر سکتے ۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ انھوں نے اب تک کتنے قدیر خان پیدا کئے ۔ اس ملک کی سالمیت کے لئے ، اس ملک کے استحکام کے لئے کتنے لوگ آپ نے پیدا کئے ہیں ۔ آپ اپنی تعلیم کا ہمارے مدارس نظامیہ سے بھی مقابلہ کریں ۔ آپ کو پتہ چل جائے گا کہ کہاں سے صلاحیت والے لوگ نکلتے ہیں ۔ ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ ہم ڈاکٹر ، ماہر تعلیم اور ماہر فن پیدا کرتے ہیں ۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہمارے

مدارس میں سے ماہر مفسر، محدث اور اللہ کے قرآن کو جاننے والے نکلتے ہیں۔

جناب چیئرمین: عراق پر بات کریں۔

سید ہدایت اللہ شاہ: عراق کا اصلی مسئلہ یہ ہے اگر آج عراق کے پاس جہاز ہوتے۔تو عراق امریکہ کا مقابلہ کرتا۔ اس لیے جناب میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے مستقبل کو بچانے کے لیے نوجوانوں کے لیے ایسی جامعات اور ایسی یونیورسٹیز قائم کی جائیں جہاں سے نوجوان فنی تعلیم حاصل کرکے دشمن کا مقابلہ کریں اور مستقبل میں ہماری عزت، آبرو اور جان محفوظ ہو سکے۔ ہماری آپ سے ایک آخری گزارش یہ ہے کہ پاکستان کی حکومت اور اس وقت ایوان بالا میں جو معزز اراکین ہیں۔سب کا نقطہ نظر تقریباً تقریباً قریب قریب ہے۔ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایک قرار داد آنی چاہیے۔جس کا نام ہو قرار داد مذمت۔ اس جنگ کی مذمت ہونی چاہیے۔ صرف افسوس نہیں، یہ نرم پالیسی نہیں ہونی چاہیے۔ جرات اور بہادری کی پالیسی ہونی چاہیے، موت آنی ہے۔ ایک دن ہم نے مرنا ہے اگر شیر کی موت مر جائیں گے تو دنیا یاد رکھے گی۔

جناب چیئرمین! امام حسین رضی اللہ عنہ نے بھی کربلا کے اندر قربانی دی ہے تو آج لوگ امام حسین کو یاد کرتے ہیں نہ کہ یزید کو یاد کرتے ہیں۔ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بھی قربانی دی ہے۔ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اس وقت دنیا میں عزت ہے نہ کہ نمرود کی عزت ہے۔موسیٰ علیہ السلام نے بھی قربانی دی ہے۔موسیٰ کی اس دنیا میں عزت ہے نہ کہ فرعون کی عزت ہے۔ اس لیے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ کی جب نصرت ہوگی، اللہ کی جب مدد ہوگی تو انشاء اللہ ہم امریکہ سامراج کو اور ان کے ایجنٹوں کو دفنائیں گے اور خلیج کے سمندر میں اور میری آخری گزارش حکومت سے، سبھی سے یہی ہے کہ اگر اس درندے کو اندھا کرکے عراق کے صحرا میں دفن نہ کیا گیا تو آگے کسی کی جان محفوظ نہیں رہے گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، مسٹر ظفر اقبال چوہدری، نہیں ہیں۔ سید مراد علی شاہ صاحب۔

سید مراد علی شاہ: جناب والا! جو موجودہ صورت حال ہے۔یہ abruptly نہیں آئی بلکہ یہ ہماری accommodated neglect کا نتیجہ ہے۔

in my opinion there are four land marks which are required for the foreign

policy. No. 1 is the protection of the ideological content of the country. No. 2 is the security of the state. No. 3 is the solidarity with the Ummah and No.4 is the economic interest of the country. Ideological content

کا جہاں تک تعلق ہے۔یہ بہت ضروری ہے۔ it must be respected کیونکہ ہمارے ملک کا جغرافیہ جوہے وہ بعد میں بنا ہے اور آئیڈیالوجی پہلے بنی ہے۔اگر اس آئیڈیالوجی کو نقصان پہنچتا ہے۔تو اس کے بعد ہماری جغرافیائی حیثیت نہیں رہتی۔ہماری اس آئیڈیالوجی کی بنیاد پر سب سے زیادہ حملہ انڈیا نے کیا ہے۔ وہ اب تک Two Nation Theory کو accept نہیں کرتا۔اس نے سفارتی'militarily' اور culturally ہمیں invade کرنے کی کوشش کی ہے اور اس طرح انہوں نے ہمیں تباہ و برباد کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب چیئرمین: عراق کی صورتحال پر بات کریں ناں جی۔

سید مراد علی شاہ: عراق کی صورتحال تو فارن پالیسی کی وجہ سے بنی ہے۔ ہماری پالیسی defective تھی' اس لئے it was a policy or no policy یہ perpetual defect تھا۔ جس کی وجہ سے ہم آج اس موقع پر پہنچے ہیں۔ we have lost our half of the country اور باقی حمود الرحمن کمیشن رپورٹ جو اس وقت شائع کی گئی اس پر کیا ایکشن لیا گیا۔ صرف armed forces کو demoralize کیا گیا اور ہمارا ساتواں بحری بیڑا جو ہے وہ کبھی نہیں پہنچا۔ سب سے بڑا جو ہمارا failure ہے۔

We have lost our friends and on the western front. There was a time when the effective leadership, having full control over the territory was talking about the confederation with Pakistan. Today now, these people specially from the Northern Alliance, they are receiving military training from Indian army officials deployed just on our border. Moreover, as reported in the press, our businessmen asked to quit Afghanistan. What is the national interest? What is the meaning of

Should it mean the endangering our boundaries? Does it mean changing our friends to the enemies? Solidarity with Ummah, we went into different pacts, SEATO and CENTO, there is doubt about us in the entire Arab World and still that is sneering and still we are there in the consequences of those and we got nothing out of it. As regards the economic interests, due to our foreign policy failure, every Pakistani individual is indebted to the tune of one and a half lac of rupees and our debt liability exceeds our GNP. We take more loan to pay debt.

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

Focussing on Iraq, our policy or no policy, it is a story of perpetual neglect and dictation. It is a story of drift and dictation. Our demand is that the war in Iraq should be finished soon. It is difficult to comprehend the meanings of this toungue. Does it mean that the invader should use more force and finish the whole matter soon? Why doesn't the government straightaway condemn the aggressor?The Government should condemn the aggression and ask for stoppage of atrocity and withdrawal of invading forces, straightaway they should say this Mr. Bush is using biblical words. He talks in biblical language. He threatens our President by uttering the saying of Jesus Christ that one who is not with me is against me. He had advised his nation that they should pray and fast for the destruction of Iraq. So, he is trying to launsh a crusade, he has said that it is a crusade. And what is this war for? The Zionists have

done this on 11th of September , there was no Al-Qaida before that 9/11. Afgahnistan was bombarded, even during the days of Clinton. It was decided much before that Iraq will be invaded. This 9/11 is mysterious. On that day just two months before, this was sold at a very high profit rate and many dollars were earned.

Then, those companies which hit the trade centre, their prices went very up and they sold it out. And the day was selected *'Yom Kapur'* on which the entire jewish people were away on their holiday. So, all this suggests preplanned, just to make the American tax payer to pay for the war. And the war was necessary for the preservation of Israel. Israel was afraid only of Iraq out of all the Arab countries and they are aggressors. they are not inhabitants of that area. And what they say that is still written on their parliament.

وطنیک یا اسرائیل من الفرات الی النیل

your country is from *'euphrates to Nile'*. So, they have got an eye over *'Madina Munawwara'*, over all the *'maqamaat -e- muqqaddasa'* and they want to destroy Muslims. So this is for which the Americans are being used. We must see this with this point of view. This WMD is a crime and it is pre-emptive crime they can do. So everybody, every country has got the right to defend himself but you see, this pre-emptive attack is not justified with any logic.

Now sir, the world has become again multipolar, there are new poles. They have been discovered, they are coming up. So, our foreign policy which has got no corner-stone, it has got renal stones which are

to be removed because they are irritating us. So, the policy should now again be readjusted to the events taking place universally and we must align ourselves in an independent way and try to save the interests of the people of Pakistan and not to be governed by dictation of a super power. Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. Dr. Muhammad Said.

Mr. Sanaullah Baloch: Point of order sir.

میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اور بھی کافی مقرر دوست ہیں لیکن دوستوں کے جتنے بھی جذبات یا الفاظ ہیں وہ شاید پریس کے دوست نہ cover کرسکیں، نہ دوستوں میں ہی اب سننے کی سکت رہ گئی ہے اور بلوچی میں ایک کہاوت ہے کہ اگر عبادت بھی کرنی ہو تو معدے کا بھرنا ضروری ہے ۔ میرے خیال میں کافی تھکاوٹ ہوگئی ہے ۔ کل ویسے بھی یہ سیشن چلنا ہے اور jointly resolution adopt کرنا ہے ۔ اور یہ سب کی رائے ہے کہ کل دن کی روشنی میں امریکہ کی تھوڑی سی مذمت جاندارلفظوں میں کی جاسکے گی ۔ میرے خیال میں اگر آپ سیشن کل کے لئے adjourn کر دیں تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ، آپ سب لوگ ہی cover ہونے کے لئے بے چین تھے ۔

جناب ثناء اللہ بلوچ۔ جناب والا ! معزز اراکین کی باتیں cover بھی نہیں ہوں گی ، پریس میں بھی نہیں ہوں گی ، ٹی وی پر بھی نہیں ہوں گی۔

جناب چیئرمین۔ آپ کی مرضی ہے جیسے آپ کہیں ، مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ۔ دوسپیکرز اور بول لیں پھر adjourn کر دیتے ہیں ، ڈاکٹر محمد ساعد اور بلیدی صاحب نے تقاریر کرنی ہیں ۔ ڈاکٹر ساعد صاحب۔

ڈاکٹر محمد سعید ۔ نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

First of all, I would like to thank you Mr. Chairman, for giving me the chance to express my views on the Iraqi crisis. I understand that either I am the last speaker or the last but one speaker of the day I have nearly listened to all my friends in this august House and believe me, listening to them was a real education. I must admit that I have been enlightened by what they have expressed on this topic. With regard to the Iraqi crisis I would like to submit a few observations. I can assure you Sir, that I would like to confine myself to the Iraqi crisis alone. First of all Sir, I would like to draw your attention to the miserable and tragic conditions of Iraqi people. They are the victims of continuous bombardment and cruise missiles attacks for nearly two weeks and this has been going on round the clock. In this process hospitals have been destroyed, schools and commercial markets and residential areas have been razed to the ground. I would like to mention Sir, that seige has been laid to almost every city, there is a seige to Busra, there is a seige laid to Baghdad. The urban infrastructure of the cities is being destroyed. Water supply system, power system and telecommunication network have been completely disrupted. There are pockets in the cities where people are without water, and food for almost a week. There are patients; men, women and children with bullet injuries and they are lying in the hospital beds without any medical aid. There are Sir, dead bodies of men and women scattered all over the outskirts of the urban areas and sir this horrifying picture is the result of the atrocities of the Anglo-American forces. This is absolutely callous, this is absolutely inhuman sir, this, Mr. Chairman, is the height of

brutality. And Mind you sir, this is the work of the so-called highly civilized man of America and United Kingdom.

I should also like to mention here Sir, that these operations are carried out according to the barbaric doctrine of what is known as the "Shock and Awe". What is the "Shock and Awe doctrine"? It is to frighten the Iraqis, it is to scare Iraqis, it is to disarm Iraqis by massive destruction, in order to disarm them and to force them to surrender. Some of my friends today and also yesterday have referred to this crisis as the clash of civilization. Personally Sir, I do not ascribe to this thesis. It is certainly not a clash of civilization but it is definitely a fight between Anglo-American barbarism and the innocent citizens of Iraq.

Secondly Sir, today and also yesterday it was debated as to which country would be the next target of American attack? Would it be Iran, would it be North Korea or Pakistan? I think, it is very difficult to give a precise answer, to this question. Nevertheless this is really a very important question. Imagine Sir, if today or tomorrow one of the world's power attacks Pakistan and orders us to surrender, what is going to be our response? As far as I can see, there can be are two options. One is to have a 180 degree turn and surrender. The second option is to put up a brave resistance. In case we wish to put a resistance, the question is, shall we be able to defend our seas? Shall we be able to defend our skies? Shall we be able to defend our lands? Sir, in a scenario like this, shall we have enough stock of high technological war weapons to defend us? Shall we have enough food stuff to last for a few months? Shall we have the right

type of political leadership, which people would trust? The right type of political leadership that would inspire the confidence of the people.

Mr Chairman, we have to draw some lessons from the Iraqi experience We have to have some soul searching exercises. Some of my friends have rightly pointed out that we have, first of all, to put our house in order. We have to pay due attention to the development of science and technology, both for of war and for peace. We have to clear our debts. We have to release ourselves from the clutches of the bankers. This is absolutely essential if we want to pursue an independent foreign policy. We have to unify a different type of people living in this country. We have to modernise communication, we have to have a real and genuine democracy in the country. We have to establish institutions and we have to maintain those institutions. And Sir what is more important is that we have to desist from sacrificing democracy at the altar of a tyrant, whether the tyrant is in uniform or without uniform. Without this type of home work, sir, I am afraid, we shall not be able to put up a brave resistance to an army like the one which has invaded Iraq.

Thirdly, Mr. Chairman, it looks to me as if our official stand on the Iraqi cirsis is rather too weak; permit me to say, it is rather too soft. Our foreign policy on this particular issue is without any teeth. Perhaps our government is already is over-awed by the doctrine of "shock and awe". Let me give you a few instances, to support the contention, Sir. Our government has deplored Iraqi invasion, but it has not mentioned who the invader is? We must give credit to our government for deploring the

tragedy of Iraq but it has not specified who is responsible for the tragedy.

It is also on record, that the National Assembly meeting which was called specifically to discuss Iraq issue was prorogued on the flimsy excuse of lack of quorum. It is also on the record Sir, that the ruling party, so far, has not organized any demonstration specifically condemning the Anglo American forces for the invasion of Iraq. This has given rise to the impression that on Iraqi crisis, willingly we are following a policy of brinkmanship, If it is true Sir, then it is very sad and very unfortunate.

Sir, lastly, this House should make a plea that the war in Iraq should be stopped immediately and this should be part of the Senate resolution. The invading army must withdraw from Iraq without any conditions. The siege of cities should be lifted up. The beseiged cities should be given all possible help and assistance. I appreciate the statement of the Prime Minister for giving humanitarian help and assistance to our Iraqi Brothers. But I would like to add that whatever food we supply to the Iraqis or medical assistance we extend to Iraqis, it should not be handled and distributed through the Anglo American forces. We should also demand Sir, that there should be a United Nations commission to estimate the damage done to Iraq. We should also demand that the invading forces must pay for the damages done to the Iraqi people and Iraq. We should also demand that the political leadership and also the military leadership responsible for the Iraqi invasion should be tried by the International Court of Justice for crimes against humanity. I should also like to mention Sir that the oil fields of Iraq have one of the world's

;est reserves of petroleum. These oil fields belong to the people of Iraq. :y alone have the right to use them the way they like. These fields uld not be distributed as a prize, or booty among the vulture invaders. conclude my submissions Sir, whether we like it or not, Pakistan is a lition partner of United State in the so called war against terrorism and this campaign we have extended help to American intelligence, and helped them with logistic support. We have given them air bases. We e given the American FBI a free hand to roam about in the country, carryout operations in house, in the mosques. and in the *madrassas darululooms* without any warrant or notice.

Mr. Chairman: Please try to conclude.

Dr. Muhammad Said: I should also mention that the Taliban :d Afghanistan for five years during their rule we never heard of the ıe of Al- Qaida. Al- Qaida was born after the invasion of Afghanistan the American forces. Al Qaida is the product of the American gination. It is almost like chasing a ghost and they will never be able to :h that ghost. Al-Quida is used as a pretext for arresting innocent lians.

Sir, Last point which I am making, and this is very important, we ıld remember that American stand is that their invasion of Iraq is a of the war against terrorism So by implication Sir, we are a party to ıt the Americans are doing in Iraq. Therefore, we feel that Pakistan ıld immediately withdraw from the coalition in this so- called war

against terrorism. American bases in Pakistan should also be closed immediately and the American FBI operation in Pakistan should be called off. Thank you very much.

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر بلیدی صاحب' آپ آج ہی بولنا چاہتے ہیں------ تو پھر کل صبح دس بجے۔ شکریہ۔ سبحان ربک رب العزة عما یصفون والسلام علی المرسلین و الحمد الله رب العالمین۔

[The House was then adjourned to meet again tomorrow on 2nd of April, 2003 at 10:00 a.m. in the morning]